الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 — جمعۃ المبارک 16 جون 2017ء — شمارہ 24

20 رمضان 1438 ہجری قمری ❁ 16 احسان 1396 ہجری شمسی

رمضان میں دعائیں

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جائے گا اور اس ماہ میں دعائیں کرنے والا بے مراد نہیں رہے گا۔

(مجمع الزوائد کتاب الصیام باب فی شھور البرکۃ جلد 3 صفحہ 143)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدائے رحمان کی طرف سے ہدایت کے نشان ظاہر ہوگئے اور ان نشانوں کی وجہ سے عارفوں کے گروہ (خدا کے حضور) سجدہ ریز ہوگئے۔

مگر بدبخت لوگ اپنی بدبختی کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں وہ ان روشنیوں سے ہدایت نہیں پا رہے۔

جَاءَتۡ خِیَارُ النَّاسِ شَوۡقًا بَعۡدَمَا — شَمُّوۡا رِیَاحَ الۡمِسۡکِ مِنۡ تِلۡقَائِیۡ

نیک آدمی میرے پاس شوق سے آئے ہیں بعد اس کے کہ میری جانب سے انہوں نے کستوری کی خوشبو سونگھی۔

طَارُوۡا اِلَیَّ بِاُلۡفَةٍ وَّ اِرَادَةٍ — کَالطَّیۡرِ اِذۡ یَأۡوِیۡ اِلَی الدَّفۡوَاءِ

وہ میری طرف الفت اور ارادت سے پرواز کرکے آئے اس پرندے کی طرح جو بڑے درخت پر پناہ لیتا ہے۔

لَفَظَتۡ اِلَیَّ بِلَادُنَا اَکۡبَادَھَا — مَا بَقِیَ اِلَّا فَضۡلَةُ الۡفُضَلَاءِ

ہمارے ملک نے ہماری طرف اپنے جگر گوشوں کو پھینک دیا ہے اور اب فاضلوں میں سے صرف بچے کھچے ہی باقی رہ گئے ہیں۔

اَوۡ مِنۡ رِجَالِ اللّٰہِ اُخۡفِیَ سِرُّھُمۡ — یَأۡتُوۡنَنِیۡ مِنۡ بَعۡدُ کَالشُّھَدَاءِ

یا وہ مردانِ خدا باقی رہ گئے ہیں جن کے حالات پوشیدہ ہیں اور وہ ان کے بعد میرے پاس گواہوں کی طرح آئیں گے۔

ظَھَرَتۡ مِنَ الرَّحۡمٰنِ اٰیَاتُ الۡھُدٰی — سَجَدَتۡ لَھَا اُمَمٌ مِّنَ الۡعُرَفَاءِ

خدائے رحمان کی طرف سے ہدایت کے نشان ظاہر ہوگئے اور ان نشانوں کی وجہ سے عارفوں کے گروہ (خدا کے حضور) سجدہ ریز ہوگئے۔

اَمَّا اللِّئَامُ فَیُنۡکِرُوۡنَ شَقَاوَةً — لَا یَھۡتَدُوۡنَ بِھٰذِہِ الۡاَضۡوَاءِ

مگر بدبخت لوگ اپنی بدبختی کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں وہ ان روشنیوں سے ہدایت نہیں پا رہے۔

ھُمۡ یَأۡکُلُوۡنَ الۡجِیۡفَ مِثۡلَ کِلَابِنَا — ھُمۡ یَشۡرَھُوۡنَ کَاَنۡسُرِ الصَّحۡرَاءِ

وہ ہمارے کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں وہ صحرا کے گدھوں کی طرح (مردار کے) حریص ہیں۔

خَشَّوۡا وَلَا تَخۡشَی الرِّجَالُ شَجَاعَةً — فِیۡ نَائِبَاتِ الدَّھۡرِ وَالۡھَیۡجَاءِ

انہوں نے (مجھے) ڈرایا حالانکہ بہادر مرد شجاعت کی وجہ سے زمانے کے حوادث اور لڑائی میں ڈرا نہیں کرتے۔

لَمَّا رَأَیۡتُ کَمَالَ لُطۡفِ مُھَیۡمِنِیۡ — غَابَ الۡبَلَاءُ فَمَا اُحِسُّ بَلَائِیۡ

جب میں نے اپنے نگہبان خدا کی کمال مہربانی کو دیکھا تو مصیبت جاتی رہی سو میں اپنی کوئی مصیبت محسوس نہیں کرتا۔

مَا خَابَ مِثۡلِیۡ مُؤۡمِنٌ بَلۡ خَصۡمُنَا — قَدۡ خَابَ بِالتَّکۡفِیۡرِ وَالۡاِفۡتَاءِ

میرے جیسا مومن نامراد نہیں رہا بلکہ ہمارا دشمن تکفیر اور فتویٰ بازی میں نامراد ہوگیا۔

اَلۡغُمۡرُ یَبۡدُوۡ☆ نَاجِذَیۡهِ تَغَیُّظًا — اُنۡظُرۡ اِلٰی ذِیۡ لَوۡثَةٍ عَجۡمَاءِ

جاہل آدمی غصّے سے اپنے دانت دکھاتا ہے (تو) اس احمق چوپائے کی طرف نگاہ کر۔

قَدۡ اَسۡخَطَ الۡمَوۡلٰی لِیُرۡضِیَ غَیۡرَہٗ — وَاللّٰہُ کَانَ اَحَقَّ لِلۡاِرۡضَاءِ

اس نے اپنے مولیٰ کو ناراض کردیا تاکہ اس کے غیر کو خوش کرے اور خدا کا راضی کیا جانا زیادہ سزاوار اور مناسب ہے۔

کَسَّرۡتُ ظَرۡفَ عُلُوۡمِھِمۡ کَزُجَاجَةٍ — فَتَطَایَرُوۡا کَتَطَایُرِ الۡوَقۡعَاءِ

میں نے ان کے علوم کے برتن کو شیشے کی طرح توڑ دیا پس وہ غبار کے اڑنے کی طرح اڑ گئے۔

قَدۡ کَفَّرُوۡا مَنۡ قَالَ اِنِّیۡ مُسۡلِمٌ — لِمَقَالَةِ ابۡنِ بَطَالَةٍ وَّ عُوَاءِ

انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ ان کی یہ بات (شیخ) بٹالوی کے قول اور اس کے چیخنے چلّانے کی وجہ سے ہے۔

خَوۡفُ الۡمُھَیۡمِنِ مَا اَرٰی فِیۡ قَلۡبِھِمۡ — فَارَتۡ عُیُوۡنُ تَمَرُّدٍ وَّاِبَاءِ

میں ان کے دلوں میں خدائے مُھیمن کا خوف نہیں دیکھتا بلکہ (ان کے) سرکشی اور انکار کے چشموں نے جوش مارا ہے۔

قَدۡ کُنۡتُ اٰمُلُ اَنَّھُمۡ یَخۡشَوۡنَهٗ — فَالۡیَوۡمَ قَدۡ مَالُوۡا اِلَی الۡاَھۡوَاءِ

میں امید کرتا تھا کہ وہ اس سے ڈریں گے پر آج تو وہ حرص و ہوا کی طرف جھک گئے ہیں۔

نَضَوا الثِّیَابَ ثِیَابَ تَقۡوٰی کُلُّھُمۡ — مَا بَقِیَ اِلَّا لِبۡسَةُ الۡاِغۡوَاءِ

ان سب نے تقویٰ کے جامے اتار پھینکے اور ان پر بہکانے کے لباس کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

ھَلۡ مِنۡ عَفِیۡفٍ زَاھِدٍ فِیۡ حِزۡبِھِمۡ — اَوۡ صَالِحٍ یَخۡشٰی زَمَانَ جَزَاءِ

کیا ان کے گروہ میں کوئی پرہیزگار اور زاہد باقی ہے؟ یا ایسا صالح جو یومِ جزاء سے ڈرتا ہو؟

وَاللّٰہِ مَا اَدۡرِیۡ تَقِیًّا خَائِفًا — فِیۡ فِرۡقَةٍ قَامُوۡا لِھَدۡمِ بِنَائِیۡ

خدا کی قسم! میں نہیں پاتا کوئی ڈرنے والا پرہیزگار اس گروہ میں جو میری عمارت کو ڈھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مَا اِنۡ اَرٰی غَیۡرَ الۡعَمَائِمِ وَاللُّحٰی — اَوۡ اُنُفًا زَاغَتۡ مِنَ الۡخُیَلَاءِ

میں پگڑیوں اور داڑھیوں یا ایسے ناکوں کے سوا جو تکبّر سے ٹیڑھے ہوگئے ہیں اور کچھ نہیں دیکھتا۔

لَا ضَیۡرَ اِنۡ رَدُّوۡا کَلَامِیۡ نَخۡوَةً — فَسَیَنۡجَعَنۡ فِیۡ اٰخَرِیۡنَ نِدَائِیۡ

کچھ مضائقہ نہیں اگر انہوں نے میرے کلام کو تکبّر سے ردّ کردیا ہے پس عنقریب دوسروں میں میری آواز ضرور اثر انداز ہو کر رہے گی۔

لَا تَنۡظُرَنۡ غَرۡوًا اِلٰی اِفۡتَاءِھِمۡ — غُسٌّ تَلَا غُسًّا بِنَقۡعِ عَمَاءِ

ان کے فتووں کو تعجب سے نہ دیکھ۔ ایک کمینہ اندھے پن کے غبار کی وجہ سے (دوسرے) کمینے کی پیروی کر رہا ہے۔

قَدۡ صَارَ شَیۡطَانٌ رَّجِیۡمٌ حِبَّھُمۡ — یُمۡسِیۡ وَیُضۡحِیۡ بَیۡنَھُمۡ لِلِقَاءِ

شیطانِ رجیم ان کا محبوب بن گیا ہے وہ ان کے درمیان ملاقات کے لئے صبح شام آتا ہے۔

☆ ایڈیشن اوّل میں یہاں لفظ یَبۡدُو لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست یُبۡدِیۡ ہے۔ (ناشر)

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 224 تا 226۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ) ....

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 جولائی 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

اس وقت مَیں تین نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ سب نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جانبین کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا بنائے۔

پہلا نکاح عزیزہ سعدیہ سمیع بنت مکرم عبد السمیع صاحب (کینیڈا) کا ہے جو عزیزم فداء الحق واقف نَو ابن مکرم دبیر الحق صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

سعدیہ خاندانی لحاظ سے مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب سابق ایڈیٹر بدر اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کی پڑنواسی ہیں اور فداء الحق مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت منشی عبد الحق صاحب اور حکیم جلال الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ مدیحہ نسیم احمد بنت مکرم نسیم احمد صاحب لندن کا ہے جو ایم ٹی اے کے کارکن ہیں اور یہ عزیزم بلال احمد خالد واقف نَو ابن مکرم محمد عمر خالد صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

یہ خاندان بھی صحابہ کے خاندان میں سے ہے۔ لڑکی کا خاندان قاضی ضیاء الدین صاحب اور قاضی عبد الرحیم صاحب کی نسل ہے۔ اور بلال احمد خالد بھی حضرت چوہدری محمد خان صاحب صحابی کی نسل میں سے ہیں۔

پس ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف صحابہ کی نسل میں سے ہونا کوئی اعزاز نہیں ہے جب تک خود بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی زندگیاں نہ گزاریں اور اپنی نسلوں کی تربیت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح ہے

Miss Haniah Day daughter of Mr. Adrian Irfan Charles Day. It has been settled with Syed Muhammad Uthmaan Nasser son of Mukaram Syed Muhammad Arif Nasser Sahib at a Haq Mahar of Twenty thousand pounds.

حضور انور نے فریقین میں انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

May Allah bless this Nikah in every respect.

اب دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 22/ مئی 2017ء بروز سوموار نماز ظہر سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سعیدہ برلاس صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب۔ پینشنر تحریک جدید۔ حال روہیمپٹن۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ سعیدہ برلاس صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب۔ پینشنر تحریک جدید۔ حال روہیمپٹن۔ یوکے)

17 مئی 2017ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم مرزا احمد عبد اللہ صاحب دفعہ دار درویش قادیان کی بہو تھیں۔ بہت نیک، دعا گو اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ بچوں کو بہتر تعلیم دلوائی اور ان کی اچھی تربیت کی۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر گھر میں ٹھہرے ہوئے کافی زیادہ مہمانوں کی بڑی خوش دلی اور محبت سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے خاوند فالج کی وجہ سے دو سال سے صاحب فراش ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ رضیہ نور صاحبہ (اہلیہ مکرم رشید احمد نور صاحب۔ برمنگھم)

آپ 2/ اپریل 2017ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، جماعتی کاموں میں پیش پیش، انتہائی نیک، متقی اور صالحہ خاتون تھیں۔ تیس سال تک لجنہ برمنگھم میں بطور سیکرٹری مال نہایت احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے خاوند اور بچوں کا بھی جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

2۔ مکرمہ خالدہ قیصر صاحبہ (اہلیہ مکرم ریاض احمد قیصر صاحب۔ آف ہڈرزفیلڈ)

آپ 31 مارچ 2017ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش، نیک صالحہ اور متقی خاتون تھیں۔ حج اور عمرہ کی سعادت بھی پائی۔ رفاہی کاموں میں بہت حصہ لیا کرتی تھیں اس وجہ سے آپ کو جسٹس آف پیس کے خطاب سے بھی نوازا گیا۔ آپ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی بھانجی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

3۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری سخی احمد صاحب۔ لاہور)

آپ 15 اپریل 2017ء کو ربوہ میں بعارضہ کینسر 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت غلام قادر صاحب اور نانا حضرت حکیم شوق محمد صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ محلہ کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے پر خصوصی توجہ دیتی تھیں۔ بیس سال سے زائد عرصہ نصرت جہاں اکیڈیمی میں بھی پڑھانے کا موقعہ ملا۔ آپ تہجد گزار، دعا گو، غریبوں کی ہمدرد، نہایت سخی اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ رشتہ داروں کا خیال رکھتیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم حاتم احمد صاحب بحرین میں بطور صدر خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

4۔ مکرم شمس الدین اسلم صاحب (آف لاس اینجلس۔ امریکہ)

آپ 12 اپریل 2017ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ بڑے محنتی، داعی الی اللہ، منکسر المزاج، اعلیٰ اخلاق کے مالک اور باعمل احمدی تھے۔ کم عمری میں یتیم ہوگئے لیکن غیر مبائع رشتہ داروں کے دباؤ کے باوجود ہمیشہ خلافت سے بڑی عقیدت سے وابستہ رہے۔ بطور ناظم علاقہ انصار اللہ صوبہ سرحد اور نائب امیر پشاور سمیت مختلف حیثیتوں سے تنظیمی اور جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ کو ''خیبر پختونخواہ میں احمدیت کا نفوذ'' نامی کتاب شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کا بڑا خیال رکھا اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے پانچ بیٹے ڈاکٹر اور تین انجنیئر ہیں۔ ایک بیٹے مکرم احمد اسلم خان صاحب انجنیئر جماعت امریکہ میں شعبہ جائیداد کی ٹیم کے رکن ہیں اور جماعت کے مختلف پراجیکٹس میں معاونت کی توفیق پارہے ہیں۔

5۔ مکرمہ شہناز منہاس صاحبہ (آف امریکہ)

آپ 23 نومبر 2016ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے پڑدادا حضرت محمد فضل منہاس صاحبؓ اور پڑنانا حضرت ولی داد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ فدائی احمدی، بڑی صابرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے بڑی عقیدت تھی۔ بچوں کو بھی خلافت سے وابستگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ لاہور میں حلقہ کی سیکرٹری ناصرات کے طور پر اور پھر امریکہ میں ناصرات کی تعلیم وتربیت میں کافی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

6۔ مکرم ظفر اللہ ڈار صاحب (آف جاپان)

آپ 28 اپریل 2017ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو نیشنل سیکرٹری جائیداد اور لوکل سیکرٹری تحریک جدید کے علاوہ شعبہ مہمان نوازی میں بڑی خدمت کی توفیق ملی۔ مسجد بیت الاحد جاپان کی تعمیر کے موقعہ پر مالی قربانی میں حصہ لیا اور پھر پورے جوش سے اسے آباد کرنے میں بھی کوشاں رہے۔ باجماعت نمازوں کے پابند تھے۔ بڑے ملنسار، بچوں اور بڑوں کو خدمت دین اور نیک باتوں کی نصیحت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو کوئٹہ میں اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔ مرحوم موصی تھے۔

7۔ مکرمہ شائستہ باجوہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ارشاد اللہ تارڑ صاحب۔ جرمنی)

آپ 30/ اپریل 2017ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک، صالحہ اور بڑی دیندار خاتون تھیں۔ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم نایاب تارڑ صاحب آف کینیڈا کی والدہ اور مکرم عبید اللہ باجوہ صاحب مرحوم (نائب صدر انصار اللہ جرمنی) کی ہمشیرہ تھیں۔

8۔ مکرم محمد یعقوب صاحب (سابق معلم وقف جدید۔ کراچی)

آپ 12 مارچ 2016ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1963ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ خاندان کی مخالفت کے باوجود ایمان پر قائم رہے۔ تین سال نگر پارکر میں بطور معلم وقف جدید خدمت بجالاتے رہے۔ حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ، تعلیم القرآن اور مربی اطفال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

9۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (آف آسٹریلیا)

20 جنوری 2017ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، دعا گو خاتون تھیں۔ اپریل 1971ء میں بیعت کی۔ اپنے میکے کی طرف سے اکیلی احمدی تھیں۔ ان کے شدید دباؤ کے باوجود اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہیں۔

10۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب۔ ربوہ)

آپ 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بطور اسٹیشن ماسٹر مختلف شہروں میں رہے۔ نڈر اور جرأت مند کارکن تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر اسپیشل ٹرینوں کی سہولت میں تعاون کرتے رہے۔

11۔ مکرمہ سیدہ عابدہ رضوان صاحبہ (اہلیہ مکرم سید رضوان منظور صاحب آف ربوہ)

آپ 16 فروری 2016ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار صاحب یکے از 313 صحابہ کی نسل میں سے تھیں۔ پنجوقتہ نمازی اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کی عادی تھیں۔ چندہ جات اوّل وقت میں ادا کرنے والی، مہمان نواز، صلح میں پہل کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم سید محمد منظور احمد صاحب مرحوم (اسٹیشن ماسٹر) کی بہو تھیں۔

12۔ مکرمہ رضوانہ نزہت صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الرب عرفانی صاحب آف دہلی گیٹ لاہور)

30 اپریل 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت میاں معراج الدین صاحب کی نواسی اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی بہو تھیں۔ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ مکرم عبد الباری صاحب سابق نائب ناظر بیت المال کی بیٹی تھیں۔

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 454

مکرم عامر علی عامر صاحب (1)

''بچپن سے لے کر جوانی تک میں اکثر ایک نہایت خوفناک خواب دیکھتا کہ کوئی چیز مجھے ایک اندھے گڑھے میں گرانے کے لئے بشدت دھکیل رہی ہے۔ میں گڑھے میں گرنے سے بچنے کے لئے پوری قوت سے اس کا مقابلہ کرتا اور پھر اسی کشمکش میں میری آنکھ کھل جاتی۔ یہ خواب اس قدر خوفناک ہوتا تھا کہ اسے دیکھنے کے بعد میں سو نہیں سکتا تھا۔ پھر عین جوانی کے ایّام میں میری زندگی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے زندگی کا دھارا یکسر بدل دیا۔ اندھیروں سے نور کی طرف میرا سفر شروع ہو گیا، ظلمتوں کے گڑھوں سے نکل کر مَیں نور کے مناروں کی طرف بڑھنے لگا۔ اور پھر اس کے بعد دوبارہ وہ خوفناک خواب کبھی نہیں دیکھا۔''

یہ الفاظ مکرم عامر علی عامر صاحب آف یمن کے ہیں۔ ان کی زندگی میں یہ انقلاب کیسے آیا؟ اس کا احوال بیان کرتے ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

میرا تعلق یمن سے ہے جہاں میری پیدائش 1990ء میں ایک سُنّی گھرانے میں ہوئی۔ مَیں بھی اپنے معاشرے کے دیگر بچوں کی طرح عمومی عقائد کے بارہ میں معمولی علم اور روایتی سوچ کے ساتھ پروان چڑھا۔ مجھے نہ تو دجّال کے بارہ میں زیادہ علم تھا، نہ ہی آخری زمانے کی دیگر علامات سے کوئی واقفیت تھی۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ مَیں نے کبھی ان امور کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔

معمولی دینی حالت کے باوجود میری دلی خواہش تھی کہ کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو آپ کی زیارت کا شرف حاصل کرتا اور آپ کی باتیں سننے کی سعادت پاتا۔

علماء کا مشکوک کردار

2011ء کے شروع میں ''عرب سپرنگ'' کے نام سے فسادات کا آغاز ہوا تو یمن میں بھی صدر مملکت کو ہٹانے کے لئے مظاہرے شروع ہو گئے۔ اس مسئلہ پر علماء دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ صدر کے حق میں جبکہ دوسرا اس کے مخالف تھا۔ لیکن عجیب بات یہ تھی کہ دونوں فریق ہی اپنے اپنے موقف کی صداقت پر قرآن وحدیث سے دلائل پیش کر رہے تھے۔ میں نے اس دھڑے بندی کو دیکھ کر کہا کہ دونوں میں سے ایک فریق ہی حق پر ہو سکتا ہے۔ پھر یہ کیسا تضاد ہے کہ دونوں فریق ہی قرآن وسنّت سے خود کو حق پر ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بات نے مجھے دینی امور کے بارہ میں کسی قدر گہرائی کے ساتھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔

امام مہدی کے ظہور کی خبر

چند ایام کے بعد ایک روز میں اپنے محلّے میں سے گزر رہا تھا کہ میں نے بعض لوگوں کو آپس میں بحث کرتے ہوئے دیکھا۔ غور سے سننے پر معلوم ہوا کہ دجّال اور جنّوں کے بارہ میں بحث ہو رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بحث کرنے والوں میں سے بعض احمدی ہیں اور ان کا موقف ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی بعثت ہو چکی ہے اور دجّال بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ میں ان کی بات سننے کے لئے ایک بار بیٹھا تو پھر ان کی مجلس کا ہی ہو کر رہ گیا۔ میں روزانہ ان کی مجلس میں آ بیٹھتا اور خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہتا۔

یہ شخص سچا ہے!!

اس مجلس میں بیٹھنے والوں میں ولید نامی ایک شخص بھی تھا جو احمدی تو نہ تھا لیکن احمدیوں کے موقف کی تائید کرتا تھا۔ ایک روز میں نے اسے اکیلا پا کر اس سے بات شروع کی تو اس نے جنّوں کا مضمون چھیڑ لیا۔ ہماری گفتگو طویل ہوئی تو وہ مجھے انٹرنیٹ کیفے میں لے گیا اور جماعت کی ویب سائٹ پر جا کر وہاں سے جنّوں کے موضوع پر کتاب کھول کر پڑھنے کے لئے کہا۔ محض چند صفحات کے مطالعہ نے مجھے ولید کے موقف کو ماننے پر مجبور کر دیا۔

ویب سائٹ کی شکل میں میرے ہاتھ میں تو جیسے کوئی انمول چیز آ گئی تھی۔ میں نے اس ویب سائٹ سے آخری زمانے کی علامات اور ان کی تفسیر بھی پڑھی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ مجھے معلوم ہوا کہ خالد نامی ہمارا محلّے دار بھی احمدی ہو چکا ہے۔ میری اس کے ساتھ جان پہچان تھی۔ میں نے اس سے راہ ورسم بڑھائی اور پھر اس کے ہاں آنے جانے لگا۔ اس کے گھر میں مجھے ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا۔ ایم ٹی اے پر مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قصائد سنے، اسی طرح ایسے قصائد بھی سنے جن میں حضور علیہ السلام نے زمانے کے فتنوں اور اسلام و مسلمانوں کی خستہ حالی کا ذکر کر کے یہ کہا ہے کہ اب خدا تعالیٰ نے اسلام کی تائید کے لئے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے اس امّت میں امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔

میں یہ شعر سن کر بہت متاثر ہوا کیونکہ ان میں معارف ربّانیہ اور دقائقِ نورانیہ کے علاوہ دین کے لئے غیر معمولی جوش اور جذبات کو بڑے حسن اور سلیقے سے پرویا گیا تھا۔

اسی طرح ویب سائٹ پر موجود اسراء ومعراج اور ناسخ ومنسوخ کا مضمون بھی میری توجہ کا مرکز بنا اور یہ تشریحات بھی میرے دل کو لگیں۔ اور میرے دل کی گہرائی سے یہی آواز آئی کہ یہ شخص سچا ہے۔

''کافر'' اور ''ساحر'' لوگ

مجھے ویب سائٹ سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس دعویدار اور اس کی جماعت پر کفر کے فتوے لگائے گئے ہیں۔ چونکہ احمدیت کے بارہ میں ہمارے محلے کے گلی کوچوں میں باتیں ہونے لگی تھیں اس لئے ہمارے محلے کی مسجد کے امام نے بھی احمدیت کے بارہ میں لوگوں کو خبردار کرنا اپنا فرض سمجھا اور خطبہ جمعہ میں اس جماعت سے بچنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ احمدیت کی تکفیر کا فتویٰ بھی جاری کر دیا۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ ایک روز مَیں مسجد گیا تو دیکھا کہ مسجد کے نوٹس بورڈ پر رابطۂ عالم اسلامی کا جماعت کی تکفیر سے متعلق فتویٰ چسپاں تھا۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ احمدیوں کی بات سننا اور ان کے ساتھ بیٹھنا ناجائز ہے نیز ان کی کتب پڑھنا بھی خطرناک ہے کیونکہ یہ لوگ جادو کے ذریعہ عوام الناس کو رام کر لیتے ہیں۔

سچا مسیح موعود اور برحق امام مہدی

باوجود مذکورہ تنبیہ وتحذیر کے مَیں امام مہدی کے اس دعویدار کی حقیقت جاننے پر مُصر تھا۔ ایک روز مجھے احمدی دوست خالد نے کہا کہ اگر تم حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں جاننا چاہتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پوچھو اور استخارہ کرو۔ پھر اس نے مجھے استخارہ کا طریق بتایا اور میں نے اس کے مطابق استخارہ شروع کر دیا۔

میں تہجد پڑھتا اور دیر تک سجدے میں دعائیں کرتا رہتا کہ خدایا تو مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔

استخارہ کرتے ہوئے چھ دن گزرے تھے کہ مَیں نے خواب میں خود کو کسی غیر معروف مقام پر دیکھا وہاں میرے والد صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے مجھے خریداری کے لئے کچھ رقم دی۔ میں خریداری کے لئے اس مقام سے باہر آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک گھوڑے پر سوار بلندی سے اتر رہے تھے۔ میں انہیں دیکھ کر پھولے نہ سماتا تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں تو آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے انڈیا آنا چاہتا تھا لیکن میں یہ سفر اختیار کرنے سے قاصر رہا، الحمد للہ کہ آپ خود ہی یہاں تشریف لے آئے ہیں۔ یہ سن کر آپ گھوڑے سے اتر آئے۔ مَیں نے سورت فاتحہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس دوران حضور علیہ السلام میرے لئے دعا کرتے رہے۔ میں نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایسے میں مجھے مسجد کے نوٹس بورڈ پر لگا فتویٰ بھی یاد آ گیا جس میں کہا گیا تھا کہ احمدی لوگوں پر جادو کر دیتے ہیں۔ چنانچہ خواب میں ہی مَیں دل میں کہتا ہوں کہ میں چوکنّا رہوں گا کہ کہیں میں اس جادو کا شکار نہ ہو جاؤں۔ میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسم آسمان کی جانب بلند ہونا شروع ہوا اور ان کے ساتھ میرا جسم بھی آسمان کی طرف بلند ہونا شروع ہو گیا۔ پھر کچھ پرواز کے بعد میں نے ایک ایسا نور دیکھا جس کے سامنے سورج کی روشنی بھی کم ہو گی۔ اور مجھے محسوس ہوا کہ ہم ملکوت اللہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ پھر ہم وہاں سے ہو کر لَوٹے تو شدت انوار کی وجہ سے میں بے ہوش ہو کر گرنے لگا تھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے سہارا دے کر سنبھال لیا۔ اس صورتحال میں نہ جانے کہاں سے میری بہن اور اس کے ساتھ ایک اور اجنبی عورت آ گئی۔ میری بہن نے حضورؑ سے میرے بارہ میں پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے چار پانچ گھنٹے آرام کرنے دو پھر یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد میں نے اپنے پیچھے نظر دوڑائی تو دیکھا کہ کچھ راہزن گھوڑوں پر سوار ہاتھوں میں تیر تھامے ہمارے قتل کے درپے ہیں۔ میں اور میری بہن اور اجنبی عورت وہاں سے دوڑ لگا دیتے ہیں۔ راہزنوں کے تیر ہمارے دائیں بائیں گرنے لگتے ہیں۔ ایسے میں ہمیں ایک سرنگ نظر آتی ہے اور ہم اس میں جا گھستے ہیں، اور ایک جگہ دبک کر بیٹھتے ہوئے اپنے چہروں کو اپنی جیکٹس کے ساتھ چھپا لیتے ہیں۔ ایسے میں دو اشخاص آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر وہ ہمیں ایک مقام کی طرف اشارہ کر کے دوڑنے کا کہتے ہیں اور ہم اس جانب دوڑ لگا دیتے ہیں۔ سرنگ سے نکل کر ہم اپنے سامنے ایک گھر کو دیکھتے ہیں جس کا دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ اور ہم اس گھر میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس وقت مجھے احساس ہوتا ہے کہ اب ہم ان شریروں سے نجات پا کے امن میں آ گئے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور جاگنے پر میری زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ یہی سچا مسیح موعود ہے اور یہی برحق امام مہدی ہے۔

قبول حق اور بیعت

اگلے روز مَیں نے لوگوں کو یہ رؤیا سنا کر یہ تبلیغ کرنا چاہی کہ امام مہدی کا یہ دعویدار سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے لیکن میری توقعات کے برعکس لوگوں نے الٹا مجھے ہی غلطی خوردہ کہنا شروع کر دیا۔ بعض نے کہا کہ تمہارا رؤیا شیطانی ہے کیونکہ تم نے یہ رؤیا دن کے وقت نیند کے دوران دیکھا ہے جبکہ سچا رؤیا صبح صادق کے وقت دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ اس رؤیا کی وجہ سے حق میرے دل میں راسخ ہو چکا تھا اس لئے مجھ پر ان کی باتوں کا اَور تو کوئی اثر نہ ہوا تاہم اس کے نتیجے میں مَیں نے تہجد اور نمازوں میں مزید تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کرنی شروع کر دیں۔

اس کے بعد مَیں نے تین ماہ تک جماعت کی بہت سے کتب پڑھیں اور ایم ٹی اے کے بہت سے پروگرام دیکھے۔ پھر ایک روز میں اپنے احمدی دوست کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے گیا۔ یہ دراصل ایک اور احمدی کا گھر تھا جس کی ایک منزل کو اس نے نماز سنٹر میں بدل دیا تھا۔ وہاں پر میرے علاوہ تقریباً آٹھ احمدی احباب تھے۔ خطبہ جمعہ سن کر مجھے دلی اطمینان حاصل ہوا۔ ایسے میں مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا زمانہ یاد آ گیا جب وہ نہایت قلیل تعداد میں دارِ اَرقم میں جمع ہوتے تھے۔

استخارہ کے نتیجہ میں رؤیائے صالحہ کی وجہ سے میں دلی طور پر مطمئن ہو چکا تھا اور مومنین کی اس قلیل تعداد کے ساتھ جمعہ کی نماز نے بھی میرے دل میں عجیب روحانی کیفیت پیدا کر دی تھی اس لئے میں نے فورًا بیعت فارم پُر کر دیا اور یوں جماعتِ مومنین کا حصہ بن گیا۔ یہ 2012ء کے اواخر کی بات ہے۔

سبحان اللہ!

بیعت کرنے کے دو ماہ کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ یمن میں ایک احمدی کے گھر کے ایک کمرے میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم عمومًا اکٹھے بیٹھ کر دین کی باتیں کیا کرتے تھے اور ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک میں ایک قلم ہے اور آپ نہایت خوبصورت اور عریض خط میں ''سبحان اللہ'' کے الفاظ لکھتے ہیں اور پھر چھوٹے خط میں اس کی تشریح تحریر فرماتے ہیں۔ میں خواب میں یہ منظر دیکھ کر حیران اور نہایت خوش ہوں۔

جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا تو ان معارف سے آشنائی ہوئی جو حضور علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے ان کتابوں میں لکھے تھے۔ خصوصًا سورت فاتحہ کی تفسیر پڑھ کر بے اختیار زبان سے ''سبحان اللہ'' کے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔ شاید یہی میرے اس مذکورہ رؤیا کی تعبیر تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(باقی آئندہ)

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے، مختلف قوموں کے لئے آئے، مختلف زمانوں میں آئے۔ اور سب اگر اللہ کی طرف سے آئے، اُس خدا کی طرف سے آئے جو اِس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، اُس خدا کی طرف سے آئے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تو پھر پیغام بھی ایک ہونا چاہئے تھا اور وہ پیغام ایک ہی تھا کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہو۔

جہاں احمدی مسلمان تبلیغ کرتے ہیں، اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں، وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سکول اور ہمارے کالج اور ہمارے ہسپتال دنیا کے مختلف علاقوں میں، غریب ملکوں میں، افریقہ کے ملکوں میں یا ایشیا کے غریب ملکوں میں قائم ہیں اس لئے کہ انسانیت کی خدمت کریں اور بغیر کسی امتیاز کے خدمت کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ جہاں جاتی ہے وہاں مساجد بناتی ہے اور جو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ ہے اس کو پہلے سے بڑھ کر زور سے لگاتی ہے اور دنیا کو بتاتی ہے، ہمسایوں کو بتاتی ہے کہ اصل چیز یہ ہے جو ایک مذہب کے ماننے والے کا کام ہے۔

اس مسجد کے بعد احمدی مسلمانوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہوگئی ہے کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ ان کی تکلیفوں کا خیال رکھیں۔ اور کسی بھی قسم کی نہ روحانی، نہ مادی تکلیف ان کو پہنچائیں اور جب یہ ہوگا تو تبھی اس نام کا بھی پاس کرنے والے ہوں گے اور اس کا اظہار کرنے والے ہوں گے جو کہ اس مسجد کا نام ہے یعنی کہ عافیت۔

جرمنی کے شہر Waldshut-Tiengen میں مسجد عافیت کی افتتاحی تقریب میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب۔ فرمودہ 10 اپریل 2017ء بروز سوموار

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

تمام معزز مہمان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی جو تلاوت ہوئی تھی اس کی بنیاد پہ، اور پھر بعض مقررین کے کہنے پہ مَیں نے کچھ نوٹس بنائے تھے۔ لیکن مَیں شکر گزار ہوں مسٹر سٹاک برگر (Stockburger) صاحب کا جو پرِیسٹ ہیں انہوں نے میرا کام بہت آسان کر دیا اور جو امن کی اور مذہب کے بارے میں بہت ساری باتیں مَیں نے کہنی تھیں وہ انہوں نے میری طرف سے کہہ دیں۔ اس لئے ان کا شکریہ۔

بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے کہ مختلف مذاہب ہونے کے باوجود مختلف لوگ آپس میں مل جل کر رہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے عیسائیوں کو بھی، یہودیوں کو بھی، اہل کتاب کو کہا مسلمانوں کی طرف سے یہ پیغام دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ آؤ ہم اس بات پر مل جل کر کام کریں، اِس کلمہ پر آ کے ہم اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ مشترک کلمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ایک اختلاف مَیں ان سے یہاں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندو ایک خدا کو نہیں مانتے۔ اصل میں ہندو بھی باوجود اپنے مختلف دیوتاؤں کے ultimately ایک خدا تک پہنچتے ہیں۔ اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے، مختلف قوموں کے لئے آئے، مختلف زمانوں میں آئے۔ اور سب اگر اللہ کی طرف سے آئے، اُس خدا کی طرف سے آئے جو اِس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، اُس خدا کی طرف سے آئے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تو پھر پیغام بھی ایک ہونا چاہئے تھا اور وہ پیغام ایک ہی تھا کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہو۔ اسی لئے ہم جو حقیقی مسلمان ہیں وہ تمام انبیاء پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تمام قوموں میں، تمام مذاہب میں انبیاء آئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ فرستادے اور نیک لوگ آئے جنہوں نے مذہب کو قائم کیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ ایک دوسرے سے جنگیں کرو، لڑائیاں کرو، ایک دوسرے سے اختلافات کرو۔ بلکہ اگر قرآن کریم غور سے پڑھیں تو وہاں جب جنگ کی اجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو وہ اجازت ایک لمبے عرصے کی جو persecution مسلمانوں پر ہوئی اس کی وجہ سے دی گئی۔ اور اس سے پہلے آپ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تھے۔ اور جو آیت قرآن کریم میں اس اجازت کے بارے میں ہے اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ظالموں کے ہاتھوں کو نہ روکا تو پھر یہ ظلم میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ اس لئے ان کو سزا ضروری ہے اور یہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے کہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر ان کو نہ روکا گیا تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا۔ نہ کوئی synagogue باقی رہے گا۔ نہ کوئی ٹیمپل (Temple) باقی رہے گا۔ نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے، جہاں لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

پس ایک حقیقی مسلمان جب اپنی مسجد میں عبادت کرنے کے لئے آتا ہے اور جب وہ اپنی مسجد کی حفاظت کی خواہش رکھتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ چرچ کی بھی حفاظت کرے۔ وہ یہودی synagogue کی بھی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ بھی پیار اور محبت سے رہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر عمل ہو تو پھر محبت، پیار اور بھائی چارہ پھیلتا ہے۔

ہمارے سامنے قرآن کریم پڑھا گیا، تلاوت کی گئی۔ خلاصۃً اس میں یہی بیان کیا گیا کہ تم لوگوں کے حق ادا کرو۔ غریبوں کے حق ادا کرو۔ یتیموں کے حق ادا کرو۔ مسافروں کے حق ادا کرو اور ان کی مدد کرو۔ خدمت خلق کے کام کرو۔ اور پھر یہ بھی اس میں بیان ہوا کہ نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ زکوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنے مالوں کو پاکیزہ کرو۔ اور مال پاکیزہ کس طرح ہوتا ہے؟ مال پاکیزہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے رستے میں ان کی خدمت خلق کے کام میں خرچ کرنے سے ہوتا ہے۔

پس حقیقی مسلمان تو اس بات پر یقین رکھتا ہے اور ہم احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مختلف جگہوں پر جہاں احمدی مسلمان تبلیغ کرتے ہیں، اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں، وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سکول اور ہمارے کالج اور ہمارے ہسپتال دنیا کے مختلف علاقوں میں، غریب ملکوں میں، افریقہ کے ملکوں میں یا ایشیا کے غریب ملکوں میں قائم ہیں اس لئے کہ انسانیت کی خدمت کریں اور بغیر کسی امتیاز کے خدمت کرتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے نوّے فیصد مریض عیسائیوں میں سے ہیں۔ ہمارے سکولوں کے طلباء میں سے نوّے فیصد طالب علم عیسائیوں میں سے ہیں یا لا مذہبوں میں سے ہیں یا دوسرے مذاہب میں سے ہیں۔ اور جو اُن میں سے talented ہیں ان کو ہم بغیر کسی امتیاز کے وظیفے بھی دیتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک انسان کا حق ہے کہ اگر بعض حالات کی وجہ سے وہ بعض چیزوں سے محروم کیا گیا ہے تو جس حد تک اس کی مدد ہو سکتی ہے اس کی محرومیت کو ختم کیا جائے اور یہی انسانیت کی خدمت ہے۔

مسجد کا ذکر ہو رہا ہے۔ مسجد عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے لیکن قرآن کریم میں یہ بھی ذکر ہے کہ تمہاری نمازیں تمہارے لئے ہلاکت کا باعث بن جائیں گی۔ کیوں بن جائیں گی؟ ایک طرف اللہ کہتا ہے کہ میری عبادت کرو اور دوسری طرف کہتا ہے کہ تمہاری عبادت جو ہے، تمہاری نمازیں جو ہیں تمہارے منہ پہ مَیں ماروں گا، تمہارے منہ پر الٹا دی جائیں گی کیونکہ تم غریبوں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم یتیموں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم ملک میں فساد پیدا کرنے والے ہو۔ اس لئے تمہاری نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ پس ایک حقیقی مسلمان تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے یا کسی قسم کے فتنہ اور فساد کے کرنے کا اس کو خیال آ سکتا ہے۔

ابھی جب مَیں نے مسجد کا افتتاح کیا تو یہاں کے نیشنل ٹی وی چینل نے سوال کیا کہ اس چھوٹے سے شہر میں آپ کیوں مسجد بنانا چاہتے ہیں؟ تو مَیں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ یہاں احمدی رہتے ہیں، یہاں عیسائی بھی رہتے ہیں، یہاں یہودی بھی رہتے ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی رہتے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ 120 قومیں یہاں رہتی ہیں۔ تو ہر ایک نے مذہب کے مطابق عبادت کے لئے اپنی اپنی عبادتگاہیں بنائی ہوئی ہیں۔ پس احمدی مسلمانوں کو بھی ایک عبادتگاہ کی ضرورت تھی جو ہم نے بنائی تا کہ اللہ کی عبادت بھی کریں اور انسانیت کی خدمت کے کام مزید بہتر رنگ میں اور پلاننگ سے کر سکیں۔ اور یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی لئے ہم ہر جگہ دنیا میں مساجد بھی بناتے ہیں اور حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔

یہ جگہ جو ایک زمانے میں مارکیٹ تھی آج اس کو مسجد میں convert کر دیا گیا۔ اسی طرح ایک اَور شہر میں، اس کا نام بھول رہا ہوں، جرمنی میں ہی ایک جگہ پہلے مارکیٹ تھی بعد میں اس کو مسجد میں بدل دیا گیا۔ وہاں بھی ان کو مَیں نے یہ کہا تھا کہ ایک مارکیٹ تھی جہاں لوگ آتے تھے، مادی چیزیں خریدتے تھے۔ اب یہ جگہ مسجد میں تبدیل کر دی گئی ہے تا کہ یہاں وہ لوگ آئیں جو روحانی چیزیں خریدنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے والے ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے منصوبہ بندی کرنے والے ہوں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد بن گئی تو اب یہ مسلمان اکٹھے ہو کر پتا نہیں کیا منصوبہ بندی کریں گے؟ کس طرح شہر کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو نقصان پہنچائیں گے؟

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مسلمان علماء کے غلط نظریات، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور ارشادات کی گہرائی کو نہ سمجھنے اور صرف سطحی تشریحیں اور تفسیریں کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو سمجھتی نہیں کہ خلافت کا نظام کس طرح قائم ہوگا۔ اور ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں میں ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ کسی خلافت کی ضرورت نہیں ہے اور جو جس جس فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس پر عمل کرے اور یہی کافی ہے۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے نزدیک ذاتیات اور فرقے مسلم اُمّہ کے وسیع تر مفاد اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی دنیاوی حکومتوں کے بل بوتے پر اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خیال میں خلافت کسی طاقت کی وجہ سے قائم ہو جائے گی۔ عام مسلمانوں کے اس غلط نظریے کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں نے بھی اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کے لئے ایسی تنظیموں کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا اور مدد دینی شروع کی جنہوں نے خلافت کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا۔ لیکن یہ کچھ عرصہ تک دنیاوی مقاصد حاصل کر کے دنیاوی آقاؤں کی مدد نہ ملنے کی وجہ سے یا ان کے مقاصد پورے ہونے کی وجہ سے ختم ہو رہی ہیں۔

گزشتہ دنوں یہاں یوکے میں مانچسٹر میں واقعہ ہوا اور بلاوجہ بائیس تیئس لوگوں کا قتل کر دیا گیا جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے۔ یہ انتہائی ظالمانہ فعل ہے اور کسی بھی صورت میں یہ اسلام کی تعلیم کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ظالمانہ واقعات دیکھ کر ہم بے چین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مرنے والوں پر بھی رحم کرے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے اور ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے جو اسلام کے نام پر اور خلافت کے نام پر ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔

خلافت نہ دنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے، نہ دنیاوی چالاکیوں سے، نہ نام نہاد علماء کے جمع ہو کر قرار دادیں پاس کرنے سے کہ مسلمان اکٹھے ہوں اور اپنا کوئی خلیفہ چن لیں، اس طرح نہیں ہو گی۔

خلافت کا نظام جو خوف کو امن میں بدلنے والا نظام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے تمکنت دین کا ذریعہ بننے والا ہے۔ اس کا تعلق اس ذریعہ سے قائم ہونے والی خلافت سے ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل میں آنا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں فرمایا کہ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی مبعوث کیا جو ابھی ان سے نہیں ملے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جاری نظام کے علاوہ کون ہے جو آج ایمان کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جو امن، پیار اور محبت کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ ایمانوں کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ کفر و الحاد کے اس دَور میں یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا کام ہے جسے ہمیں کرنا چاہئے اور کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ جو کہ خلافت ہے اس کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کرے گا اور اسلام کو دوبارہ غلبہ عطا فرمائے گا اور ماننے والوں کی تسکین کے سامان بھی کرے گا۔

پس مشکلات بھی آئیں گی، ابتلاء بھی آئیں گے لیکن آخری فتح انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری ہونے والا نظام خلافت ہی وہ حقیقی نظام ہے جس کے ساتھ ترقیات وابستہ ہیں اور دنیا کی امن و سلامتی بھی وابستہ ہے۔

عارضی روکوں کے باوجود اسلام کا غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مخالفین چاہیں جتنا مرضی زور لگا لیں ان کے حصہ میں نامرادی اور ناکامی ہی ہے۔

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب (آف یوکے) کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 رمئی 2017ء بمطابق 26 رہجرت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (النور 56) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یہ آیت جیسا کہ اس کے مضمون سے واضح ہے اللہ تعالیٰ کے مسلمانوں سے اس وعدے کو بیان کر رہی ہے کہ اسلام میں خلافت قائم رہے گی۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق مسلمانوں کے عمل اور ایمان کی حالت کی وجہ سے یہ انعام مسلمانوں سے ایک عرصہ کے لئے چھن جائے گا۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق مضبوط ایمان والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں اور اللہ تعالیٰ کے اس آخری کامل اور مکمل دین پر چلنے والوں میں یہ نظام دوبارہ قائم ہوگا اور خلافت علی منہاج نبوت پھر دنیا میں قائم اور جاری ہوگی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث 18596 مسند نعمان بن بشیرؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

مسلمان علماء کے غلط نظریات، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور ارشادات کی گہرائی کو نہ سمجھنے اور صرف سطحی تشریحیں اور تفسیریں کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو سمجھتی ہی نہیں کہ خلافت کا نظام کس طرح قائم ہوگا۔ اور ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں میں ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ کسی خلافت کی ضرورت نہیں ہے اور جو جس جس فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس پر عمل کرے اور یہی کافی ہے کیونکہ آجکل مسلمانوں کی دنیا کے سامنے جو حالت ہے اور جس طرح اسلام بدنام ہو رہا ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ جو جس طرح رہ رہا ہے، رہے۔

ایک مسجد کے امام ہیں بلکہ وہ مولوی صاحب اپنا ایک ادارہ بھی چلاتے ہیں۔ بظاہر دین کا علم رکھنے والے ہیں۔ انہی مغربی ممالک میں رہتے ہیں۔ ہم احمدیوں سے ان کے تعلقات بھی اچھے ہیں۔ وہ احمدیوں کو برا بھی نہیں سمجھتے۔ انہوں نے خود مجھے کہا کہ میں جس اسلامی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہوں ان کے بزرگوں نے یہی کہا ہے کہ کسی کے دین کو چھیڑو نہ اور اپنا دین چھوڑو نہ۔ اب جو ایسے نظریات رکھنے والے ہیں اور علماء کہلاتے ہیں وہ اپنے ماننے والوں اور پیچھے چلنے والوں کو یہی سبق دیں گے کہ کسی ایک خلافت پر متحد ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے نزدیک ذاتیات اور فرقے مسلم اُمّہ کے وسیع تر مفاد اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ پس جب قرآن کریم کی تعلیم کو نہ سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور نہ کریں تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی بلکہ کہنا چاہئے کہ مسلمان علماء کی کم علمی اور جہالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں“ (عمومی طور پر جو اس کے معنی ہیں اس کا انکار کر کے کہتے ہیں) ”کہ مِنْكُمْ سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقّہ اُنہیں کے زمانے تک ختم ہو گئی“۔ (صحابہ کے زمانے تک خلافت راشدہ رہی۔) فرمایا ”اور پھر (ان لوگوں کے نزدیک) قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام ونشان نہیں ہو گا۔ گویا ایک خواب وخیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس تک ہی دَور تھا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔“ نعوذ باللہ۔ آپ فرماتے ہیں ”مگر مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہوسکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا۔ لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک مُمتد ہے اس کی برکات گویا اس کے زمانہ تک ہی محدود رہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ کچھ بہت مدّت تک اس کی برکات کے نمونے اس کے روحانی خلیفوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوں۔ ایسی باتوں کو سن کر تو ہمارا بدن کانپ جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں کہ جو سراسر چالاکی اور بیباکی کی راہ سے ایسے بے ادبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدّت ہوئی کہ ان کا خاتمہ ہو چکا ہے“۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 330)

ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر صرف تیس سال تک ہی خلافت رہنی تھی اور اس کے بعد کچھ نہیں تھا اور یہی اسلام کی کل عمر تھی تو اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس سال اور زندگی دے دیتا اور ترانوے سال کی زندگی کوئی ایسی زندگی نہیں جو غیر معمولی ہو۔ پھر خلافت کی ضرورت کیا تھی۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن جلد 6 صفحہ 354)

پس ایسے لوگ بھی ہیں جو ایسے نظریات رکھتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ تفصیل سے نقشہ کھینچا ہے۔

لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی دنیاوی حکومتوں کے بل بوتے پر اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خیال میں خلافت کسی طاقت کی وجہ سے قائم ہو جائے گی۔ اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے اس واضح پیغام کو نہیں سمجھتے کہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننے والوں کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ عام مسلمانوں کے اس غلط نظریے کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں نے بھی اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کے لئے ایسی تنظیموں کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا اور مدد دینی شروع کی جنہوں نے خلافت کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا۔ لیکن یہ کچھ عرصہ تک دنیاوی مقاصد حاصل کر کے دنیاوی آقاؤں کی مدد نہ ملنے کی وجہ سے یا ان کے مقاصد پورے ہونے کی وجہ سے ختم ہو رہی ہیں۔

تین سال ہوئے آئرلینڈ میں مجھے ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ اسلامی دنیا میں یہ جو خلافت کا اب دَور شروع ہوا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے اور یہ پھیلے گی؟ تمہاری جو خلافت ہے اس کو اس سے کیا خطرہ ہے؟ تو مَیں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ یہ خلافت نہیں۔ یہ اسی طرح شدّت پسند لوگوں کا ایک گروہ ہے جس طرح پہلے گروہ کام کر رہے ہیں اور اس کا انجام بھی آخر میں وہی ہوگا جو باقی شدت پسند گروہوں کا ہو رہا ہے۔ جب تک دنیاوی آقا ان سے خوش رہیں گے یہ کام کرتے رہیں گے۔ جب وہ اپنے ہاتھ کھینچ لیں گے تو آہستہ آہستہ یہ کمزور ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ان لوگوں نے دین کو کیا تمکنت دینی ہے اور کیا امن انہوں نے قائم کرنا تھا۔ ہاں دنیا نے یہ دیکھا کہ انہوں نے اسلامی دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر دیا۔ اسلام مخالف طاقتوں کا اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کا ایک ایجنڈا تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا اور اس میں مسلمان حکومتوں کے سربراہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی کرسیاں بچانے کے لئے رعایا کا خون کیا اور ابھی تک بجائے امن کے مسلمان مسلمان کے لئے ہی خوف کا باعث بنا ہوا ہے اور پھر غیر مسلم دنیا کے امن کو بھی یہی لوگ برباد کر رہے ہیں۔ اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن ایک دردمند مسلمان جب یہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں معصوموں کے قتل اور تباہی پھیلانے میں کسی مسلمان کا ہاتھ ہے تو دل کڑھتا ہے، بے چینی ہوتی ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں یوکے میں مانچسٹر میں واقعہ ہوا اور بلاوجہ بائیس تیئس لوگوں کا قتل کر دیا گیا جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے۔ یہ انتہائی ظالمانہ فعل ہے اور کسی بھی صورت میں یہ اسلام کی تعلیم کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ظالمانہ واقعات دیکھ کر ہم بے چین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مرنے والوں پر بھی رحم کرے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے اور ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے جو اسلام کے نام پر اور خلافت کے نام پر ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔

اسی طرح دنیا کے مسلمان ممالک میں بھی جو قتل وغارت اور ظلم و بربریت ہو رہی ہے یہ سب دین سے دور ہٹنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ یہ عمل جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو رہے ہیں اور یہ ظلم جو اسلام کے نام پر ہو رہے ہیں اور اسی طرح وہ ظلم بھی جو مسلمان حکومتیں غیر حکومتوں کی مدد سے مسلمانوں کو بمباری کر کے یا بلاامتیاز قتل وغارت کر کے کر رہی ہیں ان سب کا درد ہم احمدی سب سے زیادہ محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو پہچانا، جنہوں نے اسلام کی محبت اور پیار اور امن کی تعلیم کو پہچانا، جنہوں نے خلافت کے ہاتھ کے نیچے خوف کو امن میں بدلنے کے نظارہ دیکھے۔ ہم ہی سب سے زیادہ اس کو محسوس کر سکتے ہیں۔ اس زمانے میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا ادراک حاصل کرتے ہوئے ہم احمدی ہیں جو امن اور سلامتی کے مضمون کو خاتم الخلفاء کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔

خلافت نہ دنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے، نہ دنیاوی چالاکیوں سے، نہ نام نہاد علماء کے جمع ہو کر قرار دادیں پاس کرنے سے جیسا کہ کچھ سال پہلے یہ کوشش بھی ہو چکی ہے کہ مسلمان اکٹھے ہوں اور اپنا کوئی خلیفہ چن لیں، اس طرح نہیں ہوگی۔

خلافت کا نظام جو خوف کو امن میں بدلنے والا نظام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے تمکنت دین کا ذریعہ بننے والا ہے، اس کا تعلق اس ذریعہ سے قائم ہونے والی خلافت سے ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل میں آنا ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں فرمایا کہ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ

ہیں جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے اور صحابہ کا درجہ رکھتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہ دیا۔ اس شخص نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے کر آئیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب وآخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ حدیث 4897) ۔ اور آخرین کے مقام کے بارے میں ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت ایک مبارک اُمّت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ۔ (کنز العمال جلد 6 جزء 12 صفحہ 71 حدیث 34446 باب فی فضائل ھذہ الامۃ المرحومۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) ۔ پس آخری زمانے کی بہتری کی خوشخبری بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

کیا یہ آخری زمانہ ان علماء اور بادشاہوں کے پیچھے چلنے سے پہلوں والی برکات حاصل کرنے کا حامل بنائے گا؟ یقیناً نہیں۔ یہ لوگ تو دنیا دار ہیں۔ یہ اس شخص کے پیچھے چلنے سے ملے گا جو ایمان کو واپس دنیا میں لائے گا اور آج ایمان کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جاری نظام کے علاوہ کون ہے جو کر رہا ہے۔ جو امن، پیار اور محبت کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ ایمانوں کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ کفر و الحاد کے اس دَور میں یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا کام ہے جسے ہمیں کرنا چاہئے اور کر رہے ہیں۔ بیشمار واقعات ہیں جو میرے ساتھ بھی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ پیس کانفرنسز ہوتی ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ ہمارے جلسوں میں آتے ہیں۔ جب ہم اپنا پیغام، اسلام کا حقیقی پیغام بتاتے ہیں تو غیر بھی، عیسائی بھی، لامذہب بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ وہ اصل پیغام ہے، یہ وہ اسلام ہے جس کی دنیا کو پہنچانے کی ضرورت ہے اور اگر یہ اسلام تم لوگ پھیلاؤ تو کسی کو قبول کرنے میں کوئی روک نہیں ہو گی۔ پس یہ کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ تجدید دین اور ایمان کو قائم کرنے کے لئے اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ ہی جڑنا ہوگا جو خاتم الخلفاء بھی ہے۔

آخرین کے پہلوں کے ساتھ جڑنے کے متعلق ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی''۔ (لوگ دین کو بالکل بھول چکے تھے۔ دین کی جو حکمت کی تعلیم ہے وہ بالکل ختم ہو چکی تھی اور اس کو کمال تک پہنچانے کے لئے، دین کی حکمت، دین کے علم کی حکمت کو کمال تک پہنچانے کے لئے اور انسانی نفس کی اصلاح کے لئے علمی اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے کے لئے ایک زمانہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا جس کے لئے آپ آئے کیونکہ یہ زمانہ تھا جب یہ سب باتیں بالکل ختم ہو چکی تھیں، گم ہو گئی تھیں) فرمایا ''اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دُور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملُوّ کیا''۔ (کتاب کے علم اور حکمت سے ان کو بھرا۔) ''یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبۂ یقینِ کامل تک پہنچایا۔'' (نشانات بھی دکھائے۔ معجزات بھی دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے دکھائے اور ان کے ایمان میں اتنی ترقی ہوئی کہ وہ یقین کامل تک پہنچ گئے) ''اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔'' اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہؓ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ اُن کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔'' (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304)

پس آپ علیہ السلام نے جہاں اپنے صحابہ میں وہ یقین اور ایمان پیدا کیا اور انہوں نے اپنے ایمان اور یقین میں کامل ہونے کے لئے قربانیاں دیں اور اس تاریکی سے باہر نکلے جس نے ہر طرف اندھیرا کیا ہوا تھا۔ دنیا میں ضلالت چھائی ہوئی تھی اور لوگ اسلام کو بھول رہے تھے تو آپ نے دوبارہ آ کے اسلام کی نشأۃ ثانیہ فرمائی اور ان صحابہ نے مسیح موعود کے ساتھ جڑ کر وہ روشنی حاصل کی جو دین کی روشنی تھی۔ مختلف نشانات دیکھے جن کا ذکر ہمارے لٹریچر میں سینکڑوں ہزاروں میں ملتا ہے۔ آج بھی بہت سے ایسے ہیں جو تاریکی سے نکل کر روشنیاں دیکھ رہے ہیں اور نشانات دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے متعلق فرمایا کہ ''وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطعِ رِحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔'' (رشتہ داریوں کے چھٹنے کے صدمے اٹھا رہے ہیں) ''جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 306)

یہ واقعات صرف اُسی وقت میں ہی نہیں ہوئے یا اُسی قوم پاکستان یا ہندوستان میں نہیں ہو رہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں کیونکہ آپ تمام دنیا کو اُمّت واحدہ بنانے کے لئے آئے تھے اور خدا تعالیٰ کا عبد بنانے کے لئے آئے تھے اس لئے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کو ان تکلیفوں اور مشکلات سے گزرنا پڑ رہا ہے لیکن انتہائی صبر اور ثابت قدمی سے وہ ہر سختی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

چنانچہ الجزائر کی ہی مثال آجکل ہمارے سامنے ہے۔ یہ کوئی اتنی پرانی جماعت نہیں ہے لیکن مسیح موعود کو مان کر آخرین میں شامل ہونے کے بعد اور خلافت کی اطاعت میں آ کر ان کے ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ ان کے اسیروں کے ایمان اور یقین کا اندازہ ہم اس خط سے لگا سکتے ہیں جو ایک اسیر نے کل ہی مجھے بھیجا یا کل مجھے موصول ہوا۔ کہتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں حقیقی اسلام کی نعمت سے نوازا ہے جس نے ہمارے دلوں کو زندہ کیا۔ بنیانِ مرصوص بنایا اور اس کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والا بنایا اور خلیفہ وقت کے ہاتھ پر اکٹھا کیا''۔ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ ''سیّدی! راہِ مولیٰ میں اسیری کے بعد سارے ملک سے احمدی بھائی آ کر مل رہے ہیں اور خدا کی خاص مدد پر شاداں و فرحاں ہیں''۔ (ایک اسیری تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہو رہے ہیں اس پر خوشی بھی منا رہے ہیں۔) کہتے ہیں ''انہوں نے آپ تک محبت بھرا اسلام اور دعا کی درخواست پہنچانے کا بھی کہا ہے۔ سب اس بات پر مُصر ہیں کہ اعلائے حق کے لئے کام اور دعا کو جاری رکھا جائے۔'' (جتنی مرضی سختیاں آئیں حق پھیلانے کے لئے ہم اپنا کام بھی جاری رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگیں گے۔ دعائیں کرتے رہیں گے۔) پھر کہتے ہیں کہ ''اس ابتلا نے ہمیں باہم محبت و اخوت اور اتحاد اور تعاون اور خلافت سے محبت میں مزید بڑھا دیا ہے۔'' پھر لکھتے ہیں کہ ''اس ابتلا میں آپ کی دعا کی قبولیت کے نمونے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نشان دیکھے جنہوں نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان اور ایقان میں اور بڑھا دیا ہے۔'' یہ کہتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کی رحمتیں الجزائر کے کمزور احمدیوں پر نازل ہو رہی ہیں۔''

گزشتہ چند دنوں میں کچھ اسیران وہاں رہا بھی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باقی اسیران کی رہائی کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔

پھر ایک اسیر لکھتے ہیں کہ ''عرصہ اسیری میں یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص مصلحت کے تحت یہ سامان کیا'' (یعنی کہ ہمیں جو قیدی بنایا گیا، یا سزائیں ملیں یا مقدمے چلے یہ اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مصلحت تھی) ''تا کہ وہ اپنے عجائبات میں سے کچھ دکھائے۔'' (وہ ہمیں اپنے نشانات دکھانا چاہتا تھا۔ اپنے عجائبات دکھانا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ سختیاں بھی ہم پر وارد کروائیں۔) کہتے ہیں کہ ''آزادی اور آرام کے زمانے میں فتوحات سے ہم سمجھتے تھے، جو کامیابیاں ہمیں ہو رہی تھیں تو ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ لیا اور اس کی راہوں سے واقف ہو گئے ہیں۔ لیکن اب پتا چلا کہ پہلے بہت کم دیکھا تھا اور اب اس کی قدرتوں کے اصل نمونے دیکھے۔'' کہتے ہیں کہ ''مجھے قید سے قطعاً کوئی پریشانی نہ تھی۔ جس بات نے پریشان کیا وہ یہ احساس تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔'' پھر لکھتے ہیں کہ ''زمانہ اسیری میں کئی خوابیں دیکھیں جن سے بڑی سکینت ملی''۔ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ ''آپ سے بھی خوابوں میں ملاقاتیں ہوئیں''۔ پھر کہتے ہیں ''آپ کی دعائیں ہمارا ایمان و یقین بڑھاتی تھیں اور قید میں راحت پہنچاتی تھیں۔ ہماری رہائی یقیناً آپ اور مخلصین جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔'' پھر کہتے ہیں کہ ''میری اہلیہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اس نے بہت صبر اور مجاہدے سے کام لیا۔'' (صرف اہلیہ ان کی احمدی تھیں اور باقی سب رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ اور جب یہ اسیر تھے تو پہلے اہلیہ کے والد فوت ہوئے۔ پھر بھائیوں نے اسے احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ جب شور مچ گیا تو بھائیوں نے بھی اپنی بہن کو احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ خاوند پہلے ہی جیل میں تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ عرصہ اسیری کے دوران میرے گھر والوں سے بھی دور رہی۔ وہ بھی شاید سارے احمدی نہیں تھے کہ ان سے بھی یہ دور رہی۔ لیکن مخلص احمدی مستورات نے اپنے پیار سے یہ کمی پوری کر دی اور ان لوگوں کا ایک خاندان بن گیا۔ اپنوں نے چھوڑا تو جماعت احمدیہ نے اس کو جذب کر لیا۔ مردوں اور عورتوں نے مختلف جگہوں پہ اپنے اپنے دائرے میں قربانیاں دیں اور دے رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ یعنی صحابہ بھی تنگ کئے گئے۔ مشکلات میں ڈالے گئے۔ اپنے ماننے والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ بھی تنگ کئے گئے۔ مشکلات میں ڈالے گئے جیسے کہ صحابہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے الجزائر کی یہ چھوٹی سی جونئی جماعت ہے اپنے جس دَور سے گزر رہی ہے، ابتلا میں بڑی ثابت قدم ہے اور قائم ہے اور اب ان کے جذبات کا اظہار دو خطوں سے ہی ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری نظام خلافت کی وجہ سے ان کے تسکین کے سامان ہوتے رہے۔ مخالفین جو خوف پیدا

کرنے کے لئے کارروائیاں کرتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی وجہ سے اس میں سے ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا تھا۔ اور بیشمار ایسی مثالیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی مشکلات کے دَور آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق تسکین اور امن کے سامان مہیا فرماتا رہتا ہے۔ یہ کسی خاص دَور اور وقت کی بات نہیں ہے جیسا کہ میں نے مثالیں بھی دیں۔ یا اس کے ساتھ مشروط نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ خوفوں کو اس نے دور کرنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بار بار مومنوں کو یہ توجہ بھی دلاتا ہے کہ وہ میری عبادت کا حق بھی ادا کریں۔ اور جب یہ حق ادا ہو رہے ہوں گے تو بیشک خوف کے حالات بھی آئیں گے۔ لیکن خوف کی حالت ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اس تعلق کی وجہ سے، اس واسطے سے، جو خلافت سے ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ سے ہوگا، وہ حالات امن اور سکون کی حالت میں بدل دیئے جائیں گے۔

اب الجزائر کے یہ احمدی جن میں سے چند ایک کے علاوہ کسی نے خلیفۂ وقت کو کبھی دیکھا بھی نہیں لیکن ایمان میں کامل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس طرح ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے قریبیوں میں دل کی تسکین کے سامان پیدا ہو رہے تھے یا جماعت احمدیہ کی تاریخ دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری نظام خلافت کی برکت سے خلافتِ اولیٰ میں بھی دلی تسکین کے سامان پیدا ہوتے رہے۔ خلافت ثانیہ میں بھی بڑے سخت حالات آئے تسکین کے سامان ہوتے رہے۔ خلافت ثالثہ میں بھی بڑے سخت حالات آئے اور اس وقت کے پاکستانی حکومت کے سربراہ نے کہا کہ احمدیوں کو کشکول پکڑا دوں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فراخی کے سامان پیدا فرمائے۔ خلافت رابعہ میں یہ اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا فرمائے۔ اور آج بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح سامان پیدا فرماتا چلا جا رہا ہے۔

پس یہ کوئی اسی جگہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ مخصوص ہے ان مومنین کے لئے جو خلافت کے ساتھ، اس حقیقی خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ جو کہ خلافت ہے، اس کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کرے گا اور اسلام کو دوبارہ غلبہ عطا فرمائے گا اور ماننے والوں کی تسکین کے سامان بھی کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں اپنے اس دنیا سے جانے اور خلافت کے ذریعہ جماعت کی ترقیات کے جاری رہنے کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں'' (آپ اپنے صحابہ کو اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے تسلی دے رہے ہیں) ''کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-305)

پس مشکلات بھی آئیں گی۔ ابتلاء بھی آئیں گے لیکن آخری فتح انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری ہونے والا نظام خلافت ہی وہ حقیقی نظام ہے جس کے ساتھ ترقیات وابستہ ہیں اور دنیا کی امن و سلامتی بھی وابستہ ہے۔ یہی نظام ہے جس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر اسلام کی برتری ثابت ہونی ہے اور غلبہ قائم ہونا ہے۔ چنانچہ اس غلبہ کی خبر دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلة:22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-304)

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ایک جھٹکا تو جماعت کو لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعہ جماعت کو فوراً سنبھال لیا۔ اگر کسی کی کوئی نیت شرارت کی تھی بھی تو وہ جلد ہی قابو میں آ گئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال کے بعد جماعت کو ایک بڑا جھٹکا لگا اور جماعت کے بعض سرکردہ جماعت مبائعین سے علیحدہ بھی ہو گئے، خلافت کے انکاری بھی ہو گئے اور کافی سخت حالات تھے۔ ایک لمبی تفصیل ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ آخر میں خلافت ہی کامیاب ہوئی اور کامیابیوں کی راہوں پر چلتی چلی گئی اور منزلیں طے کرتی چلی گئی۔ پھر خلافت ثالثہ میں جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا سختیوں کے دَور آئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ حکومت کے خوفناک منصوبے تھے لیکن جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں پیدا ہو سکی۔ خلافت رابعہ میں مزید سختی پاکستان کی حکومت نے دکھائی تو اس ابتلا میں بھی اللہ تعالیٰ نے تسکین کے سامان پیدا فرما دیئے۔ جماعت نئی منزلیں طے کرنے لگی۔ تبلیغ کے نئے نئے راستے کھلنے لگے اور پھر سیٹلائٹ کے ذریعہ سے دنیا میں تبلیغ جانے لگی۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی نئے راستوں میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ جماعت کا پیغام ہزاروں سے نکل کر، بلکہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں جانے لگ گیا۔ ایک ملک یا دو ملکوں کی بجائے کئی ملکوں میں اب مخالفت شروع ہو گئی ہے اور یہی احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے اور یہی ترقی کی نشانی بھی ہے۔ احمدیت سے پیچھے ہٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق ترقی کی راہیں کھولتا چلا جا رہا ہے اور ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے اور یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ عارضی روکوں کے باوجود اسلام کا غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مخالفین چاہیں جتنا مرضی زور لگا لیں ان کے حصہ میں نامرادی اور ناکامی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے ایمان میں بھی مضبوط ہو اور اعمال صالحہ بجا لانے و

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الابھی ہو اور عبادتوں کے معیار بھی ہر احمدی کے بلند ہوتے چلے جائیں تا کہ ہم ہمیشہ اس ترقی کا حصہ بننے والے رہیں۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا (جنازہ آ گیا ہے ناں؟) جو چوہدری حمید احمد صاحب ابن چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب کا ہے۔ یہ پچھلے سات آٹھ سال سے یہیں رہتے تھے۔ 20رمئی 2017ء کو بیالیس سال کی عمر میں کینسر سے وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے تھے۔ اپنے خاندان کے ساتھ 1990ء میں ہجرت کر کے جرمنی آئے اور وہاں بھی جماعتی خدمات میں نمایاں رہے۔ وہاں لوکل سیکرٹری تبلیغ رہے۔ قائد مجلس رہے۔ خدام الاحمدیہ جرمنی کے معتمد رہے۔ اس کے علاوہ ریجنل امارت میں بطور سیکرٹری امور عامہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پھر بوسنیا کا جو (پہلا) جلسہ تھا اس جلسہ میں جرمنی کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ کھیلوں کا بھی بڑا شوق تھا۔ تبلیغی سٹال بڑے شوق سے اور توجہ سے لگاتے تھے۔ کبھی کوئی معاون میسر نہ آتا تو خود ہی اکیلے سٹال کے لئے نکل جاتے۔ 2009ء میں جرمنی سے یو۔کے آ گئے اور یہاں آ کر ریجنل ناظم تعلیم اطفال کی حیثیت سے خدمت کی۔ اور پھر بڑی اعلیٰ پوزیشن بھی حاصل کرلی۔ اپنی مجلس کے اطفال کو بڑی ترقی دی۔ تبلیغ کا شوق بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بہت تھا۔ خدام الاحمدیہ میں بھی اور انصار اللہ میں بھی مختلف عہدوں کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مستقل طور پر یہ رضاکارانہ کام کرتے تھے اور ہماری کافی ڈاک نکالنے میں مدد کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ خادم کی حیثیت سے سیکیورٹی ڈیوٹی بھی دیتے تھے۔ بلکہ میں تو بعض دفعہ سمجھتا تھا کہ شاید یہ کوئی اور کام کرتے ہی نہیں۔ سارا دن یہیں مسجد کے قریب ہی رہتے ہیں۔ لیکن اپنا پرائیویٹ کام بھی کرتے تھے اور اس میں سے وقت نکالتے تھے اور کئی کئی گھنٹے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو اور اسی طرح خدام کی ڈیوٹیوں کو بھی دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان کے والد بھی حیات ہیں۔ بھائی ہیں۔ ان کے والد سلیمان اختر صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بیٹا بہت ہی فرمانبردار تھا۔ بچپن سے ہی جماعتی کاموں میں مشغول رہا۔ ہر وقت اس کے دل میں دین کی خدمت کا جذبہ موجزن رہتا تھا۔ خدمت کا کوئی موقع اسے میسر آیا تو اس نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ بچوں کو نماز باجماعت کے لئے مسجد میں لے جاتے۔ حتی کہ بیماری کے ایام میں بھی ذرا طبیعت سنبھلتی تو اس طریق پر عمل کرتے اور آخر میں اپنی بیماری سے بڑی ہمت سے انہوں نے بڑا مقابلہ کیا اور گھر بیٹھ کے بھی سیکرٹری وقف نَو کی حیثیت سے اپنے کام سرانجام دیتے رہے۔ ان کی اہلیہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ بچوں کے ساتھ دوستوں کا تعلق تھا اور ان کی تربیت کا ہر وقت خیال رہتا۔ اور پھر یہ کہ ہماری شادی کو پندرہ سال ہو رہے ہیں لیکن آج تک کبھی اونچی آواز سے انہوں نے بات نہیں کی۔

یہاں یوکے کے مہتمم مقامی لکھتے ہیں کہ خلافت احمدیہ اور نظام جماعت سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ ہمیشہ جماعتی مفاد کو پہلے رکھتے تھے۔ دو تین دفعہ یہ بیماری کی وجہ سے ہسپتال داخل رہے ہیں لیکن جب ذرا سی طبیعت بہتر ہوتی تھی فوراً اپنے کام پر آ جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ احساس بھی نہیں ہوتا تھا کہ بیمار ہیں۔ آخری بیماری میں یہی اظہار تھا کہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ مسجد میں جا کر نماز یں نہیں پڑھ سکتا۔ ان کے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ٹیکسی کرتے تھے۔ میرے ساتھ ٹیکسی سٹینڈ پر ان کا پہلا نمبر تھا اور میرا ان کے بعد میں تھا کہ نماز کا وقت ہوا تو یہ چلے گئے اور میں اس لئے کہ کوئی سواری آ جائے گی وہاں کھڑا رہا۔ لیکن ہوا یہ کہ یہ نماز پڑھ کے واپس بھی آ گئے اور پھر سواری انہی کو پہلے ملی اور مجھے نہیں ملی۔ اس کے بعد سے مجھے بھی سبق ملا کہ اپنے دنیاوی کاموں کو دین کے لئے قربان کرنا چاہئے۔ عبادت جو ہے اللہ تعالیٰ کا فرض جو ہے اس کو بہر حال پہلے ادا کرنا چاہئے۔ اس لحاظ سے یہ اپنے ساتھیوں کی بڑی خاموش تربیت بھی کر دیا کرتے تھے۔

ہر ایک کے کام آنا ان کا خاص وصف تھا۔ ان کے ایک دوست لکھتے ہیں رات دو بجے بھی کوئی کام ہوتا تو فوراً کہتے کہ میں کر دوں گا۔ عطاء المجیب راشد صاحب لکھتے ہیں کہ تبلیغی سٹال پر بڑی باقاعدگی سے جاتے تھے اور بڑے ہنستے مسکراتے تھے۔ سب کو سلام کر کے یہ کام کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے کسی دوست سے ان کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آج ان کی طبیعت ذرا بہتر تھی اس لئے وہ تبلیغ کرنے کے لئے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی نیک صالح بنائے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا نماز کے بعد حاضر جنازہ ہے۔ مَیں باہر جا کر نماز جنازہ ادا کروں گا اور آپ لوگ یہیں مسجد میں صفیں بنا لیں۔

عید کے احکام

(از افاضات حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"1۔ یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں:

(1) مسواک۔

(2) غسل۔

(3) عمدہ کپڑا، سرمہ، تیل، کنگھی۔

(4) خوشبو لگائے۔

(5) سویرے اٹھے۔

(6) عیدگاہ میں جائے۔

(7) کچھ کھا کر جائے۔ رسول کریمؐ طاق کھجوریں کھا کر تشریف لے جاتے۔

(8) جس راہ سے جائے اس سے دوسری راہ آئے۔

(9) تکبیر کہتا جائے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَر۔ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَلْحَمْد یا کلمۂ شہادت بھی۔

(10) نماز دو رکعت۔

(11) مستورات کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

2۔ **صدقۃ الفطر**۔ اس لئے مشروع ہے کہ عید کے دن مساکین کی امداد اور روزہ رکھنے میں جو کچھ نقص رہ گئے ہیں ان کا جبر ہو۔

یہ صدقہ غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے، غنی فقیر پر ہے جو نماز پڑھنے سے پہلے ادا ہونا چاہئے۔

جَو اور اس قسم کا غلّہ پورا صاع اور گندم نصف صاع۔ یعنی ..... ایک سیر چھ چھٹانک ..... غلّہ کے عوض نقدی بھی جائز ہے۔

3۔ اس نماز میں اذان و اقامت نہیں اور اوّل و آخر کوئی اَور نماز نہیں۔ **طریق نماز** یوں ہے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے، ثناء پڑھ کر پھر سات تکبیریں کہی جائیں۔ اللہ اکبر کے ساتھ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں تک لے جا کر کھلے چھوڑے جائیں۔ ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں بھی قبل قراءت پانچ تکبیریں کہیں ماسوائے اس تکبیر کے جو سجدہ سے اٹھتے وقت کہی جاتی ہے۔ پانچویں تکبیر پر ہاتھ باندھیں۔......

اس نماز میں علی العموم حضور علیہ الصلوٰۃ 'سَبِّحِ اسْمَ'۔ 'ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ' پڑھتے۔

(ارشادات نُور۔ جلد سوم صفحہ 338)

....

('سَبِّحِ اسْمَ' سے مراد سورۃ الاعلیٰ ہے جس کے شروع میں یہ الفاظ آئے ہیں اور 'ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ' سے مراد سورۃ الغاشیہ ہے۔)

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر2

13۔ مکرم منظور احمد کھوکھر صاحب (ابن حضرت لال دین کھوکھر صاحبؓ آف کھاریاں)

آپ 24 اپریل 2017ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، غریب پرور، اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز، شفیق اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ چند ماہ قادیان میں حفاظت مرکز کا فریضہ سرانجام دیا۔ لمبا عرصہ کھاریاں میں بطور قائد مجلس، زعیم انصار اللہ، ناظم ضلع اور ضلعی مجلس عاملہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ بڑے پُرجوش اور باثمر داعی الی اللہ تھے۔ مرکز سے علماء کو مدعو کر کے تبلیغی نشستوں کا اہتمام کرتے۔ چک سکندر سے بوجہ مخالفت احمدی احباب کے انخلاء اور پھر آبادکاری کے سلسلہ میں خاص خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد صاحب فرینکفورٹ میں بطور صدر حلقہ مسجد نور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

روزہ افطار کرنے کا وقت

"ایک حدیث قدسی ہے... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو افطاری کے وقت سب سے جلدی افطاری کرتے ہیں۔ اللہ کے پیارے بندے بننا چاہتے ہیں تو اس حدیث پر عمل کریں۔ دوسرے کریں یا نہ کریں۔ دوسری حدیث بخاری **کتاب الصوم** سے لی گئی ہے۔ سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔ پھر سنن ابی داؤد کتاب الصوم میں ہے...... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے۔ مسلم **کتاب الصیام** میں ہے...... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دن چلا جائے اور رات آجائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اس سفر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ غروب آفتاب کے بعد حضور نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ۔ اس نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا افطاری لاؤ وہ شخص افطاری لایا آپ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی جانب سے اندھیرا اٹھتے دیکھو تو افطار کرلیا کرو۔" (فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مجلس عرفان ریکارڈنگ 4رفروری 2000ء، از الفضل ربوہ 13ر اپریل 2000ء صفحہ 4)

کیا غیر روزہ دار کا روزہ دار کے سامنے کھانا پینا شرعاً جائز ہے؟

عام طور پر لوگوں میں روزہ دار کے سامنے غیر روزہ دار کا کھانا پینا بہت بُرا سمجھا جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض ایسے لوگ خود روزے کے روحانی تقاضوں کو پورا کریں یا نہ کریں۔ جھوٹ، رشوت، ظلم و زیادتی، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور دیگر برائیوں سے بچیں یا نہ بچیں لیکن اگر کوئی شخص خواہ بیماری یا سفر کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے اور روزہ دار کے سامنے کچھ کھالے تو اسے مرنے مارنے پر تُل جاتے ہیں کہ اس نے رمضان کا احترام نہیں کیا۔ آجکل جو نام نہاد علماء و گدی نشینوں میں انتہاپسندی اور تشدّد کے رجحانات پائے جاتے ہیں ان میں سے بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جو ہوٹل دن کے وقت کھلے ہوتے ہیں وہ رمضان کی اعلانیہ توہین کے مرتکب ہوتے ہیں جو کہ ''شرعاً جرم'' ہے اور یہ کہ ماہ رمضان میں دن کے وقت اعلانیہ کھانے پینے والوں کے لئے ''فقہاء اسلام'' نے موت کی سزا تجویز کی ہے۔

لیکن کیا کسی غیر روزہ دار کا روزہ دار کے سامنے کھانا پینا واقعی ''شرعاً'' گناہ ہے اور ایسے شخص کی سزا موت ہے؟ آیئے قرآن وسنت وحدیث کی روشنی میں حقیقت کو معلوم کرتے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہمیں تاحال کوئی ایسی آیت یا حدیث نہیں مل سکی جس میں رمضان المبارک کے دوران غیر روزہ دار کا، روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا منع کیا گیا ہو۔

البتہ اس کے برعکس ایسی روایات موجود ہیں کہ جن میں روزہ داروں کے سامنے غیر روزہ دار کے کھانے پر نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر روزہ دار کو منع نہیں فرمایا بلکہ ایسی حالت میں روزہ داروں کے لئے فرشتوں کے دعائیں کرنے کی خوشخبری بھی دی ہے۔

❁ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

اَلصَّائِمُ اِذَا اَکَلَ عِنْدَہُ الْمَفَاطِیْرُ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ۔

(سنن الترمذی ابواب الصوم باب مَاجَاءَ فِی فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُکِلَ عندہٗ)

اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

❁ حضرت عمارہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلّی اللہ علیہ وَسَلّم دَخَلَ عَلَیْھَا فَقَدَّمَتْ اِلَیْہِ طَعَامًا. فَقَالَ: کُلِی، فَقَالَتْ: اِنِّیْ صَائِمَۃٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّی عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہُ حَتّٰی یَفْرُغُوا۔

(سنن الترمذی ابواب الصوم باب مَاجَاءَ فِی فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُکِلَ عندہٗ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے تو مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی کھاؤ، مَیں نے عرض کی حضور! میرا روزہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہوجانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

❁ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اَتَانَا رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَرَّبْنَا اِلَیْہِ طَعَامًا. فَکَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَہُ صَائِمًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّائِمُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام بابٌ فِی الصَّائِمِ اِذَا اُکِل عندہٗ)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ جبکہ بعض حاضرین مجلس کا روزہ تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس (یعنی روزہ دار) کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِبِلَالٍ اَلْغَدَاءُ یَا بِلَالُ، فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَاْکُلُ اَرْزَاقَنَا. فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّۃِ، اَشَعَرْتَ یَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُہُ، وَتَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام بابٌ فِی الصَّائِمِ اِذَا اُکِل عندہٗ)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا: بلال ناشتہ کرلو۔ آپؓ نے عرض کیا کہ حضور! میرا روزہ ہے، اس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زائد رزق جنت میں ہے۔ اے بلال! کیا تجھے معلوم ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِسِتَّ عَشْرَۃَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ، فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔

(صحیح مسلم کتاب الصّیام باب جواز الصوم والفطر فی شھر رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِی غَیْرِ مَعْصِیَۃٍ اِذَا .....)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ 16 رمضان کو غزوہ میں آپؐ کے ساتھ گئے، ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بغیر روزہ کے بھی۔ نہ تو روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے کو اعتراض کا نشانہ بنایا اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والے نے روزہ دار کو۔

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی مَکَّۃَ. فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَہُ اِلَی یَدَیْہِ لِیُرِیَہُ النَّاسَ، فَاَفْطَرَ حَتّٰی قَدِمَ مَکَّۃَ، وَذٰلِکَ فِی رَمَضَانَ۔

(صحیح بخاری کتاب اکصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کے لئے نکلے تو آپؐ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب عسفان مقام پر پہنچے تو پھر پانی منگوایا اور آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اُسے اٹھایا تاکہ لوگ دیکھیں۔ پھر آپؐ نے روزہ کھول دیا اور اُسی حالت افطار میں مکّہ پہنچ گئے اور یہ واقعہ رمضان میں ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنّت اور آپؐ کے مذکورہ بالا ارشادات سے یہ مسئلہ خوب کھل جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل نام نہاد ''فقہائے اسلام'' کی کوئی حیثیت نہیں۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے برخلاف کوئی بات کہتا ہے وہ خود ''شارع'' بننے کی جسارت کرتا ہے اور عملاً توہینِ رسولؐ کا مرتکب ہوتا ہے۔

....

جہاں تک ہم احمدیوں کا تعلق ہے تو ہمارے لئے تو اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ کامل اور آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے حَکم وعدل نے قرآن وسنّت اور احادیث نبویہ کی روشنی میں مزید کھول کر ان مسائل کی وضاحت فرمادی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپؑ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ اُن دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: سفر میں روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ ان کو ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دیئے۔''

(سیرت المھدی جلد اوّل صفحہ نمبر 345-344، روایت نمبر 381)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے کہ اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اُسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصّہ گزر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا: آپ روزہ کھول دیں۔ اُس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا: آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرمادیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔

اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔''

(سیرت المھدی جلد اوّل صفحہ نمبر 97، روایت نمبر 177)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''ملک مولا بخش صاحب پنشنر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان شریف میں امرتسر تشریف لائے۔ اور آپ کا لیکچر منڈوہ بابو گھنیا لعل (جس کا نام اب بندے ماترم ہال ہے) میں ہوا۔ بوجہ سفر کے حضور کو روزہ نہ تھا۔ لیکچر کے دوران مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ نے چائے کی پیالی پیش کی۔ حضورؑ نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر وہ اور آگے ہوئے۔ پھر بھی حضورؑ مصروفِ لیکچر رہے۔ پھر مفتی صاحب نے پیالی بالکل قریب کردی تو حضورؑ نے لے کر چائے پی لی۔ اس پر لوگوں نے شور مچادیا یہ ہے رمضان شریف کا احترام؟ روزے نہیں رکھتے؟ اور بہت بکواس کرنا شروع کردیا۔ لیکچر بند ہوگیا اور حضور پسِ پردہ ہوگئے۔ گاڑی دوسرے دروازے کے سامنے لائی گئی اور حضور اس میں داخل ہوگئے۔ لوگوں نے اینٹ پتھر وغیرہ مارنے شروع کئے اور بہت ہلّڑ مچایا۔ گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا مگر حضورؑ بخیر وعافیت قیامگاہ پر پہنچ گئے۔ اور بعد میں سنا گیا کہ ایک غیر احمدی مولوی یہ کہتا تھا کہ ''اَج لوکاں نے مرزے نوں نبی بنادتّا''۔ یہ مَیں نے خود اس کے منہ سے نہیں سنا۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کے ساتھ ہم باہر نکلے اور اُن کی خدمت میں عرض کی کہ لوگ اینٹ پتھر مارتے ہیں۔ ذرا ٹھہر جائیں۔ تو آپؓ نے فرمایا وہ گیا جس کو مارتے تھے، مجھ کو کون مارتا ہے۔ چونکہ مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ کے چائے پیش کرنے پر یہ سب گڑبڑ ہوئی تھی اس لئے سب آدمی اُن کو کہتے تھے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ مَیں نے بھی اُن کو ایسا کہا۔ وہ بیچارے تنگ آگئے اور بعد میں میاں عبدالخالق صاحبؓ مرحوم احمدی نے مجھے بتلایا کہ جب یہ معاملہ حضورؑ کے سامنے پیش ہوا کہ مفتی صاحب نے خواہ مخواہ لیکچر خراب کردیا۔ تو حضورؑ نے فرمایا کہ مفتی صاحبؓ نے کوئی بُرا کام نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے فعل سے اس حکم کی اشاعت کا موقعہ پیدا کردیا۔ پھر تو مفتی صاحب شیر ہوگئے۔''

(سیرت المھدی جلد دوم حصہ چہارم، روایت نمبر 1202)

الغرض شرعاً تو روزہ دار کے سامنے کسی غیر روزہ دار کا کھانا پینا جائز ہے مگر جن لوگوں میں روزہ دار کے سامنے کھانا پینا بُرا سمجھا جاتا ہو، اور اس کے نتیجہ میں مقدمہ بازی، لڑائی جھگڑا اور فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو، وہاں فتنہ سے بچنے کی خاطر روزہ دار کے سامنے کھانے پینے سے گریز کرنا چاہئے۔

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

جماعت احمدیہ اٹلی کے گیارہویں

جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصی پیغام۔ مختلف موضوعات پر علمی و تربیتی تقاریر اور سوال و جواب کی مجالس۔

(رپورٹ: راشد احمد و عطاء الواسع طارق مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اٹلی کو 12 تا 14 مئی 2017ء کو اپنا گیارہواں جلسہ سالانہ بمقام بیت التوحید بولونیا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کی تیاری جلسہ سے کئی ماہ پہلے سے شروع ہوگئی تھی۔ خدام مختلف جماعتوں سے آکر وقارِ عمل کے ذریعہ جلسہ گاہ کی تیاری کرتے رہے۔

جلسہ کا پہلا روز

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ابراہیم اخلف صاحب کو نمائندہ خصوصی مقرر کیا تھا۔ انہوں نے جلسہ میں شمولیت کے موضوع پر انگلش اور عربی میں خطبہ جمعہ دیا جس کا رواں ترجمہ اطالوی اور اردو زبان میں کیا گیا۔ اس کے بعد نماز جمعہ و عصر ادا کی گئیں۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز 5 بجے پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم ابراہیم اخلف صاحب نے لوائے احمدیت جبکہ نیشنل صدر جماعت اٹلی مکرم عبد الفاطر ملک صاحب نے اٹلی کا پرچم فضا میں بلند کیا۔ اس تقریب میں لوکل municipality کے میئر بھی شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبد الفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت اٹلی نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے جلسہ میں شمولیت کی اہمیت اور حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ میں ششامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں کے بارہ میں جامع خطاب کیا۔ جس کا چار زبانوں میں رواں ترجمہ کیا گیا۔ بعد ازاں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں مکرم مربی سلسلہ اٹلی عطاء الواسع طارق صاحب نے حاضرین کے مختلف سوالات کے اردو اور اٹالین میں جوابات دیے۔ اس دوران مکرم ابراہیم اخلف صاحب نے طلباء کے ساتھ ایک الگ نشست میں انگلش زبان میں ان کے سوالات کے جوابات دیے۔

پہلے روز لوکل میئر کے علاوہ دو عیسائی خواتین بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں اور اسی طرح ایک اٹالین صحافی بھی تشریف لائے۔

جلسہ کا دوسرا روز

دوسرے دن 13 مئی بروز ہفتہ کو نماز تہجد کے ساتھ دن کا آغاز کیا گیا، محترم ابراہیم اخلف صاحب نے نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ مکرم بشیر توماسی صاحب صدر جماعت پارما نے "کتبِ قدیمہ میں آنحضرتؐ کی آمد کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر انگلش میں تقریر کی، اور مکرم رانا نصیر صاحب صدر مجلس انصار اللہ اٹلی نے "قرآن خشیت الٰہی کا منبع اور گناہوں کا نجات دہندہ" کے موضوع پر اردو تقریر کی۔ تمام پروگرام کا چار زبانوں میں رواں ترجمہ کیا گیا۔

کھانے اور نمازِ ظہر و عصر کے بعد شام 3:15 بجے جلسے کے تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم، ترجمہ و نظم سے کیا گیا۔ مکرم شاہد خلیل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے "مطالعہ کتب اور عظمتِ کلام مسیح موعودؑ" اور محترم مربی سلسلہ اٹلی عطاء الواسع طارق صاحب نے "قرآن کریم، ایک معجزانہ کلام" کے عنوان پر اُردو تقاریر کیں۔

شام 6 بجے اُردو اور اطالوی زبان میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں محترم مربی سلسلہ اٹلی عطاء الواسع طارق صاحب نے شاملین جلسہ کے مختلف سوالات کے جوابات دیے، جبکہ مکرم ابراہیم اخلف صاحب نے عرب دوستوں کے ساتھ الگ نشست کی۔ بعد نماز مغرب و عشاء مکرم ابراہیم اخلف صاحب کی افریقن احمدیوں کے ساتھ الگ نشست ہوئی۔

جلسہ کے دوسرے روز ایک اٹالین صحافی کے علاوہ دو عیسائی پادری، دو عیسائی خواتین نیز روم کی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر اور ایک خاتون جو کہ یورپین یونین کے لئے مختلف امیگریشن پراجیکٹس پر کام کرتی ہیں، بطور مہمان شامل ہوئے۔ اور جلسہ کی تقریب اور نظام سے بہت متأثر ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا روز

جلسہ کے تیسرے دن کے اجلاس کی کارروائی صبح 10 بجے شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم ابراہیم اخلف صاحب نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی۔

تلاوت و نظم کے بعد مہمانوں کے تأثرات پیش کئے گئے۔ اس اجلاس میں روم سے ایک sociology کی پروفیسر بھی شامل ہوئیں جنہوں نے جماعت کے بارے میں گہری تحقیق کی بنیاد پر یہ اظہار خیال کیا کہ شاید اسی جماعت کے ذریعہ فلسطین اور اسرائیل کا معاملہ حل ہوسکے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اٹالین مہمانوں نے جماعت کے بارے میں اپنے تأثرات پیش کئے جن میں وائس میئر، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ریسرچرز اور صحافی شامل تھے اور اپنے تأثرات حاضرین کے سامنے پیش کرتے ہوئے انہوں نے جماعت احمدیہ کی اٹلی میں خدمات اور جلسہ میں شرکت پر جماعت اٹلی کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے بولونیا شہر کے archbishop کا جلسہ پر مبارکباد کا پیغام پڑھ کر سنایا اور اسی طرح Vatican سے بھی جلسہ کی مبارکباد کا پیغام آیا اور بعد ازاں علمی انعامات تقسیم کئے گئے۔

بعد ازاں مکرم عبد الفاطر صاحب صدر جماعت اٹلی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اٹلی کے جلسہ کے لئے بھیجا گیا خاص پیغام پڑھا جس کا متن ذیل میں پیش ہے:

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصی پیغام

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ اٹلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ اٹلی کو 12 تا 14 مئی 2017ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے ہر فردِ جماعت کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام شاملینِ جلسہ اپنے اندر نیک اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں۔ یاد رکھیں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ وا لسلام نے جماعت کا قیام اس لئے فرمایا ہے کہ اس میں داخل ہونے والے اپنے اخلاق اور اعمال اور تقویٰ میں ترقی کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ان کو حاصل ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا اِس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 78)

سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد بندوں کے حقوق کو قائم کرنا تھا۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کریں گے تو نہ ہی خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق قائم ہوسکتا ہے اور نہ نبی کریم ﷺ سے۔ نہ ہی دین سے۔ اس لئے ہر شخص کو ہر روز اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے کہ وہ کہاں تک اپنے بھائیوں کا خیال رکھتا ہے اور باہمی اخوت اور محبت کا معیار کیا ہے۔ یاد رکھیں باہمی اتحاد و محبت سے ہی جماعت کی طاقت ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو اور اسکی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ ...... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 266-268)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور آپ کو یہ سعادت بخشی ہے کہ آپ نے خلافت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ یاد رکھیں کہ زبانی بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ بیعت آپ پر بہت سی ذمہ داریاں ڈالتی ہے۔ خلافت سے فیض پانے کی راہ یہ ہے کہ اس سے گہرا تعلق پیدا ہو۔ ہر احمدی خلافت کا مطیع اور فرمانبردار ہو۔ اور پھر خیال بھی ہو کہ یہ تعلق یہیں ٹھہر نہ جائے بلکہ اس میں ہر روز پہلے سے بڑھ کر مضبوطی آنی چاہئے اور اس میں اس قدر مضبوطی ہو اور اس کے معیار اتنے اعلیٰ ہوں کہ اس کے مقابل پر تمام دنیاوی رشتے، تعلق، دوستیاں ہیچ ثابت ہوں۔ یاد رکھیں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں جو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب سب کچھ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے دیا ہے اور اب صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے اور آپ کے بعد چونکہ نظامِ خلافت قائم ہے، اس لئے اب آپ کا کام ہے کہ خلیفۂ وقت کے احکامات کی، ہدایت کی پیروی کریں اور اس سے تعلق میں ترقی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اطاعت کے اعلیٰ معیار عطا فرمائے جو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کر کے ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سب باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو حقیقی معنوں میں خلافت احمدیہ کا معین و مددگار بنائے۔ اللہ آپ کو آپس میں پیار و محبت عطا فرمائے اور غیروں کے سامنے اپنے نیک نمونے پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

....

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم ابراہیم اخلف صاحب نمائندہ خصوصی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں انہوں نے انگلش زبان میں تقریر کی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اسلام کے ابتدائی حالات سے لے کر جماعت احمدیہ کی دائمی خلافت تک کے حالات بیان کئے اور خلافت اور امن کا پیغام احسن رنگ میں لوگوں تک پہنچایا۔ ان کی اختتامی تقریر کے بعد ایک فارسی نظم پڑھی گئی اور اس کے بعد افریقن دوستوں نے اپنے مخصوص انداز میں ترانے پڑھے۔

جو غیر از جماعت اٹالین احباب جلسہ میں شامل ہوئے تھے وہ بار بار کہہ رہے تھے، کہ ان کو اس جلسہ میں شامل ہو کر حقیقی طور پر روحانیت محسوس ہوئی ہے۔

نماز ظہر اور عصر ادا کرنے اور کھانے کے بعد احباب اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ اس جلسہ پر سسلی کے جزیرہ سے بھی احباب 14 گھنٹے کا سفر طے کر کے آئے ہوئے تھے۔

خدام جلسہ گاہ میں رہ کر رات دیر تک wind-up میں مصروف رہے، اور اس طرح اگلے دن تک سارا کام مکمل ہو گیا۔

جلسے کی تمام کارروائی کو چار زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ کی حاضری 317 رہی اور جلسہ کی لائیو کارروائی فیس بک پیج پر نشر کی گئی۔ الحمد للہ۔

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: **دورہ جرمنی** از صفحہ 20

زائد لوگ لیف لیٹنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کی تجنید دس ہزار اور انصاراللہ کی پانچ ہزار۔ دونوں ملا کر 15 ہزار تو یہی بن جاتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ لجنہ بھی حصہ لیتی ہوں گی۔ لجنہ کی تجنید تیرہ ہزار کے قریب ہے۔ یہ کل ملا کر اٹھائیس ہزار بن جاتے ہیں اور اس میں سے صرف پانچ ہزار ابھی تک حصہ لیتے ہیں اور وہ بھی off and on لیتے ہوں گے۔ اگر مستقل داعیین الی اللہ نہیں بنتے تو کم از کم لیفلیٹنگ میں ساروں کو involve کریں تا کہ ہر احمدی کو احساس ہو کہ اس کا تبلیغ میں حصہ ہونا چاہئے۔ آپ کے ساڑھے تین ہزار تو واقفینِ نَو ہیں اور ان میں سے پندرہ سال کے اوپر دو ہزار کے قریب ہوں گے۔ اگر آپ اس طرح سب کو Involve کرلیں تو ان سے بہت کام لیا جاسکتا ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ اس سال پندرہ لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہوئے ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر پانچ ہزار لوگوں نے تقسیم کئے ہیں تو فی کس تین سو لیف لیٹ آئے۔ اگر آپ لیف لیٹ تقسیم کرنے والوں کی تعداد دس ہزار تک لے جائیں تو لیف لیٹس کی تعداد تین ملین تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر واقفینِ نَو کو، خدام الاحمدیہ کو، انصاراللہ کے صف دوم کے انصار، صف اوّل کے بھی کافی انصار جاسکتے ہیں ان سب کو مستقل طور پر شامل کریں تو یہ تعداد کم از کم دس ہزار تو ہوسکتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ جرمنی کی کل آبادی 80 ملین ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آبادی اسّی ملین ہے اور آپ نے 1.5 ملین تقسیم کئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ساروں تک پہنچنے میں آپ کو پچاس، ساٹھ سال لگیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک جگہ جب آپ تقسیم کر لیتے ہیں تو وہاں جماعت کے تعارف کا دوسرا پمفلٹ آنا چاہئے۔ ایک مرتبہ تو تعارف ہوجاتا ہے پھر لوگ بھول جاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگ تو احمدی ہیں اور خلافت کے ساتھ بیعت کا تعلق ہے۔ آپ لوگ میرے خطبات سنتے ہیں، جلسوں میں تقریریں سنتے ہیں، جمعہ کے خطبات سنتے ہیں۔ ایک جمعہ کے خطبہ میں جو نصیحت کی جاتی ہے وہ آپ اگلے جمعہ میں بھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں آپ ان سے جو احمدی بھی نہیں ہیں اور عیسائی ہیں یا مذہب میں دلچسپی ہی نہیں ان سے کیا expect کرتے ہیں کہ چھ سال بعد ان کو یاددہانی کرائیں گے تو انہیں جماعت کے بارہ میں کچھ یاد ہوگا؟

☆ سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارا یہی طریق کار ہے کہ پہلے فلائر کے بعد دوسرا فلائر تقسیم ہوتا ہے اور پھر تیسرا فلائر تقسیم کیا جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ دوسرے فلائر کی باری تقریباً ایک سال بعد آتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ اسی لئے ہے کہ آپ کے پاس man power کم ہے۔ لوگوں کی involvement کم ہے حالانکہ اس کو زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ لوگوں کی تعداد بڑھائیں۔ اگر ہر احمدی کو اس کام میں involvement کا احساس ہوجائے تو اس سے تربیتی لحاظ سے بھی بہتری پیدا ہوگی۔ لوگوں میں ایک جرأت بھی پیدا ہوگی کہ ہم یہ پمفلٹس تقسیم کر کے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کررہے ہیں۔ لوگ جب لیف لیٹس لیں گے یا مخالفت کریں گے تو دونوں صورتوں میں ہمارے اندر جرأت پیدا ہوگی اور احساس پیدا ہوگا کہ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی تبلیغ میں آگے آنا ضروری ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آج سے پانچ سال پہلے کہا تھا کہ اس طرح کا plan بنائیں کہ آئندہ دس سال میں آپ کے ہر شہری کو جماعت کا تعارف ہوجائے۔ آپ کی مسجدیں بن رہی ہیں اور وہاں سے مجھے فیڈ بیک آتی ہے اس سے تو لگتا ہے جہاں مسجدیں بن رہی ہیں وہاں بھی تعارف نہیں ہے تو باقی جگہوں پر کیا ہونا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے یہ دیکھیں کہ جہاں زیادہ آبادی ہے پہلے اُن علاقوں کو cover کریں۔ پھر جب ایک دفعہ یہ علاقے cover ہوجائیں تو دوسرے صوبوں اور علاقوں میں جائیں اور حکمت سے کام کریں۔ آپ کے پاس جو man power ہے، جو خدام ہیں، انصار ہیں ان کو استعمال کریں۔

☆ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم ایسا ہی کررہے ہیں۔ اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جو نتیجہ آنا چاہئے تھا وہ تو نہیں آیا۔ آپ نے اب تک گزشتہ پانچ سالوں میں چھ ملین لوگوں تک لیف لیٹ پہنچایا ہے اور چھ ملین کل آبادی کا آٹھ فیصد بنتا ہے۔ اس طرح دس سال کے حساب سے آپ نے پانچ سال میں پچاس فیصد کرنا تھا۔ پانچ سال میں کم از کم پچاس فیصد نہیں کرسکتے تو تیس فیصد تو کرسکتے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس لوگوں کی محدود تعداد ہے۔ جو لوگ نہیں آتے ان میں سے بعض صدران سے یا مقامی جماعت سے ناراض ہیں یا امیر جماعت سے ناراض ہیں۔ کوئی نیشنل عاملہ سے ناراض ہے، کوئی خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں سے ناراض ہے، کچھ انصار اللہ کے عہدیداروں سے ناراض ہیں۔ جب بھی ان سے پوچھو تو یہی جواب آتا ہے کہ ہم نے فلاں کی وجہ سے یہ کام کیا اور فلاں کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حالانکہ عہدیداروں کا، صدران کا اور ان کی عاملہ کے عہدیداروں کا، سب کا یہ کام ہے کہ افراد جماعت کو پیار، محبت سے قریب لائیں، نہ کہ رعب ڈالنے سے۔ اور یہی صحیح طریقہ ہے جس سے آپ صحیح طرح اپنے لوگوں کی تربیت بھی کرسکتے ہیں اور تبلیغ کے میدان میں بھی آگے جاسکتے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ اس سال 126 بیعتیں ہوچکی ہیں۔ ان میں سے 59 عرب ہیں اور 32 جرمن ہیں۔

سیکرٹری تربیت

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ تربیت کے حوالہ سے جماعتی سطح پر جو سب سے بڑی کوشش کی جارہی ہے وہ مساجد کی آبادی ہے۔ اس حوالہ سے خصوصی کوشش کی جارہی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دو مہینے پہلے میں نے خاص طور پر نمازوں کے حوالہ سے ایک خطبہ دیا تھا۔ مختلف جگہوں سے اور بڑی جماعتوں سے رپورٹس آرہی ہیں کہ وہاں فرق پڑا ہے۔ آپ کے یہاں کتنا فرق پڑا ہے؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اللہ کے فضل سے یہاں جرمنی میں بھی کافی فرق پڑا ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کی روشنی میں ہم نے مجالس عاملہ کے ممبران کے لئے کارڈز تیار کئے ہیں تا کہ عاملہ کے ممبران مساجد میں حاضر ہوں اور دیگر احباب کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُن جماعتوں کے بارہ میں استفسار فرمایا جن کے پاس نماز سنٹر نہیں ہیں۔ اس پر ایک جماعت کے صدر نے عرض کیا کہ شہر میں ایک ہال ہے وہاں جمعہ وغیرہ ادا کر لیتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر صدر نے عرض کیا کہ اُن کی عاملہ کے ممبران کی تعداد سترہ ہے اور جمعہ پر بیس کے قریب حاضری ہوجاتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو اپنی عاملہ کے ممبران کو نمازوں میں ریگولر کریں۔ اصلاح سب سے پہلے تو گھر سے شروع کریں۔ آپ کا گھر آپ کی عاملہ ہے۔ سب سے پہلے تو عاملہ کے ممبران کی اصلاح کریں۔ آپ کی جماعت کی عاملہ کی تعداد سترہ ہے۔ اسی طرح انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے ممبران بھی ہوں۔ اگر یہ سارے باقاعدہ ہو جائیں تو تیس پینتیس کے قریب انہی کی تعداد بن جاتی ہے۔ اپنی عاملہ کے ممبران کو نماز کی عادت ڈالیں اور اگر عاملہ صحیح ہو جائے اور اپنی اصلاح کرلے تو باقی خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔ آپ لوگ دوسروں کی اصلاح کرنے کے بجائے پہلے اپنی اصلاح کریں۔

☆ اس کے بعد سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ کوشش کررہے ہیں کہ عائلی معاملات میں بہتری لائی جاسکے۔ اس کے لئے ہم مربیان کے ساتھ مل کر پلاننگ کے ساتھ کام کررہے ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس حوالہ سے نوجوانوں میں بھی خاص طور پر کام ہونا چاہئے اور بعض اوقات صفِ دوم کے انصار اللہ کے بارہ میں بھی شکایتیں آتی ہیں۔ لجنہ کی طرف سے بھی شکایتیں ہیں کہ بعض عورتیں یا لڑکیاں ایسی بھی ہیں جنہوں نے یہاں ویزے کے لئے شادیاں کیں اور بعد میں ختم ہو گئیں۔ لیکن زیادہ تر مردوں کا بھی قصور ہوتا ہے۔ اگر چالیس فیصد عورتوں کا قصور ہے تو ساٹھ فیصد مردوں کا بھی قصور ہوتا ہے۔ اکثر مرد خود صحیح نہیں ہوتے اور امید رکھتے ہیں کہ عورت کی پہلے اصلاح ہو۔ پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اگر مرد اپنی اصلاح کرلیں تو گھر ٹھیک رہے گا، بچوں کی تربیت بھی رہے گی اور اپنی بھی۔ اور اگر نہیں تو پھر عورت ہاتھ اٹھائے گی، جھگڑے پیدا ہوں گے۔ بعض اوقات تو تین تین، چار چار بچے ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد جھگڑے ہوجاتے ہیں اور خلع اور طلاقیں شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اس کے لئے ہر سطح پر، صدران کو بھی اپنے سیکرٹریان تربیت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے اور آپ کو بھی مستقل ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جامع پروگرام بنائیں اور اس کی رپورٹ بھی لیا کریں کہ ایسے گھروں کے پہلے کیا حالات تھے اور اب کیا حالات ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح اصلاحی کمیٹی کا یہ کام نہیں ہے کہ جب واقعہ ہو جائے تو اس کے بعد نظر رکھیں۔ بلکہ لجنہ اپنے لیول پر، خدام اپنے لیول پر، انصار اپنے لیول پر، اور جماعتی طور پر بھی اصلاحی کمیٹی کے ممبران کی ہر جگہ نظر ہونی چاہئے۔ ایسے معاملات جب اٹھتے ہیں تو ایک دن میں نہیں اٹھ رہے ہوتے۔ گھر میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ باہر بھی نکلتے ہیں۔ جب باہر نکلنا شروع ہوتے ہیں تو اسی وقت اصلاح کے لئے کارروائی عمل میں آنی شروع ہو جانی چاہئے۔ صدران کو بھی، سیکرٹریانِ تربیت کو بھی، خدام الاحمدیہ کو بھی، انصاراللہ کو بھی اور جماعتی مرکزی طور پر بھی اُسی وقت کارروائی کرنی چاہئے تا کہ مسائل کم ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں آزادی کے نام پر مرد زیادہ آزاد ہوتے جارہے ہیں اور یہاں کے پیدا ہوئے لڑکے اور لڑکیوں کی بھی شکایتیں آتی ہیں۔ کچھ لوگ جو پاکستان سے آتے ہیں ان میں سے بھی لڑکے اور لڑکیوں دونوں طرف سے شکایتیں آتی ہیں۔ تو یہ مکمل جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں کہاں کمزوریاں ہیں اور کس طرح ہم ان کمزوریوں کو دور کرسکتے ہیں۔ کون زیادہ قصوروار ہے اور قصور کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا صرف دنیاوی وجوہات ہیں یا واقعی ایک فریق کو دوسرے فریق سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کے بعد پھر جب معاملات عہدیداروں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی طرف سے بھی منفی رویہ کا اظہار ہوتا ہے جس کی وجہ سے مزید flare up ہوجاتا ہے۔ آپ کو ان ساری چیزوں کا پتہ ہونا چاہئے۔

☆ سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم سیکرٹریانِ تربیت کو امسال فعال کررہے ہیں اور ریفریشر کورس بھی کروائے ہیں۔ انشاء اللہ مزید کام کریں گے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس سال کیوں فعّال کررہے ہیں؟ آپ کو پہلے فعّال کرنا چاہئے تھا؟ اس کا رزلٹ بھی آنا چاہئے۔ آپ لوگ انشاء اللہ سے ماشاء اللہ بھی کیا کریں۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ

☆ سیکرٹری رشتہ ناطہ نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پاس جو رشتے طے پاتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اس میں کچھ مسائل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد بہت کم ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ مسائل تو دنیا میں ہر جگہ ہیں۔ ایک تو لڑکوں کی تعداد کم ہے اور اوپر سے تعلیم کا معیار کم ہے۔ لیکن لڑکیوں نے تو شادیاں کرنی ہیں۔ اسی لئے تو مَیں نے ایک انٹرنیشنل کمیٹی بھی بنائی ہے۔ آپ نے تبشیر والوں کو کتنے کوائف بھیجے ہیں؟

اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ جو مرکزی سطح پر کمیٹی کام کررہی ہے اس کو ہم ابھی تک اپنے کوائف نہیں بھجوا سکے کیونکہ کچھ قانونی مجبوریاں ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے سمجھ نہیں آئی کہ قانونی مجبوریاں کیا ہیں؟ آپ کی طرف سے جواب آ گیا ہے کہ کوائف اس لئے نہیں بھیج سکتے کہ personal کوائف پوچھے بغیر دوسرے ملک میں نہیں بھیجے جاسکتے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی دنیا میں باقی

ملک تو بھجوا رہے ہیں۔ ایک احمدی جب بیعت کرتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آپ نے کسی غیر احمدی کے کوائف تو نہیں بھیجنے کہ وہ کورٹ میں جا کر آپ لوگوں کو sue کر دے گا۔ یہ تو صرف ایک بہانہ ہے۔ آپ کا پہلے جواب آچکا ہے جو میں پڑھ چکا ہوں۔ میرے نزدیک یہ کوئی جواز نہیں ہے، یہ صرف ایک بہانہ ہے۔ جب آپ کوائف لیتے ہیں تو اُسی وقت اس سے کیوں نہیں لکھوا لیتے کہ تم صرف یہ چاہتے ہو کہ صرف اسی ملک میں رشتہ کرنا ہے اور تمہارے کوائف یہیں رہیں یا مرکزی کمیٹی کو بھی بھیج دیں؟

اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک خانہ بنایا ہوا ہے جس کو لوگ fill نہیں کرتے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ تو اُسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ کے صدران فعّال ہوں، متعلقہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ فعّال ہوں۔ ہر سطح پر متعلقہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ کو فعّال کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ آپ اپنے سیکرٹریان سے یہ کام کیوں نہیں کرواتے؟ یہاں جرمنی میں آپ لوگوں کو ہر چیز اپنے پاس دبا کر رکھنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ آپ جیسا پڑھا لکھا آدمی ہو یا اَن پڑھ آدمی ہو ہر ایک کے دماغ میں پڑ گیا ہے کہ ہمارے ملک کی چیزیں ہیں اور ہم نے یہیں رکھنی ہیں۔ ہم نے اپنی انفرادیت قائم کرنی ہے۔ امریکہ اور کینیڈا آپ سے بڑے ملک ہیں، وہاں تو یہ کام ہو رہے ہیں۔ وہاں سے تو کوائف آرہے ہیں۔ اگر کام کرنا ہو تو سو طریقے نکالے جاسکتے ہیں۔ یہ جواب دے دینا کہ یہ نہیں ہو سکتا، وہ نہیں ہو سکتا، میرے نزدیک یہ سب بہانے ہیں۔ آپ خود اپنے آپ کو فعال کریں۔ جب خود ٹھیک نہیں تو جماعت کے لوگوں سے کیا expect کرتے ہیں؟

سیکرٹری تحریکِ جدید

☆ سیکرٹری تحریکِ جدید نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں تحریکِ جدید میں 34 ہزار شاملین کا ٹارگٹ ملا تھا جو ہم نے پورا کرلیا تھا۔ اگلے سال کا ٹارگٹ پینتیس ہزار کو شامل کرنے کا ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں نے اس لئے کہا تھا کہ چاہے کوئی ایک Euro دے یا پچاس سینٹ ہی دے لیکن شاملین کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔ لوگوں کو مالی قربانی کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ آپ نے بڑی بڑی رقمیں لینی ہیں۔ شاملین کی تعداد بڑھانی چاہئے تا کہ ہر ایک کو احساس ہو کہ ہم مالی قربانی میں حصہ دار ہیں۔ لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کا پتہ لگنا چاہئے۔

سیکرٹری وصایا

☆ اس کے بعد سیکرٹری وصایا نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت کُل موصیان کی تعداد 11 ہزار 589 ہے۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ کل کمانے والے 14 ہزار 618 ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پچاس فیصد کا جو ٹارگٹ تھا وہ حاصل کرلیا ہے۔

نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے کمانے والے 14 ہزار ہیں تو باقی اٹھائیس ہزار فارغ بیٹھے ہیں؟

سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ ٹوٹل ملا کر جو چندہ دہندگان کی تعداد بنتی ہے وہ 19 ہزار 400 ہے۔ اس میں جیب خرچ والے اور کمانے والے دونوں شامل ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جیب خرچ والوں پر تو چندہ واجب ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی وصیت کرتا ہے تو وصیت ہے۔ لیکن جو جیب خرچ لے رہا ہے یا گھر کی خاتون ہے یا بچہ، یا کسی کو تحفتاً کچھ جیب خرچ ملتا ہے تو اس پر چندہ عام لاگو ہی نہیں ہوتا۔ وہ کمانے والا نہیں ہے۔ کمانے والا وہ ہے جو نوکری کرتا ہے، بزنس کرتا ہے، ٹھیکے داری کرتا ہے یا کسی بھی ذریعہ سے اس کی ماہوار آمد ہے۔ اس میں سٹوڈنٹس اور گھریلو خواتین شامل نہیں ہیں۔ اگر آپ لوگ سٹوڈنٹس کو اور خانہ دار خواتین کو کمانے والوں میں شامل کرتے ہیں کہ ان کا میاں ان کو دو سو یورو دے رہا ہے، یا کسی بچے کو سو یورو مل رہا ہے وہ تو کمانے والے افراد میں شامل نہیں ہوتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی تجنید تو 43، 44 ہزار کی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں سے 14 ہزار 618 کمانے والے افراد ہیں۔ اس کا مطلب ہے باقی سب فارغ بیٹھ کر روٹی کھا رہے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ ان کی تجنید دس ہزار ہے جبکہ اس میں سے پانچ ہزار کمانے والے ہیں۔ اسی طرح صدر مجلس انصار اللہ نے بتایا کہ ان کی تجنید 5 ہزار 600 ہے جبکہ ان میں کمانے والوں کی تعداد 4 ہزار ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کا مطلب ہے کہ چودہ ہزار میں سے باقی پانچ ہزار عورتیں کماتی ہیں؟

سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان کے پاس جو بجٹ ہے وہ جماعتوں کی طرف سے آیا ہوا ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کا مطلب ہے کہ خدام الاحمدیہ اپنی سطح پر صحیح کام نہیں کر رہی۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ کمانے والے کتنے ہیں۔ اسی طرح انصار اللہ بھی صحیح کام نہیں کر رہے۔ ان کو بھی نہیں پتہ کہ کتنے کمانے والے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس جو رپورٹ ہے اس سے خدام اور انصار کی رپورٹ ٹیلی (Tely) نہیں کر رہی۔ یا تو آپ کے figure غلط ہیں یا یہ دونوں تنظیمیں کام نہیں کر رہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی جماعت کی تجنید کا جائزہ لیا جس کے مطابق سات سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب بنی جبکہ اطفال اور ناصرات کی تعداد ساڑھے چھ ہزار بنی۔ اس کے علاوہ سٹوڈنٹس کی تعداد چار ہزار کے قریب بنی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ : اس کے علاوہ لجنہ کی تجنید تیرہ ہزار ہے۔ ان میں سے اگر بیس سال تک کی لڑکیاں نکال دیں تو باقی سات ہزار تعداد بنتی ہے۔ اس طرح کل ملا کر زیادہ سے زیادہ 18 ہزار کی تعداد بن رہی ہے جبکہ سیکرٹری صاحب جو مجھے رپورٹ دے ہیں اس کے حساب سے انتیس ہزار بن رہی ہے۔ یا تو جماعتی نظام اتنا فعال ہے کہ ذیلی تنظیموں کو پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ یہ لوگ کہاں سے لا رہے ہیں۔ حالانکہ ذیلی تنظیموں کا نظام جماعتی نظام سے زیادہ فعال ہونا چاہئے۔

☆ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم نے نیشنل عاملہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری تجنید ہر ماہ اَپ ڈیٹ ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جماعتی تجنید درست ہے یا نہیں کیونکہ ہم ہر خادم تک پہنچتے ہیں اور ہمارا بجٹ بھی ہر خادم کے اوپر بنتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ نے AIMS کا ڈیٹا ان کے ساتھ exchange کیا ہے؟ آخر جو AIMS کارڈز verify ہو کر آتے ہیں وہ ذیلی تنظیموں کی طرف سے ہی آتے ہوں گے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ AIMS کارڈز کی verification صدر جماعت کی طرف سے آتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کے پاس جو رپورٹ آتی ہے اس پر خدام الاحمدیہ کے دستخط بھی ہونے چاہئیں۔ اگر انصار ہے یا لجنہ ہے تو متعلقہ ذیلی تنظیم بھی ذمہ دار ہے کہ وہ اسے verify کرے۔ عورتوں اور مردوں دونوں طرف سے مجھے رپورٹ ملی ہے کہ بعض مشکوک لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے کیسز بھی آئے ہیں کہ صدران نے بغیر دیکھے غیر احمدیوں کے یا جن کے اخراج ہوئے ہوئے تھے ان کی تصدیق کردی۔ اس لئے میں تو ایک سسٹم پر rely نہیں کرتا۔ مختلف سسٹم اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ مختلف ذرائع سے تصدیق ہو سکے۔ وہاں مرکز، پاکستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ ناظر امور عامہ کی رپورٹ کو بھی verify نہیں کیا جاتا جب تک کہ صدر خدام verify نہ کردیں یا اگر کوئی انصار میں ہے تو جب تک صدر انصار اللہ نہ verify کردیں۔ جب ہم ناظروں پر rely نہیں کرتے تو صدروں پر کس طرح کرلیں؟ اس لئے اس سسٹم کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اب آپ کا کام ہے کہ صدر انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ اور صدر لجنہ کے ساتھ بیٹھ کر لسٹوں کو verify کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صدران کے بارہ میں اکا دُکا رپورٹیں بھی ہیں نکاحوں کے معاملات میں غلط verification کردی اور اس پر پھر ان کو سزا بھی ہوئی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف دفتر میں کرسی پر بیٹھ کر دستخط کر کے اپنے آپ کو جنرل سیکرٹری سمجھ لینا کہ میں چوہدری بن گیا ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

تصنیف

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر شعبہ تصنیف کے انچارج نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس سال میں دو کتب کی پرنٹنگ ہوئی ہے۔ ایک پرنٹ ہو کر آ گئی ہے اور ایک آنے والی ہے۔ دو کتب کا layout بن رہا ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ''ٹھیک ہے۔''

ایڈیشنل سیکرٹری مال

☆ ایڈیشنل سیکرٹری مال نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بجٹ وغیرہ کی تیاری کے سلسلہ سارے سیکرٹریانِ مال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سیکرٹریانِ مال کو چاہئے کہ بجٹ بناتے وقت ہر شخص کے گھر تک پہنچیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل چیز تو مالی قربانی کی اہمیت ہے جو آپ کو بتانی چاہئے۔ سیکرٹری تربیت کا بھی کام ہے کہ لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کا احساس دلانا چاہئے۔ قربانی کا احساس ہو جائے تو باقی سب کچھ خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سیکرٹری مال

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارے پاس individual budget assessment فارم ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ یہاں جرمنی میں minimum wages 884 یورو ہے۔ یہ کمی محسوس ہو رہی ہے کہ لوگ اصل انکم پر بجٹ نہیں لکھواتے۔ اب ہم Plan بنا رہے ہیں کہ احبابِ جماعت کو بتایا جائے کہ لازمی چندہ جات اصل آمد پر لکھوانے کیوں ضروری ہیں؟ اگلی عاملہ کی میٹنگ میں ہم یہ پلان پیش کردیں گے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو اپنی مالی حالات کی وجہ سے چندے نہیں دے سکتے وہ بتا دیں کہ ہم نہیں دے سکتے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہماری انکم ہی اتنی ہے، غلط ہے۔ ایسی اِنکم میں تو برکت بھی نہیں پڑتی۔ سیکرٹریان تربیت کو بھی اور سیکرٹریان مال کو بھی توجہ دلائیں اور صدران خود بھی ذاتی طور پر یہ توجہ دلائیں۔ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم نے لینا ہی لینا ہے۔ لیکن اپنی آمد نہ چھپائیں ورنہ اس میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر نہیں دینا تو بتا دیں کہ ہم نہیں دے سکتے یا جتنا ہم دے رہے ہیں اس سے زیادہ نہیں دے سکتے۔ بہتر ہے کہ لکھ کر اجازت لے لیں۔ مجھے بہت سے خطوط آتے ہیں، جرمنی سے بھی آتے ہیں کہ ہم اتنا چندہ نہیں دے سکتے، ہمارا چندہ معاف کر دیا جائے یا شرح کم کردی جائے۔

سیکرٹری تعلیم

☆ سیکرٹری تعلیم نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اگلے پانچ سے دس سال کے سٹوڈنٹس کو گائیڈ کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کے لئے پلان بنا لیا گیا ہے اور امیر صاحب کو بھجوایا گیا تھا جس پر امیر صاحب نے کچھ مشورے دیئے ہیں اس کے مطابق ہم پلاننگ کر رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اکثر لڑکے مجھے مل رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے دسویں کلاس کر کے پڑھائی چھوڑ دی ہے اور کام کر رہے ہیں یا taxi چلا رہے ہیں یا باپ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ پھر رشتہ ناطہ والے کہتے ہیں کہ رشتے میچ (Match) نہیں ہوتے کیونکہ لڑکوں کی پڑھائی کی طرف توجہ کم ہے اور لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ اور جب لڑکیاں پڑھ جاتی ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ یہ دیکھیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے احمدیوں میں ہی رشتے کرنے ہیں اپنی ڈیمانڈز بہت زیادہ بڑھا دیتی ہیں۔ حالانکہ چھوٹی موٹی کمیاں قبول کر کے رشتے ہو سکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے خدام الاحمدیہ کو اس لحاظ سے بھی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے اور تعلیم کی طرف زیادہ توجہ پیدا کروائیں تا کہ رشتہ ناطہ کا مسئلہ بھی ختم ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس سارا ڈیٹا ہونا چاہئے کہ کتنے سٹوڈنٹس ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کا ڈیٹا تو ہوتا ہے کیونکہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی help مل جاتی ہے لیکن نچلی سطح پر سٹوڈنٹس کا ڈیٹا موجود نہیں ہوتا۔ نیچے والوں کو بھی سنبھالنا آپ کا فرض ہے۔ سیکرٹری تعلیم کا کام صرف

یہ نہیں کہ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کو سنبھالنا ہے۔ بلکہ سیکرٹری تعلیم کا کام ہے کہ primary سے لے کر arbiture تک اور پھر arbiture سے university تک ہر ایک کو سنبھالے۔ بچپن سے ہی پڑھائی کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں encourage کریں۔ جو ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں ان کے بچوں کو خاص توجہ دلائیں۔ متعلقہ سیکرٹریان تعلیم، صدران اور عاملہ والے بھی اس طرف توجہ دیں گے تو اگلی نسلیں بہتر نکلیں گی۔ صرف اپنے حال پر ہی نہ سوچیں بلکہ اگلی نسل کی فکر کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ گلگت سکردو وغیرہ میں آغاخانی لڑکیاں بہت زیادہ پڑھی لکھی ہیں لیکن وہ کم پڑھے لکھے لڑکوں سے اس لئے رشتے کررہی ہیں کہ ہماری نسل تباہ نہ ہوجائے۔ ہماری لڑکیوں کو بھی قربانی دینی چاہئے اور لڑکوں کو بھی پہلے سے زیادہ پڑھانا چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے یہاں پڑھنے کے مواقع ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں بجائے اس کہ آوارہ گردیوں میں پڑ جائیں۔ خدام الاحمدیہ اور شعبہ تربیت کو بھی اس بارہ میں توجہ دینی چاہئے کہ لڑکوں کو آوارہ گردیوں کی جو عادت پڑ چکی ہے اس سے سنبھالنے کی کوشش کریں۔ لڑکے لڑکیوں کے خلاف شکایتیں کردیتے ہیں، لڑکیاں لڑکوں کے خلاف شکایتیں کردیتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ مسائل بڑھتے جارہے ہیں۔ اگر آپ نے ان کو سنبھالنے کا باقاعدہ پروگرام نہ بنایا تو یہ مسائل بڑھتے چلے جائیں گے۔

سیکرٹری وقفِ جدید

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ وقفِ جدید میں شاملین کی تعداد 28 ہزار 680 ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر نومبائعین کو اس میں شامل کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد

(یک صد مساجد کا منصوبہ)

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مساجد کے بجٹ کے حوالہ سے تفصیلی جائزہ لینے کے بعد سو مساجد کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:**

آپ نے اس پراجیکٹ کے لئے ذیلی تنظیموں سے بھی قرضہ لیا ہوا ہے اور ان کے بہت سارے پیسے واپس کرنے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس صورتحال میں تو فی الحال آپ کو مزید مساجد کی تعمیر روک دینی چاہئے اور جو اس وقت زیرِ تعمیر ہیں پہلے ان کو مکمل ہونا چاہئے۔

☆ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ کے دوران جن مساجد کی بنیاد رکھی گئی تھی ان کے بجٹ کے حوالہ سے تفصیلی جائزہ لیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیسوں کی صورتحال کا تو آپ کو پتہ ہے۔ آپ کی تو

'قرض کی پیتے تھے مَے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن'

والی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ ہر چیز قرض پر چل رہی ہے۔ آپ نے قرضے بھی اتارنے ہیں۔ اس وقت آپ لوگوں نے ایک بڑی رقم تو مرکز کو ہی ادا کرنی ہے۔ مرکز کے دنیا بھر میں اپنے بہت سے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ آپ لوگ اتنے پاؤں پھیلاتے ہی کیوں ہیں جب اخراجات ہی نہیں کرسکتے؟ اتنا ہی کریں جتنا کرسکتے ہیں۔ جن جماعتوں نے مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے پہلے قربانی دی ہوئی ہے اور ایک ملین دے دیا ہوا ہے یا پانچ ملین یا چھ ملین دے دیا ہے پہلی preference انہیں دینی چاہئے تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک preferences order بننا چاہئے کہ کس کس جماعت نے کتنے کتنے پیسے دیئے ہیں اور اگر کسی خاص وجوہات کی بنا پر کہیں مسجد بنارہے ہیں تو وہ وجوہات پتہ ہونی چاہئیں کہ کیوں preference دی جارہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مکمل لسٹ بنائیں کہ اس وقت کہاں کہاں آپ کے زیرِ تعمیر مساجد ہیں، کہاں بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔ آپ کے پاس موجودہ فنڈ کی پوزیشن کیا ہے۔ آپ کے قرض کی پوزیشن کیا ہے۔ ایک سال میں آپ کتنا فنڈ اکٹھا کرسکتے ہیں۔ ان کے نقشے کیا ہیں۔ یہ ساری چیزیں مرکز میں لے کر آئیں۔ آئندہ سے کچھ عرصہ کے لئے یہ سارا کام میں اپنے ہاتھ میں لے رہا ہوں۔ مسجدوں کی approval، مسجدوں کے نقشے، مسجدوں کے فنڈز، یہ سب لندن آکر منظور کروایا کریں۔ لوکل جماعت کو اس کا اختیار ہی نہیں ہوگا۔

☆ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ایسٹ جرمنی میں Leipzig اور Erfurt میں دو مساجد تعمیر ہورہی ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ وہاں جماعت نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر وہاں جماعت ہی نہیں تو مساجد کیوں بنارہے ہیں؟ میں نے تو آپ سے نہیں کہا کہ وہاں مسجدیں بنائیں اور نہ ہی آپ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب کسی بھی ایسی جگہ مسجد تعمیر نہیں ہوگی جہاں جماعت نہیں ہے۔ پہلے ان علاقوں کو preference دی جائے گی جہاں ہماری جماعت ہے۔ جہاں جماعت ہی نہیں ہے وہاں مسجد بنانے کا کیا مقصد ہے؟ جیسے پیغامیوں نے برلن میں مسجد بنائی ہوئی ہے کیا اسی طرح آپ بھی صرف علامت کے طور پر مسجدیں بنانا چاہتے ہیں؟ اس لئے پہلی ترجیح اُسی علاقہ کو دی جائے گی جہاں ہماری جماعت کی زیادہ تعداد ہے۔ ایسٹ جرمنی میں مسجدیں بنانے کا جو بھی منصوبہ ہے فی الحال اُسے روک دیں۔ آئندہ مساجد کی جو بھی صورتحال ہے، جو بھی فنڈز کی صورتحال ہے اور جو بھی پلان ہے وہ میرے پاس لے کر آئیں۔ مَیں خود فیصلہ کروں گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نیشنل عاملہ، لوکل عاملہ اور لوکل ایڈمنسٹریشن کے پاس اب مساجد کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ساری ڈیمانڈز میرے پاس لے کر آئیں اور مجھے بتائیں۔

☆ اس کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ فنڈ ریزنگ میں ہمیں ایک مسئلہ یہ سامنے آرہا ہے کہ جس جگہ مسجد کا پلان ہوتا ہے جب وہاں مسجد بننی شروع ہوجاتی ہے تو لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مسجد اب complete ہو ہی جانی ہے۔ اس لئے ادائیگی میں سستی آجاتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ مسائل تو ہوتے ہی ہیں۔ اس لئے اُسی وقت کام شروع ہوگا، جب لوگوں نے جو وعدے کئے ہیں اس کا کم از کم 90 فیصد ادا کردیں۔ ورنہ کام ہی نہیں شروع ہوگا۔

☆ اس کے بعد عاملہ کے ایک ممبر نے بتایا کہ ذیلی تنظیموں کو جو ٹارگٹ دیئے جاتے ہیں ان میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ٹارگٹ پچھلے سال سے pile up ہو رہے ہیں اور ایک ملین سے زائد amount آرہی ہے۔ لیکن انصاراللہ میں کمی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ تو ذیلی تنظیموں کی generosity اور favour ہے جو وہ آپ کو دے دیتے ہیں۔ وہ ذمہ وار نہیں ہیں۔ مسجدیں بنانے کی جماعت ذمہ وار ہے۔ میں نے تو ذیلی تنظیموں کو یہ کہہ کر ٹارگٹ دے دیا تھا کہ آپ کی مدد ہوجائے۔ ورنہ مساجد کے لئے فنڈز اکٹھا کرنا ان کا فرض نہیں ہے۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ خود اکٹھا کریں۔ اگر خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ کو آج مَیں کہہ دوں کہ تم نے کچھ نہیں دینا تو آپ کا کیا بنے گا؟ یہ فنڈز اکٹھا کرنا تو آپ کا کام ہے۔ آپ دوسروں پر نہ ڈالتے رہا کریں۔ ٹھیک ہے اگر ذیلی تنظیمیں آپ کی مددگار بن رہی ہیں۔ لیکن مددگار بننے سے یہ مطلب نہیں اپنے سارے بوجھ کا ملبہ ان پر ڈال دیں۔ اپنے کام دوسروں پر ڈالنے کی عادت ختم کریں۔ ذیلی تنظیمیں جتنا بھی دے رہی ہیں وہ ان کی مہربانی اور نوازش ہے۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کرلیا کریں۔ ان کا فرض نہیں ہے کہ وہ آپ کو ضرور دیں۔ جہاں جہاں مسجدیں بنانی ہیں وہاں فنڈز اکٹھا کرنا آپ کا فرض ہے۔

سیکرٹری امورِ خارجیہ

☆ اس کے بعد سیکرٹری امورِ خارجیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے کئے جانے والے کام کے علاوہ ہمارے پاس اس وقت دو پلان ہیں۔ ایک تو میڈیا کے ساتھ روابط اور پریس کانفرنسز اور اس وقت ہر ضلع میں شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر پریس کانفرنس ہورہی ہے۔ اب تک 65 پریس کانفرنسز ہوچکی ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کہ اتنی پریس کانفرنسز ہورہی ہیں۔ لیکن اس کے بعد اس کا باقاعدہ follow up بھی ہونا چاہئے۔ جو تعلقات بناتے ہیں وہ قائم بھی رکھیں۔ ایک دو جگہ پر تو اچھے تعلقات ہیں لیکن ان تعلقات میں وُسعت آنی چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن

☆ اس کے بعد سیکرٹری تعلیم القرآن نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر بتایا کہ ہم نے کلاسز شروع کروائی ہیں اور سات آٹھ ماہ سے دورہ جات بھی ہورہے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ اس وقت 40 جماعتوں اور دس لوکل امارتوں میں باقاعدہ کلاسز ہورہی ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ وقفِ عارضی کے حوالہ سے عملی طور پر کوئی کام نہیں ہوا۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس حوالہ سے بھی کام کروائیں۔ مجلسِ عاملہ کے جتنے بھی ممبران ہیں، خدام الاحمدیہ کے، انصاراللہ کے، جماعت کے عاملہ کے ممبران ہیں ان سب کو تحریک کریں کہ سب سے پہلے تو عاملہ کے ممبران خود وقفِ عارضی کریں۔ آپ کی نیشنل عاملہ کے ممبران ہیں ان کو بھی کہیں کہ وقفِ عارضی کریں، یہ صرف یہاں بیٹھنے کے لئے تو نہیں ہیں۔ پہلے گھر سے کام شروع کریں پھر لوگوں میں بھی تحریک پیدا ہوگی۔ گزشتہ دو سال میں کتنے صدران ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی کی ہے؟ کتنے عاملہ کے ممبران ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی کی ہے؟ اگر آپ لوگوں نے خود نہیں کی تو باقی لوگ کیوں کریں گے؟

سیکرٹری اشاعت

☆ اس کے بعد سیکرٹری اشاعت نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دورانِ سال پندرہ کتب چھپوائی گئی ہیں جس میں قرآن کریم (جرمن ترجمہ)، نماز مترجم، وقفِ نَو کا نصاب، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمے ہیں۔

نیشنل امین

☆ نیشنل امین نے بتایا کہ اُن کا کام مختلف شعبہ جات کو کیش مہیا کرنا ہوتا ہے۔ اور ساری جماعت سے جو زیور آتا ہے اس کا disposal کرتے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل امین نے بتایا کہ شعبہ مال کی طرف سے واؤچرز آتے ہیں جن کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت

☆ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بزنس مَین لوگوں کا ڈیٹا اپ ڈیٹ کررہے ہیں۔ اس کے بعد ایک نئی ڈائریکٹری نکالنی ہے جو کہ جلسہ سالانہ پر شائع کریں گے۔ اس کے علاوہ info سیمینارز کی بھی پلاننگ ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو نئے لوگ اسائلم سِیکرز آرہے ہیں ان کو چھوٹا موٹا کام دلانا یا ٹریننگ دینا اس حوالہ سے کوئی کام کررہے ہیں یا نہیں؟

اس پر سیکرٹری صنعت و تجارت نے عرض کیا کہ ہم پلاننگ کررہے ہیں کہ لوکل سیکرٹریانِ صنعت و تجارت کے ساتھ مل کر لوکل سنڈے مارکیٹوں میں لوگوں کو بھیجا جائے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس پر کام بھی کریں، صرف پلاننگ ہی نہ کرتے رہیں۔

ایکسٹرنل آڈیٹر

☆ اس کے بعد ایکسٹرنل آڈیٹر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت کے آڈٹ کی رپورٹ مرکز بھجوا چکے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔''

شعبہ محاسب

☆ اس کے بعد مُحاسب نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ماہوار رپورٹ تیار کرتے ہیں جس میں اِنکم اور اخراجات کی رپورٹ شامل ہوتی ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر محاسب نے بتایا کہ فیلڈ سے یا مختلف شعبہ جات سے جو واؤچرز آتے ہیں ان پر پہلے شعبہ جات کے سیکرٹریان خود دستخط کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ واؤچرز شعبہ مال میں جاتے ہیں جن پر سیکرٹری صاحب مال دستخط کرتے ہیں۔ پھر ان واؤچرز پر امیر صاحب یا مشنری انچارج صاحب سائن کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ واؤچرز

ہمارے پاس payment یا اکاؤنٹنگ کے لئے آتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ امیر صاحب کو خود سائن کرنے چاہئیں۔ سارے واؤچرز پر امیر صاحب کی تصدیق ہونی چاہئے نہ کہ نائب امیر کی۔

شعبہ تربیت نومبائعین

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس سال 126 بیعتیں ہوئی ہیں اور اسی طرح گزشتہ دو سالوں میں جو بیعتیں ہوئی ہیں ان نومبائعین کو main stream بنانے کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ ان میں سے آپ کتنوں کے ساتھ مستقل رابطہ میں ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت نومبائعین نے بتایا کہ ان کے پاس خواتین کے رابطہ کے حوالہ سے تو رپورٹ نہیں ہے لیکن مردوں میں سے گزشتہ سال کے نومبائعین میں سے 59 عرب احباب کے ساتھ رابطہ ہے۔ ہم نے یہاں عرب ڈیسک بنایا ہوا ہے جس کے انچارج حفیظ اللہ بھروانہ صاحب ہیں جو مجھے رپورٹس دیتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو خواتین کا بھی علم ہونا چاہئے۔ آپ لجنہ سے رپورٹ لیں کہ ان میں سے کتنی خواتین رابطہ میں ہیں اور کتنی کے ساتھ رابطہ نہیں ہے؟ اگر آپ کے پاس رپورٹ ہی نہیں ہوگی تو آپ انہیں کس طرح نظام کے ساتھ جوڑ پائیں گے؟ نومبائع مرد اور نومبائعات خواتین دونوں کی تربیت کی ذمہ داری آپ کی ہے۔ اگر آپ نے ان نومبائعین کی تربیت کے لئے کوئی پلان بنایا ہوا ہے تو آپ کو یہ پلان لجنہ کو بھی دینا چاہئے تا کہ لجنہ بھی اس پلان پر عملدرآمد کرواسکیں۔ اس پلان پر عملدرآمد تو لجنہ کی طرف سے ہی ہوگا لیکن یہ پلان آپ ہی ان کو مہیا کریں گے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا جن جماعتوں میں نومبائعین ہیں وہاں آپ خود بھی دورہ کرتے ہیں اور اُن سے ذاتی طور پر ملتے ہیں؟

سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ بعض جماعتوں کے دورے کئے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو اکثر جماعتوں کے دورے کرنے چاہئیں اور نومبائعین سے ذاتی طور پر مل کر اُن کے ساتھ واقفیت پیدا کرنی چاہئے۔ نومبائعین کے علم میں ہونا چاہئے کہ آپ سیکرٹری تربیت نومبائعین ہیں تا کہ جب بھی انہیں کسی قسم کا مسئلہ درپیش ہوتو وہ آپ کے ساتھ رابطہ کرسکیں۔ اسی طرح مقامی سطح پر بھی مختلف جماعتوں میں نومبائعین کو اپنی جماعت کے سیکرٹری نومبائع کا علم ہونا چاہئے۔ لیکن صرف جماعتوں کے سیکرٹریانِ نومبائعین پر ہی بھروسہ نہ رکھیں بلکہ آپ کا خود بھی ان کے ساتھ مستقل رابطہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح آپ ان کی بہتر طور پر تربیت کرسکیں گے۔

☆ اس کے بعد سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ بعض جرمن احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے کے لئے بیعت کرتے ہیں اور جب تک شادی نہیں ہوجاتی وہ رابطہ رکھتے ہیں لیکن شادی کے بعد پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو شادی کی اجازت دی جانی چاہئے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ بعض خاص حالات میں شادی کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ لیکن یہ اجازت مَیں خود دیتا ہوں۔ لیکن آپ کا کام ایسے لوگوں کی تربیت کرنا ہے۔ آپ تربیت کا کام جاری رکھیں۔ انہیں سورۃ الفاتحہ اور اسلام کے بارہ میں بنیادی باتیں وغیرہ سکھائیں۔ اسی طرح لجنہ کے ذریعہ لڑکی کو جس کی شادی ہوئی ہے اسے بھی توجہ دلاتے رہیں کہ اب یہ تمہاری بھی ذمہ داری ہے اسے اسلام کے بارہ میں سکھائے اور اس کو جماعت کا حصہ بنائے۔

شعبہ سمعی بصری

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** یاد رکھیں کہ سمعی بصری کا شعبہ کوئی پروگرام ایئر نہیں کرسکتا جب تک مرکز کی طرف سے منظوری نہ ہوجائے۔ میں نے آپ کو لکھ کر بھی بھجوا دیا تھا۔ پہلے مرکز سے ڈائریکٹر پروگرامنگ سے منظوری لیں گے اس کے بعد ہی اسے ایئر کرسکتے ہیں چاہے اس کو ویب سائٹ پر دینا ہو یا کسی اور چیز پر دینا ہو۔ آپ کے پاس اختیار بالکل نہیں ہے کہ خود پروگرام ایئر کردیں۔

☆ اس کے بعد شعبہ سمعی بصری کے سیکرٹری نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے جرمن تراجم کی sub-titling کا کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے لئے ہم ایک سافٹ ویئر بھی تیار کررہے ہیں جو ابھی ٹیسٹنگ فیز (Testing Phase) میں ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو

☆ ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے بتایا کہ ان کے ذمہ واقفینِ نَو کی کیریئر پلاننگ اور کوچنگ کا کام ہے۔ اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ساتویں جماعت سے ہی ہم شروع کردیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر Real Schule والے ہوتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** Real Shcule والے تو میں نے دیکھا ہے کہ عموماً پڑھائی چھوڑ ہی دیتے ہیں۔ اگر آپ انہیں بہتر رنگ میں گائیڈ کریں تو یہ جماعت کے لئے اچھا asset بن سکتے ہیں۔

اس پر ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے بتایا کہ اس کے لئے ہم نے ایک mentor system بنایا ہوا ہے کہ ایک یونیورسٹی میں پڑھنے والا واقفِ نو گیارہویں سے لے کر تیرہویں کلاس تک کے پانچ سٹوڈنٹس کو گائیڈ کرے گا اور ان کی Personal کوچنگ کرے گا۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** اچھی بات ہے کہ آپ ان کی ٹیم بنادیں۔ لیکن میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یونیورسٹی میں پڑھنے والوں میں سے ایسے واقفین کی percentage بڑھنے لگ گئی ہے جو یونیورسٹی جاتے ہیں اور ایک مضمون میں بیچلر کرنے کے لئے داخلہ لیتے ہیں۔ دو سال پڑھتے ہیں اور فیل ہوتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم کسی اور چیز میں switch کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے سٹوڈنٹس کو جب mentor بنائیں گے تو پھر جن کے وہ mentor بنیں گے وہ بھی ایسے ہی نکلیں گے۔ اس لئے پہلے یہ چیک کرلیا کریں کہ آپ یونیورسٹی کے لڑکوں میں سے جو کونسلنگ اور کوچنگ کی ٹیم بنارہے ہیں وہ ایسے لڑکوں کی ہونی چاہئے جو ہوشیار بھی ہوں اور اپنی فیلڈ میں پوری information دے سکنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ میں نے کہا تھا کہ باہر سے جو بعض خاص expert ہوتے ہیں اُن سے بھی سال میں ایک آدھ مرتبہ گیارہویں بارہویں کے لڑکوں کا سیمینار کرواسکتے ہیں۔ شاید اس کے لئے آپ کو پیسے بھی دینے پڑیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو خوشی سے بغیر معاوضہ لئے بھی کونسلنگ کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو نے بتایا کہ ہمارے یونیورسٹی کے 232 واقفین سٹوڈنٹ ہیں۔ اس لئے ہم مختلف series بنارہے ہیں۔ اس وقت تک ہم 18 سیریز بناچکے ہیں تا کہ سٹوڈنٹس کی آپس میں نیٹ ورک بن جائے اور وہ مضامین کے حوالہ سے ایک دوسرے سے فائدہ بھی حاصل کرسکیں۔

سیکرٹری جائیداد

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ جماعت کی پورے ملک میں اس وقت 77 پراپرٹیز ہیں۔ ان ساری پراپرٹیز کا ریکارڈ وغیرہ شعبہ جائیداد کے پاس موجود ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** بیت العافیت کے بارہ میں میں نے سنا ہے کہ وہاں بعض تبدیلیاں کررہے ہیں اور بڑے ہال کی پارٹیشن کرکے اس میں کمرے بنارہے ہیں۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ اگر بعد میں کسی وقت وہاں نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت مل جاتی ہے تو یہ جگہ تو استعمال نہیں ہوسکے گی۔

اس پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ کونسل والوں کا کہنا تھا کہ وہاں ایک محدود تعداد کی اجازت مل سکتی ہے لیکن آپ کے پاس گراؤنڈ فلور میں کافی زیادہ جگہ ہے۔ چونکہ ہال بڑا تھا اس لئے اس کو چھوٹا کیا گیا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ آپ کو چاہئے تھا کہ وہاں بڑے بڑے کمرے بنادیتے۔ آپ کو پلان اس طرح کرنا چاہئے تھا کہ اگر اس کو بعد میں کبھی استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو آرام سے ہوسکے۔ اگر تین چار ہزار آدمی یہاں جمعہ پڑھنے آجائے تو اس میں سے دو ہزار کے قریب تو بیت العافیت میں accommodate ہوجائے۔ اس طرح کا پلان کرتے کہ وہاں کم از کم دو ہزار بندہ accommodate ہوجائے۔

☆ سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ اس کا سب سے اوپر کا حصہ کرایہ پر ہے جو کہ ایک ٹی وی چینل نے لیا ہوا ہے۔ لیکن یہ 18 مہینہ کا کنٹریکٹ ہے جو ختم ہوسکتا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ٹھیک ہے۔ اس کو تو terminate کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے کرایہ پر دینے کے لئے تو یہ بلڈنگ نہیں لی تھی۔

☆ اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ کونسل نے کہا تھا کہ یہاں پر بہت بڑی gathering وغیرہ کے فنکشن منعقد نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ اس میں جو ہال ہیں وہ storage کے لئے بنائے گئے ہیں۔ یہ assembley ہال نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن سیکرٹری صاحب جائیداد کے مطابق اگر پارکنگ وغیرہ کے مسائل حل کرلئے جائیں تو ممکن ہے کہ ان ہالوں میں gathering کی اجازت مل جائے۔ اس لئے یہ تو negotiable ہے۔ بہرحال ابھی اجازت ملتی ہے یا نہیں لیکن اس کو اس طرح رہنے دیں تا کہ مستقبل میں استعمال میں لایا جاسکے۔ اس کی مزید Partitions وغیرہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ممکن ہے سال دو سال بعد اجازت مل جائے۔ ہوسکتا ہے کہ چھوٹے فنکشن کی ہی اجازت مل جائے۔ یا کسی ایمرجنسی کی صورت میں اس کو استعمال کرنا پڑ جائے۔ مَیں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ اس کو ہمیشہ ہی استعمال کرنا ہے۔ کم از انصار اللہ والے ہی دو، تین سو لوگوں کا وہاں فنکشن منعقد کرسکتے ہیں۔ اسی طرح لجنہ بھی اپنے بعض چھوٹے فنکشن وہاں کرسکتی ہیں۔ اور جب اجازت مل جائے تو اسے جمعہ وغیرہ کے موقع پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے تعمیرات سو مساجد

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مَیں نے جیسا کہ پہلے ہدایت دی ہے کہ جب بھی مسجد وغیرہ کی تعمیر کا معاملہ لے کر آنا ہو تو آپ بھی سیکرٹری جائیداد کے ساتھ آسکتے ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ

☆ ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے بتایا کہ ویزوں وغیرہ کے معاملات ان کے سپرد ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ باقی ساری دنیا میں احمدیوں کو انڈیا کے لئے ویزہ مل جاتا ہے لیکن یہاں جرمنی والوں کے لئے کیوں مشکلات ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے بتایا کہ جن لوگوں نے دہلی، امرتسر وغیرہ کے ویزے اپلائی کئے تھے اُن سب کو ویزہ مل گیا تھا لیکن جو واہگہ بارڈر کے راستہ انڈیا جانا چاہتے تھے صرف انہیں بوجوہ ویزے نہیں مل سکے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کو جماعتوں میں سرکلر کروانا چاہئے کہ اگر آئندہ آپ نے قادیان جانا ہے تو امرتسر یا دہلی کے حساب سے اپنا سفر پلان کریں۔ ورنہ ویزوں میں مشکلات ہوں گی۔ کیونکہ لوگ جب شکایتیں کرتے ہیں تو بالکل اور رنگ میں کرتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ بھی explain کردیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے ایمبیسی کے ساتھ مستقل تعلقات ہونے چاہئیں۔ ان سے پہلے پوچھ لیا کریں کہ جلسہ کے ویزہ کے لئے آپ کی کیا شرائط ہیں۔ جو بھی وہ conditions بتاتے ہیں اس کے مطابق لوگوں کو پہلے سے گائیڈ کردیا کریں۔ اسی طرح وکالت تعمیل و تنفیذ کے ذریعہ قادیان سے بھی معلومات لے لیا کریں کہ وہ کیا recommend کرتے ہیں۔ وہ ہوم آفس سے پتہ کردیتے ہیں۔ لیکن یہ سارا کام ابھی سے شروع ہوجانا چاہئے تا کہ جب لوگوں نے ویزہ اپلائی کرنا ہو تو جماعتوں کو سرکلر کردیں کہ تم ان شرائط کے ساتھ ویزہ اپلائی کرو۔ اور پھر سرکلر کا فالو اَپ بھی کیا کریں کہ کیا ہر شخص تک پیغام پہنچ گیا ہے؟ متعلقہ سیکرٹری امورِ خارجیہ سے بھی پوچھا کریں کہ کیا تم نے ہر شخص تک سرکلر پہنچا دیا ہے؟ مختلف ذرائع سے انفارمیشن لے سکتے ہیں۔ جہاں جہاں مربیان ہیں وہاں مربیان سے پوچھ لیں کہ آپ کی جماعتوں میں یہ سرکلر پہنچ چکا ہے؟ تا کہ بعد میں آپ پر کوئی الزام نہ آئے۔ جو بھی الزام ہو وہ انہی کے اوپر ہو۔

سیکرٹری وقفِ نَو

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض پڑھے لکھے لڑکیاں، لڑکے جو بیس اکیس سال کے ہوگئے ہیں وہ یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہمارے پاس بہت علم ہے، اب ہمیں سلیبس وغیرہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ جو اکیس سال تک کا سلیبس ہے وہ ہر ایک کو پڑھائیں اور جنہوں نے پڑھ لیا ہے انہیں اور کتابیں دیں اور انہیں

recommend کریں کہ یہ کتابیں پڑھیں۔ دنیاوی علم حاصل کر کے علم کا اتنا زعم نہیں ہونا چاہئے۔

سیکرٹری امورِ عامہ

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** قضاء کے فیصلوں پر عملدر آمد کروانا، اخراج اور معافی کی رپورٹیں ہی صرف امورِ عامہ کا کام نہیں ہے۔ امورِ عامہ کے اَور بھی بہت سے کام ہیں۔ جس طرح باقی شعبہ جات نے اپنے کاموں کا پلان بنایا ہوا ہے اس طرح آپ بھی تیار کریں۔ شعبہ صنعت و تجارت جس طرح لسٹیں بنا رہا ہے اس طرح آپ کو بھی بنانی چاہئیں۔ آپ کو بھی پتہ ہونا چاہئے کہ آپ کے کتنے لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ فارغ ہونے کی وجہ سے ہی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح مزید راستے explore کریں۔ خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلائیں، انصار اللہ کو بھی توجہ دلائیں کہ یہ لوگ فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام میں لائیں۔

☆ شعبہ جات کے جائزے لینے کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران اور صدرانِ جماعت کو بعض عمومی ہدایات سے نوازا۔

عمومی ہدایات

☆ اس کے بعد **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

میں صدران کو بھی اور عاملہ کے ممبران کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو خادمِ دین سمجھیں اور خادمِ دین سمجھ کر کام کیا کریں۔ عہدیدار سمجھ کر کام نہ کیا کریں۔ عہدیداری یا افسری کا جو تصور پیدا ہوتا ہے اس سے جماعت کے افراد کو شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ہر ایک کے خادم ہیں۔ آپ نے ہر ایک تک پہنچنا ہے اور ان کے مسائل حل کرنے ہیں۔ نچلی سطح پر بھی یہ نظام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ رابطہ ہو اور وہ پھر ریجنل لیول پر ہو اور پھر نیشنل لیول پر ہو، پھر مرکز سے ہو اور پھر خلیفۂ وقت سے ہو۔ جو انتظامی معاملات ہیں، تربیتی معاملات ہیں یا اور جماعت کے پروگرام ہیں ان کے لئے آپ کو لوگوں تک خود پہنچنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ انتظار کیا کریں کہ لوگ آپ تک پہنچیں۔ اور اپنے سیکرٹریانِ مال کو بھی ہر جگہ پر فعّال کریں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** خاص طور پر مربیان کی عزت کریں۔ بعض دفعہ یہ بھی شکایتیں آجاتی ہیں کہ مربیان کو جو عزت اور وقار اور احترام ملنا چاہئے وہ آپ لوگ نہیں دیتے۔ مربیان چاہے وہ یہاں کے پڑھے ہوئے لڑکے ہیں اور نوجوان ہیں اور چھوٹے ہیں یا بچے ہیں وہ بہرحال مربی ہیں۔ ان کی عزت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ان کا احترام کرنا، اگر وہ آپ کی جماعت میں appointed ہے اس کی ضروریات پوری کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ اگر بعض ایسی باتیں ہیں جو نہیں ہوسکتیں تو آپ کا کام ہے کہ امیر جماعت کو لکھیں یا امیر جماعت کی وساطت سے مرکز کو لکھ دیں۔ ہم نے جس طرح سے بھی یا جو بھی سمجھانا ہوگا وہ کرلیں گے۔ آپ کا یا کسی عہدیدار کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی مربی کے ساتھ اس طرح بات کریں جو اس کی عزت اور وقار کے خلاف ہو۔ ہر ایک یہ لازم کرے کہ اس کی احتیاط ہو۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسی طرح نیشنل سطح پر جب مختلف شعبہ جات پلان بناتے ہیں تو اس کی approval عاملہ میں لیا کریں۔ عاملہ کی ڈسکشن کے بعد ہی جماعتوں میں implement کروائیں۔ بعض اوقات نئے مشورے آجاتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد اس کا باقاعدہ follow up بھی ہونا چاہئے۔ انفرادی طور پر کام کرنے کی عادت کو ختم کریں۔ مقامی جماعتوں میں افراد کو بھی، مقامی عہدیداروں کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ نیشنل عاملہ ہماری خدمت کے لئے بنائی گئی ہے نہ کہ افسری کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

☆ میں نے پہلے بھی واضح کردیا ہے، پھر واضح کردیتا ہوں کہ نیشنل عاملہ کے ممبران، صدران اور صدران کی عاملہ کے ممبران بھی یہ یاد رکھیں کہ آپ لوگ سردار نہیں، کوئی حکمران نہیں بلکہ آپ لوگ خادم ہیں۔ اس جذبہ کے تحت کام کرنا ہے تو کریں۔ اگر نہیں کرنا تو معذرت کردیں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی فرمایا ہوا ہے کہ تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔ عاجزی ہی اصل چیز ہے جو آپ کو اصل مقام اور مرتبہ دیتی ہے اور آپ کی عزت قائم کرتی ہے۔ آپ کی حقیقی عزت اُسی وقت قائم ہوگی جب عاجزی پیدا ہوگی۔ تکبر اور غرور سے عزت قائم نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

ہم تو دینی جماعت ہیں، کوئی دنیاوی جماعت تو نہیں ہیں۔ اس لئے اگر دینی جماعت ہیں تو پھر ہمیں وہی کرنا ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے اور اس زمانہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے توقعات ہیں۔ میں عہدیداروں کو خطبات میں بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ یہ نہ سمجھا کریں کہ وہ باتیں فلاں عہدیدار کے لئے ہیں یا فلاں عہدیدار کے لئے ہیں۔ اگر ہر ایک یہی سمجھے کہ وہ باتیں میرے لئے ہیں تو پھر خود ہی ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ آپ یہ کر کے دیکھ لیں، اس سے جماعت کے افراد کا آپ کے ساتھ تعاون بھی بڑھے گا۔ بہت سارے نوجوان کہتے ہیں کہ بعض عہدیداران، خاص طور پر بڑی عمر کے یا بعض دوسرے بھی، اُن کے رویّے ایسے ہیں کہ ہم پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ مسائل کو پیار سے، محبت سے حل کرنا آپ کا کام ہے۔ مسائل کو رعب سے یا طاقت سے حل کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ نرمی اور پیار سے بات کرو اور ان سے مشورے لو تو پھر ہم اور آپ کون ہوتے ہیں جو رعب ڈالیں؟ سارے کام کرنے ہیں لیکن پیار اور محبت سے۔ ہاں اگر آپ دیکھتے ہیں کہ جماعتی مفاد میں کمی آرہی ہے یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو پھر رپورٹ کریں۔ اس کے بعد یہ مرکز یا خلیفۂ وقت کا کام ہے کہ وہ اُس مسئلہ کو جس طرح بھی deal کرنا ہے یا tackle کرنا ہے، کرلے گا۔ آپ لوگوں کا فرض پھر ختم ہوجاتا ہے۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** نیشنل عاملہ والے یہ بھی خیال رکھیں کہ بعض دفعہ جب میں معاملات کی تحقیق کرواتا ہوں تو عاملہ کے عہدیداران یہ باتیں کرتے ہیں کہ میں لوگوں کی باتوں میں آجاتا ہوں اور سنتا ہوں۔ اگر میں لوگوں کی باتوں میں آ بھی جاتا ہوں اور ان کی باتیں سنتا ہوں تو یہ گناہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے جب ایک ہی بات مختلف لوگوں سے پتہ چل رہی ہو تو اس میں بہرحال حقیقت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ لوگ صحیح ہوں اور باقی سب دنیا غلط ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت ﷺ کو بھی فرمایا ہوا ہے۔ سورۃ توبہ میں ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی کہتے ہیں کہ 'یہ کان رکھتا ہے'۔ یعنی لوگوں کی باتیں سنتا ہے۔ تو اگر میں لوگوں کی باتیں سنتا ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی سنّت پر عمل کرتا ہوں۔ لیکن میں کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں ایسا کرتا بلکہ جماعتی مفادات کے لئے ہی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی وہاں یہی فرمایا کہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم کان رکھتے ہو تو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا کسی ذاتی دشمنی یا عناد کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کی بہتری کے لئے ہی رکھتے ہو۔ اور نہ ہی مجھے کسی سے کوئی ذاتی دشمنی یا عناد ہے۔ اگر میں کچھ چاہتا ہوں تو صرف جماعت اور آپ لوگوں کی اصلاح چاہتا ہوں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب بھی میں یہ کہتا ہوں تو خود بھی بہت زیادہ استغفار کررہا ہوتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے بارے میں یہ کہتا ہے کہ میں کان رکھتا ہوں تو یہ تو میرے لئے بڑی اچھی بات ہے۔ میں تو سنّت پر عمل کررہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو appereciate کیا ہے۔ لیکن خطرناک بات آپ لوگوں کے لئے ہے یا اُن لوگوں کے لئے جو اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ منافقوں کے بارہ میں بات کی گئی ہے۔ منافق ہی اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے صحیح بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اس قسم کی سوچوں کو اپنے دماغوں سے نکالیں۔ مجھے یہاں کسی کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں نے نام لینا ہے لیکن جس نے بھی یہ بات کی ہے اُسے خود سوچنا چاہئے۔ اگر لوگ عہدیداروں کے بارہ میں باتیں لکھتے ہیں، بعض غلط بھی لکھتے ہوں گے، ان کے بارہ میں مَیں تحقیق کرواتا ہوں۔ اگر کسی مرکزی عہدیدار کے بارہ میں شکایت آتی ہے اور میں تحقیق کرواتا ہوں تو اس بات میں پڑجانا کہ کس نے بات کی اور کس نے شکایت کی اور کیوں کی، یہ آپ لوگوں کا کام نہیں ہے۔ آپ لوگوں کا کام اصلاح کرنا ہے ورنہ اُن لوگوں میں شمار ہوں گے جن کے بارہ میں یہ آیت ہے۔ میرے لئے تو ایک اعزاز ہے کہ مَیں اللہ کے اُس حکم پر چل رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دیا اور اس حکم پر چلنا ایک سنّت ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے لئے یہ خطرناک بات ہے کیونکہ یہاں منافقین کا ذکر ہورہا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں ورنہ نقصان اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تو ترقی دینی ہے اور ترقی ضرور ہوگی اور انشاء اللہ جماعت بڑھے گی۔ لیکن اگر آپ لوگ اپنی اصلاح نہیں کریں گے تو آپ کی جگہ دوسرے لوگ آجائیں گے۔ اس لئے ان باتوں کو چھوڑیں کہ کس نے کیا لکھا اور کیوں لکھا ہے۔ اگر کہیں غلطی ہے تو اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اگر غلطی نہیں ہے تو اس کی وضاحت ہوجائے۔ مجھے تو دس جگہ سے کوئی بات پہنچتی ہے تو پھر آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ ایک آدھی شکایت پر تو میں پوچھتا بھی نہیں ہوں اور بے نام شکایت پر بھی نہیں پوچھتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس حد تک نکل جانا کہ لوگوں کو یہ احساس پیدا ہوجائے کہ عہدیدار تو یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت لوگوں کی باتوں میں آجاتا ہے۔ میں لوگوں کی باتوں میں آتا ہوں یا نہیں آتا لیکن آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ اگر آپ نے بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔

سوالوں کے جوابات

بعد ازاں وہاں پر موجود بعض صدران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کرنے کی اجازت طلب کی جس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمائی۔

☆ سب سے پہلے ویزبادن کے صدر جماعت نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2014ء میں ہماری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ وہاں ساڑھے سات لاکھ یورو میں پلاٹ خریدا گیا تھا جس میں سے چھ لاکھ مقامی جماعت نے ادا کئے تھے۔ اسی طرح تعمیر کے حوالہ سے جو دو لاکھ کے وعدہ جات تھے اُن کی بھی ادائیگی ہوچکی ہے۔ ایک لمبے انتظار کے بعد کل contractor کی شعبہ جائیداد کے ساتھ میٹنگ ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تازہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس قسم کی تمام منظوریوں کے لئے مرکز جایا جائے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری جائیداد کو فرمایا:** اگر تو کل contractor آرہا ہے اور باقی ساری بات چیت ہوچکی ہے تو پھر ٹھیک ہے اس کو بیشک سارا جائزہ لے کر فائنل کرلیں۔ اسی طرح جن جگہوں پر کنٹریکٹ وغیرہ ہوچکے ہیں اور پراجیکٹ چل رہے ہیں وہ تو اسی طرح جاری ہیں لیکن باقی وہ جگہیں جہاں کنٹریکٹ وغیرہ ابھی دینے ہیں اور کوئی سائن وغیرہ نہیں ہوئے اور ایڈوانس سٹیج تک نہیں چلے گئے وہ سارے پلان مجھے دکھانے ہیں۔ لیکن جو اس وقت زیرِتعمیر ہیں، یا ان کی مسجد کا جو بھی کنٹریکٹ وغیرہ ہو اس کی ساری تفصیلات بھی مجھے بتانی ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھے ربوہ میں تعمیرات کا کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر مجھے ان کے ساتھ خدمت کا موقع مل جائے اور یہ چاہیں تو خاکسار تین سے پانچ فیصد low cost کروانے میں مدد کرسکتا ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ ان کو مشورہ دے دیں۔ اس کے بعد ان کا کام ہے کہ وہ آپ کو شامل کرنا چاہتے ہیں یا صرف advisor کے طور پر ہی آپ سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں جو بھی پلان ہے وہ ان کو دیں۔ وہاں کھڑے ہو کر مسجد پر صرف پھونک مارنے سے تو تین چار پرسنٹ کم نہیں ہوگا۔ اس کے لئے آپ کے پاس جو بھی پلان ہے وہ انہیں دیں۔ اگر قابلِ عمل ہوا تو دیکھ لیں گے اور اگر مزید information کی ضرورت ہوئی تو وہ بھی لے لیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری جائیداد کو فرمایا: آپ لوگ بھی ایسے لوگ تلاش کریں جن کے پاس کوئی technical skill ہے اور اگر کوئی مشورہ دے تو لے لیا کریں۔ مشورہ کی عادت ڈالیں، مشورے لینے کی عادت بہت کم ہے۔

☆ اس کے بعد Steinberg جماعت کے صدر صاحب نے کہا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسٹ جرمنی میں Erfurt میں تعمیر ہونے والی مسجد کے بارہ میں جو ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے ہم نے بہت محنت کی ہے اور پوری دنیا میں اس کی مشہوری ہوئی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے اس سے غرض نہیں کہ کتنی مشہوری ہوئی ہے۔ وہاں چار آدمی رہتے ہیں۔ باقی بڑی جماعتوں کو چھوڑ کر وہاں ابھی مسجد بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہاں بنی ہوگی، آپ کو منظوری مل جائے گی۔

☆ اس کے بعد Ausberg جماعت کے صدر صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت میں مسجد کا افتتاح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمادیا ہے۔ اب وہاں مبلغ بھجوانے کی درخواست کرنی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کو مبلغ بھی مل جائے گا۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنی جماعت سے بھی جامعہ احمدیہ میں سٹوڈنٹ بھجیں۔ پہلے تو اُن جماعتوں کو مبلغین ملیں گے جنہوں نے اپنی جماعتوں سے طالبعلم تیار کر کے جامعہ بجھوائے ہوئے ہیں۔

☆ ایک جماعت کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ جن جگہوں پر مساجد تعمیر ہو رہی ہیں وہاں ساتھ ہی مربی ہاؤس بھی تعمیر ہو جائیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ٹھیک ہے اگر تو اتنا بجٹ ہے تو پھر مربی ہاؤس بھی بن سکتا ہے، ورنہ کرایہ پر کوئی گھر لے لیں۔ بہت سی جگہوں پر ایک کمرہ بن جاتا ہے وہاں چھوٹی فیملی والے مبلغ کو جن میں صرف میاں بیوی ہوں اُن کو بھیجا جا سکتا ہے۔

☆ ایک جماعت کے صدر صاحب نے سوال کیا کہ ہماری عاملہ کے بعض خدام ممبران بڑا اچھا کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن اُن کے پاس ذیلی تنظیموں کی بھی ذمہ داری آجاتی ہے۔ اس وجہ سے صدر جماعت کو بعض اوقات مشکل پڑ جاتی ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو جماعت کا کام ہی ہوتا ہے۔ جماعت کا کام پہلی پریفرنس (preference) ہے اس کے بعد جو زائد وقت ہے اُس میں وہ بے شک خدام کا کام کریں۔ آپ صدر خدّام الاحمدیہ کو لکھ کر دے سکتے ہیں کہ اگر کوئی خاص مجبوری نہیں ہے تو آپ اس کی جگہ کسی اور کو یہ ذمہ داری دے دیں۔ آپ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دے سکتے ہیں کہ اِن لوگوں سے ہم نے کام لینا ہے اور یہ ہمارے کام میں پہلے ہی مصروف ہیں یا ان کے پاس فلاں جماعتی عہدہ ہے اس لئے ان سے دوسرے کام نہ لئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کام کرنے والے لوگ تو تھوڑے ہی ہوتے ہیں اور کام زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس چیز کو ہم نے خود ہی adjust کرنا ہے۔ ہم نے بھی تین تین جگہوں پر کام کیا ہے۔ جماعتی کام کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور دوسری تنظیموں کا کام بھی کرتے تھے۔ یہ تو ہمت کی بات ہے۔ لیکن یہاں پر چونکہ اپنے کام بھی کرنے ہوتے ہیں، بعض دفعہ جاب سے لیٹ آتے ہیں، پھر تھکے بھی ہوتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے کوئی خاص ایسا آدمی ہو جس سے کوئی کام لینا ہے اس کے بارہ میں خدام الاحمدیہ کو لکھ سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر تو بہرحال کسی نہ کسی طرح مل جل کر adjust کرنا پڑتا ہے۔

☆ اس کے بعد جماعت Neubid کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اللہ کے فضل سے مسجد موجود ہے۔ ہم نے مربی ہاؤس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اور ہم نے وعدہ کیا ہے کہ مربی ہاؤس کے لئے جتنی بھی ضرورت ہے وہ ہم ادا کریں گے۔ مسجد کے ساتھ مربی ہاؤس بنانے کے لئے جگہ بھی موجود ہے۔ اسی طرح اللہ کے فضل سے ہماری جماعت سے دو بچے جامعہ احمدیہ بھی گئے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر آپ نے خود ہی ادا کرنا ہے اور آپ کے پاس گنجائش ہے تو بنالیں۔ آپ کو کس نے روکا ہے۔ آپ کے پاس جگہ بھی ہے، پیسے بھی ہیں تو سیکرٹری جائیداد کو لکھ دیں کہ ہم مربی ہاؤس بنانا چاہتے ہیں اور بنالیں۔

☆ ایک جماعت کے صدر نے عرض کیا کہ مسجدیں بننے کے بعد مسجدوں میں کثرت سے پروگرام ہو رہے ہیں اور جرمن بھی شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ضیافت کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تا کہ مہذب طریقے سے کھانا کھلایا جا سکے۔ میں نے تجویز دی تھی کہ کوئی لکڑی کا شیڈ وغیرہ بنایا جائے لیکن مجھے کوئی رسپانس نہیں ملا۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مقامی جماعت مہذب طریقے سے ہی کھانا کھلاتی ہوگی۔ فی الحال جو چیزیں available ہیں انہی سے استفادہ کریں۔ دقّتیں تو ہیں۔ اگر ہمارے پاس وسائل ہوتے تو ساری چیزیں ایک ہی دفعہ بنا دیتے۔ لیکن جتنے جتنے پیسے ہیں اس کے مطابق حصہ ملتا جا رہا ہے۔ ہر ہفتہ تو غیروں کے ساتھ پروگرام نہیں ہوتے اور جب بھی ہوتے ہیں تو ٹینٹ لگوا لیا کریں۔ یا کوئی بہت مجبوری ہو اور مہمان آجائیں تو مسجد میں ہی نیچے پلاسٹک بچھا کر وہاں انتظام کر سکتے ہیں۔ میں نے یوکے میں اس چیز کو روکا تھا لیکن سال میں اگر ایک دو مرتبہ ایسی مجبوری آجاتی ہے تو مسجد میں پلاسٹک بچھا کر وہاں چائے وغیرہ پلا سکتے ہیں۔ لیکن بعد میں اچھی طرح صفائی کا انتظام کریں۔ کھانوں میں مسالوں وغیرہ کی خوشبوئیں اُٹھتی ہیں اس لئے وہ مسجد میں نہیں لانا چاہئے۔ اگر چائے یا snack وغیرہ لا رہے ہیں تو اس حد تک ٹھیک ہے۔ مسائل تو ہیں لیکن ہمارے پاس جو وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہی ان مسائل کو حل کرنا ہے۔ سال میں ایک دو جو بڑے پروگرام ہوتے ہیں اُن میں ٹینٹ لگوا لیا کریں اور باقی چائے پانی کی حد تک مسجد میں ٹھیک ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ کھانوں میں مصالحوں کی خوشبو ہوتی ہے اور وہ مسجد میں رَچ بس جاتی ہے اور بڑی دیر تک رہتی ہے۔ اس لئے کھانا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ ایک صدر صاحب جماعت نے عرض کیا کہ فیلڈز میں ہماری جو میٹنگز یا اجلاسات وغیرہ ہوتے ہیں ان میں پُرتکلف کھانے کے انتظام کا بڑی تیزی سے رواج بن رہا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر اپنے پیسوں سے کوئی پُرتکلف کھانے کھلا رہے ہیں تو کھلانے دیں۔ لیکن بعض دن ہیں جیسے یومِ مسیح موعود، سیرت النبی ﷺ یا اس طرح کے دن ہوتے ہیں جب جماعتی جلسے اور پروگرام ہوتے ہیں تو ان میں جماعت کی طرف سے سادہ سا کھانا بنا دیا کریں۔ اتنے پُرتکلف کھانوں کی کیا ضرورت ہے۔ سالن روٹی کر دیں یا چاول کر دیں۔ یا صرف بریانی اور دہی ہو جائے۔ زیادہ کھانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مقامی انتظامیہ خود خرچ کر رہی ہے تو ٹھیک ہے لیکن مرکزی بجٹ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:** مبلغین کی ماہانہ میٹنگ کرتے ہیں تو جگہیں بدل بدل کر کیا کریں۔ دُور دُور کی جماعتوں میں کیا کریں۔ میٹنگ کے ساتھ دوسرے تربیتی پروگرام بھی ہو جاتے ہیں۔ دُور دُور کی بڑی جماعتوں میں جایا کریں تا کہ جماعتوں کو بھی پتہ لگے کہ مربیان کام کر رہے ہیں اور مربیان کو بھی پتہ ہو کہ کہاں کہاں جماعتیں ہیں اور کس طرح ان کے کام ہو رہے ہیں۔ اس سے آپس میں ایک رابطہ اور تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔

☆ 8 بجکر 45 منٹ پر یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

....

(باقی آئندہ)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

یہ بڑا غلط تصور ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں جاتی ہے وہاں مساجد بناتی ہے اور جو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ ہے اس کو پہلے سے بڑھ کر زور سے لگاتی ہے اور دنیا کو بتاتی ہے، ہمسایوں کو بتاتی ہے کہ اصل چیز یہ ہے جو ایک مذہب کے ماننے والے کا کام ہے۔ مذاہب فتنے پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا مذاہب کے بانی اور تمام نبی محبت اور پیار پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اس خدا کی طرف سے آئے تھے جو اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا یہ پیغام ہے اور آپ لوگوں کو بھی مَیں یہ پیغام دیتا ہوں۔ ہمارے ہمسائے اب دیکھیں گے کہ اس عمارت کو مارکیٹ سے مسجد میں جب تبدیل کیا گیا ہے تو یہاں جہاں خود عبادت کرنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے وہاں یہاں عبادت کرنے کے لئے آنے والے لوگ اپنے اردگرد کے ماحول میں محبت اور پیار بھی بانٹیں گے۔ پہلی مارکیٹ میں آپ رقم دے کر چیزیں خریدتے تھے لیکن یہاں بغیر کچھ خرچ کئے آپ کو محبت اور پیار کے نمونے ملیں گے۔ محبت اور پیار کے تحفے ملیں گے۔ پہلے آپ اپنی جیب میں سے خرچ کر کے ایک مادی چیز خریدتے تھے۔ اب یہاں وہ لوگ جو اس مسجد میں عبادت کرتے ہیں اپنی جیب سے خرچ کر کے اپنے ہمسایوں کے لئے محبت اور پیار بانٹیں گے اور یہی ایک اسلامی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہے اور یہی احمدیوں کو یہاں دکھانا چاہئے۔ اگر یہ نمونہ نہیں دکھائیں گے تو وہ احمدی مسلمان کہلانے کے قابل نہیں۔ اور اب اس مسجد کے بعد احمدی مسلمانوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہوگئی ہے کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ ان کی تکلیفوں کا خیال رکھیں۔ اور کسی بھی قسم کی نہ روحانی، نہ مادی تکلیف ان کو پہنچائیں اور جب یہ ہوگا تو تبھی اس نام کا بھی پاس کرنے والے ہوں گے اور اس کا اظہار کرنے والے ہوں گے جو کہ اس مسجد کا نام ہے یعنی کہ عافیت۔

اللہ تعالیٰ کی بھی ایک صفت عافیت ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عافیت میں انسان آتا ہے تو ہر شر سے محفوظ ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ مَیں اپنے بندوں کو یہ کہتا ہوں کہ جو میری صفات ہیں ان کو تم اپنی اپنی استعداد کے مطابق اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت عافیت جو ہے یہ ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم احمدی جو اس علاقے میں رہتے ہیں اس شہر کے ہر باسی کو اور خاص طور پر ہمسایوں کو اپنی طرف سے جس حد تک عافیت میں رکھ سکتے ہیں، حفاظت میں رکھ سکتے ہیں ان کی حفاظت کریں اور کبھی بھی کوئی شر ہمارے سے ان کو نہ پہنچے۔ مجھے امید ہے کہ اگر یہ کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تحفظات ہیں، گو یہ کہا جاتا ہے کہ لوگوں نے تعاون کیا، ہمسایوں نے بھی تعاون کیا، لیکن اس شہر کے بہت سے لوگ جماعت احمدیہ کو اس طرح نہیں جانتے جس طرح کہ باقی شہروں میں تعارف ہے۔ یہ بھی مجھے بتایا گیا ہے۔ تو اس مسجد کے بننے سے یہ مزید تعارف بڑھے گا۔

جو قائمقام لارڈ میئر محترمہ نے اظہار کیا کہ مسجد کی مثال ہیرے کی ہے اور میرا خیال ہے غالباً انہوں نے ہی کہا تھا۔ اور یہ ہیرا یقیناً ہے۔ لیکن اگر احمدی مسلمان اس ہیرے کی پہچان کروانے والے ہوں گے تبھی ہیرا نظر آئے گا۔ اگر اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کریں گے، اگر اپنے شہر میں ہم فتنہ و فساد پیدا کرنے والے ہوں گے تو لوگ کہیں گے جس کو ہم ہیرا سمجھے تھے یہ تو جعلی چیز نکلی۔ پس اس مسجد کے بننے سے ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ جہاں مَیں آپ مہمانوں کو کہوں گا کہ آپ بے فکر رہیں، آپ کو کسی قسم کی تکلیف انشاء اللہ احمدی مسلمانوں سے نہیں پہنچے گی بلکہ مسجد ایک امن اور سلامتی اور پیار اور محبت کا symbol بن کر ابھرے گی۔ وہاں احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر قرآنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمسایوں کے حقوق بہت وسیع ہیں۔ اس حد تک وسیع ہیں کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس حد تک ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک وقت میں مَیں سمجھا تھا کہ شاید وراثت میں بھی ہمسائے کا حق شامل کر لیا جائے گا۔ پس یہ اہمیت ہے اسلام میں ہمسائے کی۔ جب یہ اہمیت ہو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمسایوں کی تکلیفوں کو دُور کرنے کے لئے، دوسرے مذاہب کے ساتھ مل جل کر کام کریں گے۔ اور ہماری طرف سے کوئی خوف اور کوئی اس قسم کی شر کی امید نہیں رکھنی چاہئے کہ شاید یہ بھی باہر کے مسلمانوں کی طرح نہ ہوں کیونکہ مسلمان آجکل بدنام ہیں۔ ایک مقرر نے مثالیں دیں بیلجیم میں ظلم کی، قتل کی، سٹاک ہوم میں ظلم کی، حملے کی، لندن میں حملے کی لیکن یہی چیزیں اسلام کے نام پر بعض مسلمان اپنے ملکوں میں کر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو بھی قتل کر رہے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ مسلمان غیر مسلموں کو قتل کرنا چاہتے ہیں بلکہ یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے جو بھی سامنے آتا ہے جو کہ ان سے اختلاف کرنے والا ہے اس کو قتل کرتے ہیں۔ اس لئے بے شمار مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہو رہے ہیں۔ پس آج اگر دنیا کو ضرورت ہے تو پیار اور محبت اور بھائی چارے کی، اُس نعرے کی جو ہم لگاتے ہیں۔ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ اور یہی نعرہ ہے اگر اس کو ہم سمجھ سکیں تو پھر مسلمان مسلمان کے بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حق ادا کرے گا۔ اور اصل بنیاد یہ ہے جو بانیٔ جماعت نے کہا کہ میرے آنے کے مقصد دو ہیں جس کی وجہ سے مَیں اپنی جماعت قائم کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندے کو یہ بتاؤں کہ ایک خدا ہے اور تم اس خدا کو مانو اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو جس طریقے سے بھی ادا کر سکتے ہو اور اس کے قریب آؤ۔ دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق پہچانے قطع نظر اس کے کہ کوئی عیسائی ہے، یہودی ہے، ہندو ہے یا کوئی اور مذہب ہے یا مسلمان ہے۔ ہر انسان کے حقوق ہیں اور ایک انسان کو قطع نظر اس کے مذہب کے اس کا حق ادا کرنا چاہئے اور جب بھی اسے خدمت کی ضرورت ہو اس کی خدمت کرنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ ہم احمدی اس شہر میں بھی اس بات پر عمل کرنے والے ہوں اور آپ لوگوں کی صحیح خدمت کرنے والے ہوں اور یہاں کے لوگ جن کے دل میں ذرا سے بھی تحفظات ہیں ان کے تحفظات دور ہوں اور وہ سمجھیں کہ احمدی مسلمان حقیقت میں پیار محبت اور بھائی چارے کے symbol ہیں۔ شکریہ۔

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

وقارِعمل

واقفین نَو کے مرکزی رسالہ ''اسماعیل'' اپریل تا جون 2012ء میں 'وقارعمل' کے حوالہ سے مکرم ڈاکٹر سرافتخار احمد ایاز صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت احمدیہ کی خصوصی طور پر اور انسانیت کی عمومی طور پر دینی اور دنیوی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے جن عظیم الشان اصلاحات اور تحریکات کو جاری فرمایا ان میں سے وقارعمل کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا آجکل جس اقتصادی اور بیروزگاری کے بحران میں جکڑی ہوئی ہے اس کا حل وقارعمل کی روح کو زندہ کرنے اور زندہ رکھنے میں ہے۔ وقارعمل ہی قومی اور انفرادی وقار اور عظمت کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ محنت اور مشقت سے کام کرے اور کسی کام کو عار نہ سمجھے۔ فرمایا: لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ (البلد:5) یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔ غرض کامیابی کے جتنے بھی راستے دنیا میں پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب محنت اور مشقت سے ہی حاصل ہوسکتے ہیں یہاں تک کہ اپنے ربّ سے ملنے کے لئے بھی محنت مشقت لازم ہے۔ جیسا کہ فرمایا: یَاۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِیۡهِ (الانشقاق آیت 7) یعنی ''اے انسان تو پوری جدو جہد کرے گا پوری محنت کرے گا اپنے ربّ کی طرف جانے کی تو اس سے جا کر مل ہی جائے گا''۔

خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ خدا کے پانے کے لئے ہر خادم اور ہر ناصر ہر وقت خدا کے کام محنت سے کرنے کے لئے تیار ہو اور کسی بھی کام کو عار نہ سمجھے۔ اور اجر کے لئے صرف مُلٰقِیۡهِ کی تڑپ ہو۔ اور کسی دنیوی فائدہ یا معاوضہ سے غرض نہ ہو۔

جماعت احمدیہ کا دنیا کو ششدر کرنے والا ایک امتیازی نشان یہ بھی ہے کہ ہزاروں ہزار مرد، عورتیں اور بچے ہمہ وقت اور ہمہ تن جماعت کی خدمت پر مامور ہیں۔ کسی دنیوی اجرت کا خیال تک نہیں، صرف اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کی تمنا ہے۔

اعمال کی دو بڑی شاخیں حقوق اللہ اور حقوق العباد ہیں۔ حقوق اللہ ارکانِ اسلام کی بجا آوری سے متعلق ہے اور حقوق العباد میں فلاح و بہبود اور فیض رسانی کے جذبہ سے وہی ہمکنار ہوسکتا ہے جو ایثار اور قربانی سے سرشار ہو۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام پر حضرت مصلح موعودؓ نے عہد کے الفاظ میں یہ الفاظ شامل فرمائے کہ ''میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا''۔ ان الفاظ میں جن طاقتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب طاقتیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی ہیں اور جب ان کا برمحل استعمال مخلوقِ خدا کو فیض پہنچانے کا موجب ہو تو یہ اس رنگ میں صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر روز جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے تو یہ صدقہ ہے۔ کوئی کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد کرے، سواری پر بٹھائے یا اپنی سواری پر اس کا سامان رکھے، یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹادے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ایثار کا وصف ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپؐ گھر کے کام کاج خود کرلیا کرتے تھے۔ پھٹا ہوا کپڑا سی لیتے۔ جوتا مرمت کرلیتے۔ گھر کی صفائی کرلیتے۔ معذوروں کا سودا سلف خرید لایا کرتے۔ یہی صورت آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی زندگی میں بھی نظر آتی ہے۔ خود چکی پیستیں اور خود ہی پانی کی مشک بھر کر لاتیں۔ آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ نے پھر یہی رنگ آپؐ کے صحابہؓ کو بھی عطا کیا۔ اور پھر آخری زمانہ میں جن لوگوں نے ان سے آملنا تھا اُن میں بھی یہی روح ودیعت کردی کہ وہ اپنے ہاتھ سے تمام کام کرنے کی عادت ڈالیں کہ اس عادت میں جہاں بہت برکت ہے وہاں اس میں ایک وقار بھی ہے۔

ہمارے آقا ﷺ کا یہی اسوۂ حسنہ ہے۔ چنانچہ مسجد صفّہ کی تعمیر میں آپؐ نے مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ تعمیر کعبہ کے موقع پر آپؐ بھی باقی لوگوں کے ساتھ مل کر پتھر اٹھا اٹھا کر جمع کرتے۔ ایک سفر کے دوران آپؐ صحابہ کے ساتھ ایک مقام پر کچھ آرام کے لئے اترے۔ صحابہ نے مختلف کام آپس میں تقسیم کئے اور کھانے کی تیاری کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں بھی تمہارے ساتھ شامل ہوتا ہوں۔ صحابہؓ کے اصرار کے باوجود آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ آپ جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹ کر لائیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے ایسا ہی فرمایا۔

ہجرت مدینہ کے بعد آپ کا سب سے پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر تھا۔ اس میں صحابہ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا۔ جس میں کبھی کبھی خود آنحضرت ﷺ بھی شرکت فرماتے۔ بعض اوقات اینٹیں اٹھاتے ہوئے صحابہ کے ساتھ مل کر باآواز بلند اشعار پڑھتے۔

غزوہ خندق کے موقع پر خندق کی کھدائی میں آنحضور ﷺ نے بھی صحابہ کے دوش بدوش حصہ لیا۔ آپؐ اپنے وقت کا بیشتر حصہ خندق کے پاس گزارتے اور بسااوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی کی ڈھلائی کا کام کرتے تھے اور ان کی طبیعتوں میں شگفتگی قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات شعر پڑھتے تو صحابہ بھی آپؐ کے ساتھ سُر ملا کر وہی شعر دہراتے۔ اس حالت میں بھی فاقہ کشی کا یہ عالم تھا کہ پیٹ پر پتھر باندھے ہوتے تھے۔

ایک بار خندق کھودتے کھودتے ایک ایسا پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ تین دن کے مسلسل فاقہ سے سخت نڈھال ہورہے تھے۔ آخر تنگ آکر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔ اس وقت آپؐ کا بھی یہ حال تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا مگر آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیتے ہوئے اس پتھر پر ماری تو لوہے کے لگنے سے پتھر میں سے ایک شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور کے ساتھ اَللّٰہُ اَکۡبَر کہا اور فرمایا کہ مجھے مملکت شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور شام کے سرخ محلّات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس ضرب سے وہ پتھر کسی قدر شکستہ ہوگیا۔ دوسری دفعہ آپؐ نے پھر اللہ کا نام لے کر کدال چلائی اور پھر ایک شعلہ نکلا۔ آپؐ نے پھر اَللّٰہُ اَکۡبَر کہا اور فرمایا کہ اس دفعہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلّات مجھے نظر آرہے ہیں۔ اس دفعہ پتھر کسی قدر زیادہ شکستہ ہوگیا۔ تیسری دفعہ آپؐ نے پھر کدال ماری جس کے نتیجہ میں پھر ایک شعلہ نکلا اور آپؐ نے پھر اَللّٰہُ اَکۡبَر کہا اور فرمایا: اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم صنعاء کے دروازے مجھے دکھائے جارہے ہیں۔ اس دفعہ پتھر بالکل شکستہ ہوکر اپنی جگہ سے گر گیا۔

مہمان کے آنے پر خود اٹھ کر دروازہ کی کنڈی کھولنا اور اسے واپسی پر رخصت کرنے کے لئے باہر دروازہ تک آنا آپؐ کا طریق مبارک تھا۔ ایک عیسائی مہمان نے رات کو آپؐ کے ہاں قیام کیا اور پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بستر گندہ کردیا۔ شرم کی وجہ سے صبح سویرے وہ خاموشی سے نکل گیا۔ لیکن بھولی ہوئی چیز لینے کے لئے اسے واپس آنا پڑا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آنحضرت ﷺ خود اُس کے گندے کئے ہوئے بستر کی صفائی کررہے تھے۔ صحابہ نے عرض بھی کیا کہ ہم حاضر ہیں لیکن آپؐ نے فرمایا کہ نہیں مَیں یہ کام خود کروں گا وہ میرا مہمان تھا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ اسی طرح ایک بار فرمایا کہ ہر نبی نے قبل از بعثت بکریاں چرائی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا حضورؐ نے بھی؟ فرمایا: ہاں کچھ معاوضہ پر مَیں بھی مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

ایک بار ایک انصاری سوالی بن کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اسے فرمایا کہ تیرے لئے خود کما کر کھانا اس بات سے زیادہ اچھا ہے کہ تو در در مانگتا پھرے اور قیامت کے دن اس حالت میں اللہ کے حضور آئے کہ تیرا چہرہ خراش زدہ ہو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص رسّی لے کر جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بازار میں آکر اسے بیچتا ہے اور اس طرح اپنا گزارا چلاتا ہے اور اپنی آبرو اور خودداری پر حرف نہیں آنے دیتا وہ بہت ہی معزز ہے اور اس کا یہ طرزعمل لوگوں سے بھیک مانگنے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ نہ معلوم وہ لوگ اس کے مانگنے پر اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔ اسی طرح ایک بار فرمایا: لوگوں کو سوال کرنے سے بچنا چاہیے۔ اوپر والا ہاتھ جو خرچ کرنے والا ہے نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

وقارعمل کی صورت میں یہی روح کارفرما نظر آتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کو ایک اجتماعی شکل بھی عطا فرمائی۔ کئی غیراز جماعت ذرائع ابلاغ نے جماعت احمدیہ کی اس روایت کو بھرپور سراہا۔ مثلاً 50ء کی دہائی میں صوبہ پنجاب میں سیلاب کی تباہی سے دوچار مصیبت زدگان کی مدد پر اخبارات نے خبریں شائع کیں اور وزیراعظم پاکستان اور ہلال احمر (ریڈ کراس) سوسائٹی کی طرف سے شکریہ کے پیغامات بھجوائے گئے۔

احمدیہ مرکز ربوہ کا قیام خود اپنی جگہ اپنی مدد آپ کرنے کا حاصل ہے۔ محدود وسائل کے باوجود چند دیوانے ربوہ کی بے آب و گیاہ زمین میں Tents لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دن کو جھلسا دینے والی دھوپ، پانی کی نایابی اور شدید آندھیوں کے تھپیڑے ان کے کسی کام میں رکاوٹ نہ ڈال سکے اور بالآخر ربوہ کی آبادکاری ایک حقیقت بن کر ابھری۔ اُس وقت کے اخبارات نے اس روح سے متأثر ہوکر تحسین آمیز نوٹ شائع کئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت تھی کہ خدام جماعت کے سب دوستوں کو اپنے ساتھ وقارعمل میں شامل کرلیا کریں اور ہوسکے تو مجھے بھی کام کرنے کے لئے بلالیا کریں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس روح کو اسی طرح زندہ رکھا جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔ اس روح نے نوجوانوں کے اخلاق و اقدار بدل ڈالے جن میں جذبۂ خدمت خلق، قوت ایمانی اور ادنیٰ ادنیٰ کاموں سے عار نہ کرنے کا جذبہ اس حد تک ودیعت پاگیا جو اُن کے سینوں میں ایسے انقلاب کا موجب ہوا جو ہر ضرورت کے وقت ابھر کر باہر آجاتا تھا۔ مساجد کی تعمیر کا معاملہ ہو، مشن ہاؤسز کی تزئین کا کام ہو، جلسہ سالانہ کی خدمت ہو، ہر جگہ آپ کو خدام اور جماعت کے مخلصین کے اخلاص کا پتہ دے گی جو انہوں نے وقارعمل کے رنگ میں دکھایا۔

جلسہ سالانہ کے وسیع انتظامات ہر سال حسن انتظام کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ کس قدر محنت اور مشقت اس کی نذر ہوتی ہے۔ اس کے لئے دن رات ایک کردینے والی افرادی قوت کے جذبے، شوق اور ولولے ہر دیکھنے والے کو متعجب کردیتے ہیں اور وہ بے اختیار عش عش کر اٹھتے ہیں۔ وقارعمل کرنے والے اس محنت کو سعادت سمجھتے ہوئے گھروں کو لَوٹتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں بار بار ایسا موقع ملتا چلا جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا: ''جب تک ہم یہ احساس نہ مٹا دیں کہ بعض کام ذلیل ہیں اور ان کو کرنا ہتک ہے یا یہ کہ ہاتھ سے کما کر کھانا ذلّت ہے اس وقت تک ہم دنیا سے غلامی کو نہیں مٹا سکتے۔ لوہار، بڑھئی، دھوبی، نائی غرضیکہ کسی کا کام ذلیل نہیں۔ یہ سارے کام دراصل لوگ خود کرتے ہیں۔ ہر شخص تزئین کا کام کرتا ہے اپنی داڑھی مونچھوں کی صفائی کرتا ہے یہی حجام کا کام ہے۔ بچہ پیشاب کردے تو امیر غریب ہر ایک اسے دھوتا ہے جو دھوبی کا کام ہے۔ تو یہ سب کام انسان کسی نہ کسی رنگ میں خود کرتا ہے۔ مگر اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور خود بھی محسوس نہ کرے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں وہ ایسے رنگ میں کرے کہ وہ سمجھتا ہو کہ گو یہ کام برا سمجھا جاتا ہے مگر دراصل برا نہیں اور اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہر انسان اپنی طہارت کرتا ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہی چوہڑوں والا کام۔ نہ کرے تو لوگ اسے پاگل سمجھتے اور اس سے زیادہ غلیظ اور کوئی نہیں ہوتا۔..... جس قوم میں یہ عادت پیدا ہوجائے اس کی اقتصادی حالت اچھی ہوجائے گی۔ اس سے سوال کی عادت دور ہوجائے گی۔ اس کے افراد میں سستی پیدا نہیں ہوگی۔ پھر جن لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہوگی وہ چندے بھی زیادہ دے سکیں گے۔ بچوں کو تعلیم دلاسکیں گے اور اس طرح ان کی اخلاقی حالت درست ہوگی۔ تو اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں مگر سب سے اہم امر یہ ہے کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔ جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں وہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں جو ان کی خدمت کرتے رہیں اور دنیا ترقی نہ کرے۔'' (مشعل راہ صفحہ 151-150)

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

June 16, 2017 – June 22, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 16, 2017

- 00:05 World News
- 00:25 Dars-e-Ramadhan: Ramadhan and financial sacrifices.
- 00:40 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 47.
- 01:05 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal: Blessings of Khilafat year by year from 1908-2008.
- 01:35 Pakistan in Perspective
- 02:25 Tilawat: Part 7. Surah Al-Maa'idah and Surah Al-An'aam.
- 03:20 Shama'il-e-Nabwi (saw): The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
- 03:50 Pakistan in Perspective
- 04:20 Dars-ul-Qur'an: Qur'anic verses 57-61 of Surah Aale-Imraan, by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 62, recorded on May 7, 1988.
- 06:00 Tilawat: Part 21. Surah Al-Ankaboot to Al-Ahzaab.
- 07:00 Dars-e-Ramadhan: The importance of Itika'af
- 07:20 Yassarnal Quran: Lesson no. 52.
- 07:45 Ramadhan Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il: A discussion programme on issues related to Ramadhan. Recorded on June 14, 2017.
- 08:50 Indonesian Service
- 09:55 Dars-ul-Qur'an: 105-110 of Surah Aale Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 76, recorded on April 14, 1990.
- 11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
- 12:00 Live Friday Sermon
- 13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
- 13:30 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 111-121 and Surah Al-An'aam verses 1-20. Part 7.
- 13:45 Yassarnal Quran [R]
- 14:10 Shotter Shondane: Recorded on May 27, 2017.
- 15:15 Dars-e-Ramadhan [R]
- 15:35 Hamara Aaqa: The character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
- 16:20 Friday Sermon [R]
- 17:35 Yassarnal Qur'an [R]
- 18:00 World News
- 18:20 Live Nashr-e-Ramadhan
- 19:25 Tilawat: Part 21.
- 20:25 Food For Thought
- 21:00 Friday Sermon [R]
- 22:10 Ramadhan Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
- 23:10 Tilawat [R]

Saturday June 17, 2017

- 00:00 World News
- 00:25 Rah-e-Huda: Recorded on June 10, 2017.
- 02:25 Tilawat: Part 22. Surah Al Ahzaab to Surah Yaa Seen.
- 03:20 Friday Sermon
- 04:30 Dars-ul-Qur'an
- 06:00 Tilawat: Part 22. Surah Al Ahzaab to Surah Yaa Seen.
- 07:00 Dars-e-Ramadhan: Ramadhan in the light of Hadith
- 07:25 Al-Tarteel: Lesson no. 37.
- 08:00 International Jama'at News
- 08:35 Friday Sermon: Recorded on June 16, 2017
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Dars-ul-Qur'an: Qur'anic verses 106-114 of Surah Aale Imraan, by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 77, recorded on April 15, 1990.
- 12:20 Maidane Amal Ki Kahani
- 12:45 Al-Saum
- 13:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 21-52. Part 7.
- 13:15 Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
- 13:35 Al-Tarteel [R]
- 14:05 Bangla Shomprochar
- 15:05 Maidane Amal Ki Kahani [R]
- 15:45 Al-Saum: Children's programme about Ramadhan.
- 16:00 Live Rah-e-Huda
- 17:30 Al-Tarteel [R]
- 18:00 World News
- 18:20 Maidane Amal Ki Kahani
- 19:05 Tilawat: Part 22. Surah Al Ahzaab to Surah Yaa Seen.
- 20:30 Friday Sermon [R]
- 21:40 Dars-ul-Qur'an [R]
- 23:00 Tilawat: Part 23. Surah Yaa Seen to Surah Az-Zumar.

Sunday June 18, 2017

- 00:00 World News
- 00:15 In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as).
- 00:45 Al-Tarteel
- 01:15 Maidane Amal Ki Kahani
- 01:55 Al-Saum
- 02:25 Tilawat: Part 23.
- 03:30 Al-Saum
- 03:45 Friday Sermon
- 04:55 Dars-ul-Qur'an
- 06:00 Tilawat: Part 23.
- 07:00 Dars-e-Hadith: Importance of fitrana.
- 07:20 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 52.
- 07:40 Bustan-e-Waqfe Nau Class: Recorded on November 30, 2013.
- 08:55 Faith Matters: Programme no. 158.
- 10:00 Indonesian service
- 11:00 Dars-ul-Qur'an: 111-116 of Surah Aale Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 78, recorded on April 21, 1990.
- 12:05 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 53-84. Part 7.
- 12:20 Dars-e-Hadith [R]
- 12:35 Yassarnal Qur'an [R]
- 13:00 Friday Sermon: Recorded on June 16, 2017,
- 14:10 Shotter Shondhane: Recorded on May 27, 2017.
- 15:15 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
- 16:10 Qur'an Sab Se Acha
- 16:40 Kids Time: Programme no. 44.
- 17:25 Yassarnal Qur'an [R]
- 18:00 World News
- 18:15 Tilawat: Part 23.
- 19:15 Live Nashr-e-Ramadhan
- 20:30 In His Own Words
- 21:00 A Wonder Of Nature
- 21:35 Seerat-e-Rasool (saw): The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw)
- 22:05 Dars-ul-Qur'an [R]
- 23:10 Tilawat [R]

Monday June 19, 2017

- 00:05 World News
- 00:25 Friday Sermon
- 01:35 A Wonder Of Nature
- 02:25 Qur'an Sab Se Acha
- 03:00 Seerat-e-Rasool (saw): The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) in reflection to Ramadhan-ul-Mubarak.
- 03:35 Friday Sermon
- 04:55 Dars-ul-Qur'an
- 06:00 Tilawat: Part 24.
- 07:00 Dars-e-Ramadhan: The importance of Itika'af.
- 07:25 Al-Tarteel: Lesson no. 37.
- 08:00 International Jama'at News
- 08:35 Hamari Taleem: The book 'Kishte-e-Nuh', written by the Promised Messiah (as).
- 08:55 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
- 09:50 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on January 13, 2017.
- 11:00 Dars-ul-Qur'an: 113-121 of Surah Aale Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 79, recorded on April 22, 1990.
- 12:45 Hamari Taleem
- 13:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 85-111.
- 13:15 Dars-e-Ramadhan [R]
- 13:30 Al-Tarteel [R]
- 14:05 Bangla Shomprochar
- 15:10 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan [R]
- 15:45 Hamari Taleem [R]
- 16:10 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
- 16:35 In His Own Words
- 17:25 Al-Tarteel [R]
- 18:00 World News
- 18:20 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan [R]
- 18:50 In His Own Words [R]
- 19:25 Tilawat: Part 24.
- 20:25 Live Nashr-e-Ramadhan
- 21:30 Dars-ul-Qur'an [R]
- 23:10 Tilawat: Part 25.

Tuesday June 20, 2017

- 00:05 World News
- 00:25 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
- 00:55 Friday Sermon
- 02:25 Tilawat: Part 25.
- 03:20 Hamari Taleem
- 03:35 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
- 04:15 In His Own Words
- 04:45 Dars-ul-Qur'an
- 06:00 Tilawat: Part 25.
- 06:55 Ramadhan Dars-e-Hadith: Ramadhan is a way of purifying one's heart.
- 07:15 Yassarnal Quran: Lesson no. 53.
- 07:40 Bustan-e-Waqfe Nau Class: Recorded on November 30, 2013.
- 09:00 Ramadhan Deeni-o- Fiqahi Masail: Recorded on July 1, 2015.
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Dars-ul-Qur'an: 111-121 of Surah Aale Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 81, recorded on March 23, 1991.
- 12:15 Friday Sermon: Recorded on June 16, 2017.
- 13:15 Tilawat: Part 8.
- 13:30 Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
- 13:50 Yassarnal Quran [R]
- 14:10 Bangla Shomprochar
- 15:15 Spanish Service
- 15:50 Philosophy Of The Teachings Of Islam: A book of the Promised Messiah (as).
- 16:10 Noor-e-Mustafwi (saw)
- 16:25 Ramadhan Deeni-o- Fiqahi Masail [R]
- 17:30 Yassarnal Quran [R]
- 18:00 World News
- 18:20 Live Nashr-e-Ramdhan
- 19:20 Tilawat: Part 25.
- 20:25 Noor-e-Mustafwi (saw) [R]
- 20:40 Faith Matters: Programme no. 158.
- 21:45 Dars-ul-Qur'an [R]
- 23:00 Tilawat [R]
- 23:55 World News

Wednesday June 21, 2017

- 00:15 Bustan-e-Waqfe Nau Class
- 01:05 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail
- 02:20 Tilawat: Part 25.
- 03:15 In His Own Words
- 03:50 Story Time
- 04:05 InfoMate
- 04:45 Dars-ul-Qur'an
- 06:00 Tilawat: Part 19.
- 07:00 Ramadhan Dars-e-Hadith: Ramadhan is a way of achieving good morals.
- 07:30 Al-Tarteel: Lesson no. 37.
- 08:30 In His Own Words
- 09:05 The Holy Prophet (saw) And Ramadhan
- 09:45 The Significance Of Flags
- 10:00 Indonesian Service
- 11:10 Dars-ul-Qur'an: 120- 121 of Surah Aale Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Session no. 82, recorded on March 24, 1991.
- 12:45 Tilawat [R]
- 13:35 Ramadhan Dars-e-Hadith [R]
- 13:55 Bangla Shomprochar
- 15:00 Live Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail
- 16:05 The Significance Of Flags [R]
- 16:20 Faith Matters: Programme no. 157.
- 17:30 Al-Tarteel [R]
- 18:00 World News
- 18:20 Live Nashr-e-Ramadhan
- 19:05 Tilawat: Part 26. Surah Al-Ahkaaf to Surah Az-Zaariyaat.
- 20:30 In His Own Words [R]
- 21:15 Dars-ul-Qur'an [R]
- 23:00 Tilawat: Part 20. Surah An-Naml, Surah Al-Qasas and Surah Al-Ankaboot.

Thursday June 22, 2017

- 00:00 World News
- 00:20 Kids Time
- 01:00 Faith Matters
- 02:25 Tilawat: Part 27. Surah Az Zaariyaat to Surah Al Hadeed.
- 03:20 Ramadhan Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
- 04:30 Dars-ul-Qur'an
- 06:05 Tilawat: Part 6.
- 07:00 Dars-e-Ramadhan
- 07:20 Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
- 07:55 In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as).
- 08:30 Beacon Of Truth: Rec. November 6, 2016.
- 09:20 Pakistan In Perspective
- 09:55 Indonesian Service
- 11:00 Dars-ul-Qur'an: 57-61 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 62, rec. May 7, 1988.
- 12:40 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
- 13:05 Tilawat: Part 4.
- 13:20 Dars-e-Ramadhan [R]
- 13:35 Yassarnal Qur'an [R]
- 14:00 Friday Sermon: Recorded on May 26, 2017.
- 15:10 Shama'il-e-Nabwi (saw)
- 15:45 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
- 16:10 Persian Service
- 16:45 Beacon Of Truth [R]
- 17:35 Yassarnal Qur'an [R]
- 18:00 World News
- 18:20 Live Nashr-e-Ramadhan
- 19:05 Tilawat: Part 6. Surah An-Nisaa and Surah Al-Maa'idah.
- 20:30 Faith Matters: Programme no. 160.
- 21:25 Dars-e-Ramadhan [R]
- 21:40 Dars-ul-Qur'an [R]
- 23:20 Tilawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 16 June 2017 | Issue No. 24

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2017ء

اپنے آپ کو خادمِ دین سمجھیں اور خادمِ دین سمجھ کر کام کیا کریں۔ عہدیدار سمجھ کر کام نہ کیا کریں۔ عہدیداری یا افسری کا جو تصور پیدا ہوتا ہے اس سے جماعت کے افراد کو شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ہر ایک کے خادم ہیں۔ آپ نے ہر ایک تک پہنچنا ہے اور ان کے مسائل حل کرنے ہیں۔ نچلی سطح پر بھی یہ نظام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ رابطہ ہو اور وہ پھر ریجنل لیول پر ہو اور پھر نیشنل لیول پر ہو، پھر مرکز سے ہو اور پھر خلیفۂ وقت سے ہو۔ جو انتظامی معاملات ہیں، تربیتی معاملات ہیں یا اور جماعت کے پروگرام ہیں ان کے لئے آپ کو لوگوں تک خود پہنچنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ انتظار کیا کریں کہ لوگ آپ تک پہنچیں۔ اور اپنے سیکرٹریانِ مال کو بھی ہر جگہ پر فعّال کریں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اسے بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم تفصیلی ہدایات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

23؍اپریل بروز اتوار 2017ء

(حصہ سوم)

نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی، تمام لوکل امراء، ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا آغاز دعا کے ساتھ فرمایا۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 193 صدرانِ جماعت اور 71 حلقہ جات کے صدر ہیں ان میں سے پانچ کی طرف سے معذرت آئی ہے۔ باقی سب حاضر ہیں۔

جنرل سیکرٹری

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے رپورٹ دی کہ اس وقت 140 کے قریب صدران کی رپورٹس باقاعدگی سے آرہی ہیں۔ جن کی رپورٹ نہیں آتی انہیں خط لکھا جاتا ہے کہ آپ کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اگر جواب نہیں آتا تو دوبارہ پھر خط لکھا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو اتنے سست صدران ہیں ان کی رپورٹ آپ نے کبھی مرکز میں کی ہے؟

اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان کی رپورٹ مرکز کو نہیں کی گئی۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ ان کی رپورٹ نہیں کرتے۔ خود بھی سست ہیں تبھی صدران کو بھی چھٹی ملی ہے اور وہ Relax ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ آپ لوگوں کو ان کے پیچھے پڑنا چاہئے تھا۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ Dietzenberg امارت کی رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر لوکل امیر جماعت Dietzenberg نے بتایا کہ ہمارے جنرل سیکرٹری صاحب کی طرف سے کچھ کمزوری ہوئی تھی۔ بعد میں اصلاح کر لی تھی۔ اب پچھلے مہینے سے دوبارہ رپورٹ بھجوانا شروع کی تھی۔ جنرل سیکرٹری صاحب کچھ بیمار تھے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر جنرل سیکرٹری صاحب بیمار تھے تو آپ تو موجود تھے؟ آپ نے دو تین مہینے اپنے جنرل سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہی نہیں؟ آپ لوگ عہدہ لینے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ کرسی مل جائے گی اور صدر یا امیر بن جائیں گے اور ہماری جماعت کے اندر ایک شان بن جائے گی۔ اس کے علاوہ تو عہدے کچھ بھی کرنے کے لئے نہیں ہوتے؟ جب آپ لوگ اپنے آپ کو عہدیدار سمجھتے ہیں تو یہ ساری برائیاں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ لوگ خدمتگار لکھنا شروع کر دیں تو آپ لوگوں میں سے ساری برائیاں دور ہو جائیں۔ صدران شکوہ کرتے ہیں کہ ریجنل امراء کام نہیں کرتے۔ امراء کہتے ہیں مرکز کام نہیں کرتا۔ سارے ایک دوسرے پر ملبہ ڈالے جاتے ہیں اور کام کوئی بھی نہیں کر رہا ہوتا۔ نہ نیشنل عاملہ کام کر رہی ہے، نہ صدران کام کر رہے ہیں اور لوگوں میں شکوے پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان عہدیداروں نے اپنی چوہدراہٹ بنائی ہوئی ہے، ایک سرداری بنائی ہوئی ہے اور جو خدمت کا جذبہ ہے وہ کوئی نہیں رہا۔ مربیان ہیں تو ان سے اکثر جگہوں پہ سلوک صحیح نہیں ہوتا۔ جماعت کے افرد ہیں تو ان سے اکثر سلوک صحیح نہیں ہوتا۔ یہ عہدے کیوں لئے ہیں؟ آپ لوگ تو خدمت کو ایک فضل الٰہی جانو کی تقریریں کرتے ہیں۔ فضل الٰہی اس طرح تو نہیں ملا کرتا کہ تین تین مہینے خبر ہی نہ لی جائے۔ آپ لوگ صدران بھی اور امراء بھی دنیاداری میں اتنے ملوّث ہو چکے ہیں اور کام نہیں کر سکتے تو معذرت کر دیں۔ گنہگار کیوں بنتے ہیں؟ ایک تو کام نہیں کرتے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہ گار بنتے ہیں۔ اور اکثر صدران کے بارہ میں یہی رپورٹ ہے کہ جس طرح کام کرنا چاہئے اس طرح نہیں کر رہے۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔ شکوے پیدا ہو رہے ہیں کہ آپ لوگ اور نیشنل عاملہ والے بھی کام نہیں کر رہے۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ نہیں پوچھنا کہ تم صدر تھے اور تم نے اس لئے کام نہیں کیا کہ نیشنل عاملہ نے کام نہیں کیا۔ نیشنل عاملہ نے اپنا جواب دینا ہے، صدر نے اپنا جواب دینا ہے، مقامی امیر نے اپنا جواب دینا ہے، ریجنل امیر نے اپنا جواب دینا ہے۔ ہر ایک نے اپنا حساب دینا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مقامی امیر تو بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر امراء کا یہ حال ہے تو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے صدران کا حال تو شاید اور بھی برا ہو۔

☆ اس کے بعد کالسروئے جماعت کے صدر صاحب نے بتایا کہ ان کی عاملہ فعّال نہیں ہے۔ انہیں اس سال نئی ذمہ داری ملی ہے۔ ان کی جماعت کے ممبران کی تعداد 120 کے قریب ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر عاملہ فعّال نہیں ہے تو آپ نے مرکز میں رپورٹ کرنی تھی۔ اگر آپ کو اس سال بھی ذمہ داری ملی ہے تو اس میں بھی آٹھ نو مہینے گزر چکے ہیں۔ اپنی جماعت کے جنرل سیکرٹری کو EFFICIENT کریں اور رپورٹ بھجوایا کریں۔ یہ صدران کا بھی کام ہے اور امراء کا بھی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک اور صدر جماعت نے بتایا کہ ان کی عمر 27 سال ہے۔ ان کی عاملہ میں انصار اللہ کے لوگ بھی شامل ہیں لیکن وہ سست ہیں۔

بعد ازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تبلیغ اور تربیت کا کام تو ہمارا ایک بنیادی کام ہے۔ اگر یہ دو کام ہی نہیں ہو رہے تو باقی کام کیا ہوں گے؟ اگر یہ دو شعبے تبلیغ اور تربیت کے فعّال ہو جائیں تو باقی شعبے خود ہی فعّال ہو جاتے ہیں۔ نہ تو آپ کے امور عامہ کے شعبہ میں مسائل ہوں گے اور نہ ہی قضاء میں۔ مال کو بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ اگر ایک احمدی کی صحیح تربیت ہو جائے اور اگر اس کو احساس ہو کہ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور کس طرح ان کو پورا کرنا ہے تو لوگ خود بخود ایکٹو (active) ہو جاتے ہیں۔ اگر عاملہ ہی سست ہو گی تو باقی لوگ کیا کریں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کام لینا ہے چاہے وہ انصار ہیں یا چھوٹے ہیں، ان سے کام لیں۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں کام کرنے کا زیادہ جذبہ ہے اور رپورٹیں دے بھی دیتے ہیں۔ اکثر یہاں سستی تو انصار کی طرف سے ہوتی ہے۔

سیکرٹری تبلیغ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تبلیغ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

آپ کی لیف لیٹنگ (leaf letting) کی رپورٹ تو یہ ہے کہ اتنے لاکھ تقسیم ہو گئے۔ وہ تو ہو گئے لیکن وہی لوگ تقسیم کرنے والے ہیں جو پہلے دن سے تقسیم کر رہے ہیں یا تقسیم کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ اس وقت پانچ ہزار سے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں